

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ یکم اکتوبر 2009ء بمطابق گیارہ شوال 1430ھ صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ، قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَلِكٍ لَّشَهِيدٌ ۝ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ  
إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ۔

(ترجمہ): کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے۔ اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے۔ وہ تو مال سے سخت محبت کرنے والا ہے۔ کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو (مردے) قبروں میں ہیں، وہ باہر نکال لیے جائیں گے۔ اور جو (بھید) دلوں میں ہیں، وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ بے شک ان کا پروردگار اس روزان سے خوب واقف ہوگا۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Acting Speaker: Coming to item No. 2, 'Questions' Hour'. Janab Akram Khan Durrani Sahib, to please ask his Question No. 160. Not present. Next, Muhammad Ali Shah, the honourable MPA, to please move his Question No. 186.

\* 186\_ سید محمد علی شاہ باچا: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری رہائش گاہیں موجود ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین کو ایک گھر / مکان الاٹ کیا جاتا ہے:

(ج) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہیں کیٹیگری کی بنیاد پر سرکاری ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں:

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور میں رہائش گاہیں الاٹ ہونے کے باوجود کئی افسران کو تبادلوں پر

دوسرے اضلاع میں رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں:

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ الاٹمنٹ کا طریقہ کار کیا ہے نیز جن ملازمین کو

دو جگہ پر رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جن افسران کا تبادلہ پشاور سے باہر کے اضلاع میں ہوتا ہے اور وہاں پر اگر سرکاری رہائش گاہ کی

سہولت موجود ہو تو وہاں کی ضلعی انتظامیہ خود ہی ان ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرتی ہے جبکہ

پشاور سے تبادلہ کی صورت میں ان ملازمین کو دو مہینے تک سرکاری رہائش گاہ میں رہائش کا اختیار

ہوتا ہے۔

(ہ) پشاور سے باہر تبادلہ کی صورت میں مذکورہ ضلع جس میں اس سرکاری ملازم کی تعیناتی ہوتی ہے، خود

ہی سرکاری ملازم کو سرکاری رہائش گاہ اپنے طریقہ کار کے مطابق فراہم کرتا ہے جبکہ صوبائی حکومت کے

پاس صرف پشاور ہی میں سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تاہم محکمہ ہذا کے علم میں

کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ایک سرکاری ملازم کے پاس دو رہائش گاہیں بیک وقت غیر قانونی طور پر موجود

ہوں۔

سید محمد علی شاہ باچا: مادا تپوس کرے دے جی چہ کوم Government officials دی، گورنمنٹ سرونٹس دی ہائر رینک والا جی، ہغوی چہ د پیبینور نہ تیرانسفر شی یا د صوبے نہ تیرانسفر شی نو ہغوی ہم ہغہ سرکاری کور چہ کوم دلته ورتہ الات شوے وی، دلته ہم ورسرہ کورونہ وی جی او بھر پہ ضلع کین ہم ورسرہ، د پیبینور نہ یا د صوبے نہ بھر ہم ورسرہ وی، ہغوی دوه کورونہ الات کپی دی او بل طرف تہ چہ کوم دا لوئر رینک والا گورنمنٹ سرونٹس دی جی، ہغوی پینخہ پینخہ کالونہ، لس لس کالونہ Applications ورکری وی او در پہ در پہ سیکرٹریٹ کین گرخی او ہغوی تہ کورونہ نہ ملاویری جی نو زما منسٹر صاحب تہ دا درخواست دے جی چہ ہغوی مونر تہ اووائی چہ دوی پہ کوم Criteria باندے دا الاتمنٹ کوی د دے کورنو؟ بس جی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please. Arshad Abdullah.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: مہربانی جی۔ یو خوزہ بہ دا گزارش کوم چہ داسے خہ Definite پہ دیکھنے دوی نہ دی ورکری چہ کوم افسر تہ دوه کورونہ Allow شوی دی؟ خکہ چہ زمونر Knowledge کبے جی داسے خہ نشتہ چہ یو افسر تہ دوه دوه بنگلے Allow شوی وی او ہسے ہم دا دہ چہ یو افسر بدل شی د ضلع پشاورنہ، پیبینور نہ بھر بدل شی نو Up to three months he can retain the house او د ہغے نہ پس بیا Obviously چہ کومے ضلعے تہ ہغہ بدل شی، ہلتہ ورتہ بیا بل ملاؤ شی خوداسے خہ Facts and figures زمونر مخامخ نشتہ چہ یو افسر دوه دوه بنگلے ساتلی وی، لکہ داسے خہ دغہ نشتہ او د الات Over all problem خکہ دے چہ کورونہ یا بنگلے سرکاری افسرانو د پارہ دیرے لبرے دی او د سرکاری ملازمینو تعداد دیر زیات دے نو اوس مختلف کالونو کبے نور فلیٹس ہم تاسو بہ کتلی وی، پہ دیکھنے گلشن رحمان کالونی دہ یا دلته د پی سی سرہ خوا کبے دا نور بلڈنگز روان دی خائے پہ خائے، نو کوشش دے خو بھر حال دا یوہ دیرہ لویہ گھمبیرہ مسئلہ دہ او ٲول گورنمنٹ ملازمینو تہ سرکاری کورونہ نہ شی الات کیدے خکہ چہ د ہغوی تعداد پہ لکھونو کبے دے او کورونہ پہ سوؤنو کبے دی نو دا مسئلہ شتہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ باچا: سپیکر صاحب، ما دا صرف، دغه نہ چہ یرہ دوہ نومونہ را کړی یا درے، دوئی پخپله دے کوئسچن نمبر 232 کبے جی دا جواب ورکړے دے چہ کوم۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: 232?

سید محمد علی شاہ باچا: 232 کبے جی شازبہ اورنگزیب صاحبے چہ کوم کوئسچن کړے دے، د هغه جواب کبے کہ تاسو او گورئ جی زبیر شاہ ریتاثر شوے دے، هغوی ته کور شته جی، مشتاق ریتاثر ډ پتی سیکرتری سپورٹس ته کور شته۔ په پینور کبے فدا محمد ډی، ایس پی ریتاثر ډ/ او ایس ډی سیکوریٹی، ته کور الات شوے دے جی۔ سید ارشاد حسین، ډی آئی جی، Transferred to Federal Government، هغوی ته کور شته۔ اختر علی شاہ صاحب، ډی آئی جی مردان ته کور شته جی۔ دا ټول لسټ دوئی پخپله ورکړے دے چہ هلته هم کور دے او دلته هم کور دے او دوئی وائی چہ مونږ پکبے ډ بل کورونه نه دی ورکړی جی۔  
جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا بعضے Exceptional cases کبے جی داسے شوی دی چہ لکه (قلمے) داسے ده جی چہ۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، پینخه منته چہ مخکبے دوئی خه وئیلی وو، په هغه مونږ یقین او کړو او که دا اوس چہ خه وائی، په دے؟  
وزیر قانون: واورئ جی۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سکندر شیرپاؤ صاحب۔

وزیر قانون: خیر جواب واورئ جی۔ داسے ده چہ Compassionate grounds باندے دا یو خو کسانو ته به شوی وی خودا هم دے وخت کبے نشته، دا مخکبے شوی وو لکه د دے خپل هغه تائم پریډ ختم شوے دے۔ د زبیر شاہ خان والا چہ کوم دے، هغه 06-02-2009 باندے ختم شوے دے۔ د مشتاق حسین صاحب چہ کوم دے، په 30-03-2009 باندے قصه هم خلاصه شوے ده۔ دغه شان لکه مخکبے شوی وو خو اوس دے وخت کبے، حاضر وخت کبے خه نشته جی داسے۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے Categorical statement دے دی کہ پہلے ہوا ہے اور ابھی نہیں ہوا ہے تو کیا وزیر صاحب یہ Commitment دے سکتے ہیں اس ہاؤس میں کہ پشاور سے باہر جو آفیسرز ٹرانسفر ہوئے ہیں، ان میں کسی کے ساتھ پشاور میں گھر نہیں ہے؟ (تہنقہ)

سید محمد علی شاہ باچا: تھیک دہ جی منسٹر صاحب دغہ او کرو جی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ باچا: زہ یو ریکویسٹ کومہ جی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یو خبرہ درسہ۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ باچا: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کہ دا کوئسچن ستاسو خپل، د شازیہ اور نکزیب کوئسچن چہ راشی او تاسو سپلیمنٹری ہغے کنبے او کروی نو Far better بہ وی بہ نسبت چہ مونرہ ہم ہغہ د ہغے کوئسچن ڊیبیٹ باندے راولو نوبنہ بہ دا وی۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ باچا: ہغہ ڊیبیٹ نہ کوؤ جی خو زہ صرف د دے ریکویسٹ کومہ چہ کوم د ہائی رینک گورنمنٹ سرونٹس دی، د ہغوی د پارہ چہ کومہ آسانہ Criteria دہ، پکار دہ چہ د Low ranks د پارہ ہم ہغسے، لس لس کالو نہ ئے Applications پراتہ دی او ورتہ کورونہ نہ ملاویری جی، نو زما صرف دا ریکویسٹ دے چہ د ہغوی د پارہ ہم دا Criteria لہرہ آسانہ کروی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: زہ بہ جی دا گزارش او کرم چہ دا یوہ ڊیرہ گھمبیرہ مسئلہ جی د الاٹمنٹ دہ، کہ دیکنبے دوئی ایڈمنسٹریشن ڊیپارٹمنٹ سرہ Help کول غواری Volunteer basis باندے بالکل نو ہغہ بہ سیکریٹری صاحب تہ مونرہ گزارش او کرو، ہغوی سرہ بہ کنبینی، د دوئی دا چہ کوم الاٹمنٹ د پارہ خومرہ خلقو درخواستونہ ورکری دی، ہغہ بہ ہم ورتہ او بنائی، Criteria بہ ہم ورتہ او بنائی چہ د دوئی خہ Suggestions وی، ہغہ بہ پکنبے مونرہ Incorporate کرو چہ کوم

مونیہ تہ Acceptable وی۔ ما تہ خو یو دا حل بنکاری او باقی لکہ Specific بہ  
پکبنے نہ خو، بس دغہ Generally چہ خہ دغہ وی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: د منسٹر صاحب وضاحت سرہ تاسو مطمئن یئ چہ تاسو دے  
ایڈ منسٹریشن د پپارٹمنٹ سرہ کبنینی، هغوی بہ تاسو تہ پول ریکارڈ او بنائی؟  
سید محمد علی شاہ باچا: بس تھیک شوہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ۔۔۔۔۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جناب، آپ Black and white میں نوٹس دے دیں تو پھر ہم اسے ڈسکشن  
کیلئے پھر ہاؤس سے کر لیں گے۔

سید محمد علی شاہ باچا: خہ تھیک شوہ۔  
جناب قائم مقام سپیکر: تھیک دہ، مطمئن یے؟  
سید محمد علی شاہ باچا: تھیک شوہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: مہربانی۔ محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ، آنریبل ایم پی اے، پلیئر کونسیشن نمبر 221۔  
\* 221 - محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ روڈ پر دو بڑی سرکاری رہائشی کالونیاں، سول کوارٹرز اور گلشن رحمان  
کالونی واقع ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سول کوارٹرز کالونی سے مین کوہاٹ روڈ کی طرف نوانچ کی چار دیواری تعمیر کی گئی  
ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گلشن رحمان کالونی کی تعمیر کے وقت سنگل بلاک (ساڑھے چار انچ)  
چار دیواری گاڑیوں کی ٹکر کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وارداتوں میں اضافہ ہوا  
ہے اور مکینوں کی جان و مال غیر محفوظ ہو گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1 سول کوارٹرز سے مین کوہاٹ روڈ کی طرف نوانچ حفاظتی چار دیواری کی تعمیر کس کی منظوری سے ہوئی  
ہے، نیز اس کی کل لمبائی اور لاگت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

2 حکومت گلشن رحمان کالونی کے مکینوں کی جان و مال کی حفاظت کی خاطر سول کوارٹرز کی طرز پر کوہاٹ روڈ کی طرف نوانچ حفاظتی چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ گلشن رحمان کالونی سے کوہاٹ روڈ کی طرف چار دیواری گاڑیوں کی ٹکر سے کئی بار ٹوٹی ہے مگر اسے دوبارہ تعمیر کر دیا گیا ہے۔

(د) 1- سول کوارٹرز کالونی سے مین کوہاٹ روڈ کی طرف چار دیواری کی منظوری محکمہ انتظامیہ کی محکمہ کمیٹی نے دی تھی جس میں محکمہ خزانہ، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور ورکس اینڈ سروسز کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ چار دیواری 500 فٹ لمبی ہے جو کہ دو سال میں یعنی سال 2006-07 میں مبلغ 110000/- روپے کے خرچ پر ایک حصہ جبکہ دوسرے سال 2007-08 میں بقیہ حصہ 200000/- روپے، کل تین لاکھ، دس ہزار کے خرچ پر تعمیر کی گئی ہے۔

2 اس بارے صوبائی اسمبلی میں منجانب محترمہ عظمیٰ خان، معزز رکن صوبائی اسمبلی کی قرارداد نمبر 152 بھی پیش کی گئی ہے جس کے نتیجے میں لاگت کا تخمینہ 17,84,378/- روپے لگایا گیا ہے اور متعلقہ قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

Mr. Acting Speaker: Please go ahead.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، اس سے پہلے، تقریباً تین مہینے پہلے میں نے اس پہ ایک ریزولوشن بھی جمع کرائی تھی اور خوش قسمتی سے آپ اسی دن Preside کر رہے تھے، وہ Accept بھی ہو گئی تھی اور اس کے نتیجے میں وہاں کنسٹرکشن بھی سٹارٹ ہو گئی تھی۔ انہوں نے جو-PC I بھیجا تھا اسمبلی سیکرٹریٹ میں، سپیکر صاحب، اس میں 84,000/- روپے کیلئے مختص کئے گئے تھے لیکن اب وہاں کوئی گیٹ لگایا نہیں جا رہا۔ وہاں پر موجود ایم بلاک ایک ایسا بلاک ہے جہاں پر لوگ گاڑیاں گھما کر ڈرائیونگ سیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ کوئی Driving track تو نہیں ہے کہ کالونی کے اندر ڈرائیونگ سیکھنے کیلئے لوگ آئیں گے۔ لوگ شارٹ کٹ کا استعمال کرنے کیلئے، جب کوہاٹ روڈ بلاک ہو جاتا ہے تو اسی کالونی میں گھس کر ایم بلاک کے Through نکل جاتے ہیں، یہ ان کیلئے ایک شارٹ

کٹ ہے۔ جناب سپیکر، اب PC-I میں -/84,000 روپے مختص کئے گئے ہیں تو وہاں ایک گیٹ لگانا چاہیے اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ جب تک وہاں پہ گیٹ نہیں لگایا جائے گا۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آزیبل ایم پی اے! آپ اپنا کونسیجمن پڑھ لیں۔ پھر وہ جب آپ کو جواب دے دیں تو پھر آپ سپلیمنٹری کونسیجمن کر سکتے ہیں۔ آپ نے تو سپلیمنٹری شروع کیا ہے، آپ کا کونسیجمن بہت Simple ہے اور انہوں نے جواب بھی دیا ہے۔ آپ نے دیوار کے بارے میں لکھا ہے کہ ساڑھے چار انچ ہے، وہ جواب دیں گے کہ اب اس کی تعمیر ہوگی، تو اگر آپ کے دل میں سپلیمنٹری کونسیجمن ہو تو پھر آپ پوچھ سکتی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی، جی سر، دیوار کا PC-I، آپ کی بات ٹھیک ہے سر، لیکن دیوار کیلئے جو PC-I انہوں نے بھیجا ہے تو اس میں -/84,000 روپے گیٹ کیلئے مختص ہیں۔ دیوار سے Attach دیوار تو بن رہی ہے، وہ بھی Complete نہیں ہے ابھی لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم گیٹ نہیں لگائیں گے تو میرا اصل میں سپلیمنٹری کونسیجمن یہ ہے کہ اگر PC-I میں -/84,000 روپے اس کیلئے مختص ہیں تو گیٹ لگانا چاہیے۔ جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ جی ان کا سوال آیا تھا کہ یہاں پر چار انچ کی دیوار ہے اور نو انچ کی دیوار ہونی چاہیے۔ بہر حال جو ان کا تقاضا تھا، جو انہوں نے فرمایا تھا، اسی کے مطابق وہاں پر دیوار اس وقت مکمل بن چکی ہے جی تو یہ جواب اصل میں صحیح طریقے سے نہیں ہے، جواب کافی پہلے کا آیا ہوا ہے۔ ابھی Latest position اس جواب کے مطابق یہ ہے کہ اس کے اوپر عملدرآمد کیا جائے گا لیکن اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے، This is what I want to say on record۔ اسکے علاوہ ابھی نیا اگر ان کا کوئی مسئلہ ہے تو وہ پھر بعد میں ہمیں بتادیں، جو گیٹ کے متعلق اگر کوئی بات ہے انکی، تو وہ ہم بات کر لیں گے متعلقہ سیکرٹری سے جی۔ جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ۔

وزیر قانون: اول ٹے وئیل چہ دیوال جوہر کپڑی، چہ دیوال جوہر شو نو او س وائی۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر،۔۔۔۔۔

وزیر قانون: او نو بس تھیک شوہ کنہ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اسی کونسیجمن کے Through جو PC-I بنا تھا، اس میں -/84,000 روپے گیٹ کیلئے ہیں، وہ کہاں گئے؟ وہ کیوں نہیں لگائے جارہے وہاں پر، جب وہاں گیٹ کی ضرورت بھی ہے؟ سر، یہ



کوئی Next question میں نہیں لارہی، یہ ان کا یہی PC-I ہے اسی کو کسچن کیلئے، اسمبلی سیکرٹریٹ کو PC I بھیجا گیا ہے تو اسمیں یہ پیسے کہاں گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب، ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں منسٹر، میں اسکا جواب، یہ جو صاحب، آپ کا کسچن ہے، یہ فریش کسچن لگتا ہے۔ سپلیمنٹری اور فریش کسچن میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ سپلیمنٹری کسچن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسی کسچن، پرنسپل کسچن میں کوئی آپ کا کسچن ہو، اگر وہ آپ کو ایک جواب دے دیں کہ بھی ہم کر رہے ہیں یا ہم نے کیا ہے اور اسی کسچن میں انہوں نے کام نہیں کیا ہو تو آپ اس کو سپلیمنٹری کسچن میں لاسکتے ہیں اور جب آپ PC-I کی بات کر رہی ہیں کہ PC-I میں اتنی Amount ہے یا اس میں، تو وہ دے دیں، یہ فریش کسچن ہے تو اس کیلئے طریقہ کار جو ہمارا ہے رول 31 میں، آپ اس کو اپنائیں، البتہ منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ آپ ان کا باقی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جو PC-I میں ہے جی، دیکھیں دیوار تو ابھی تک بن گئی ہے، پہلے دیوار کا بننا ہے، اسکے بعد گیٹ بن جائے گا، میرے خیال میں وہ بھی، ابھی Exact information نہیں ہے، جیسے سپیکر صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ Exact information چاہیے تو یہ ہم ڈائریکٹ کریں گے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو کہ وہ وہاں پر گیٹ بھی لگوادے انشاء اللہ تعالیٰ۔ Next time آپ کو یہ شکایت نہیں ہوگی انشاء اللہ۔

Mr. Acting Speaker: Now next one, Malik Qasim Khan, MPA.

محترمہ عظمیٰ خان: سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیوں آپ انکے جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟ عظمیٰ صاحبہ! محترمہ عظمیٰ خان: سر، مجھے منسٹر صاحب Surety دے دیں کہ وہاں گیٹ لگایا جائے گا جو گیٹ میں ڈیمانڈ کر رہی ہوں تو تب میں کسچن واپس لوں گی۔ سر، وہاں جو مجھے والے ہیں، کالونی کے صدر کو Force کر رہے ہیں کہ ہمیں Completion certificate دے دیں۔ تو سر، بغیر گیٹ کے اور دیوار کی Completion کے یہ کیسے وہ سرٹیفیکٹ دے دیں؟ ان کو اگر منسٹر صاحب Surety دیتے ہیں، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو وہ تو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ کر رہے ہیں۔ میں بھی تو روز اس سڑک پر آتا جاتا ہوں، وہ میرا بھی راستہ ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں، وہ Under construction ہے اور کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، بالکل جی۔ سر، اس میں سارے گورنمنٹ ایمپلائز ہیں اور وہ Deserve بھی کرتے ہیں کہ ہم ان کو، کم از کم ایک دیوار ان کا حق بنتا ہے کیونکہ ان کی Salaries سے کٹوتی بھی کی جاتی ہے۔ اگر منسٹر صاحب مجھے Surety دیتے ہیں کہ وہ گیٹ لگائیں گے اپنے ٹائم پر وہاں اور وہاں دیوار Completion کے بعد Completion certificate کا ڈیمانڈ کریں گے تو Sure میں اپنا کونسیشن واپس لیتی ہوں، Otherwise میں استحقاق لانے کا حق رکھتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: لگا دیں گے جی، انشاء اللہ گیٹ بھی لگا دیں گے۔ لگا دیں گے جی ان کو بالکل۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ مطمئن ہیں؟

محترمہ عظمیٰ خان: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سے پہلے کہ میں Next Question Call کروں یا Next آؤں، بہت پی اے کو، ابھی گیلری میں ہمارے بہت محترم قابل احترام سابق ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف فرما ہیں، علاؤ الدین خان، جو آج کل ایم این اے بھی ہیں تو میں اپنی طرف سے، اس اسمبلی کے فاضل ممبران کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں، Most welcome, most welcome.

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Question No. 223, Malik Qasim Khan. Not present. Next, Question No. 232, Mohtarma Shazia Aurangzeb Sahiba, honourable MPA. Not present. Next, Question No. 242, Mohtarma Uzma Khan Sahiba, honourable MPA, please.

\* 242 - محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی ملازمین مختلف محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے صوبائی حکومت نے بنولینٹ فنڈ سیکشن قائم کیا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی تنخواہوں سے مناسب رقم بنولینٹ فنڈ کی مد میں کاٹی جاتی ہے اور حکومت مذکورہ فنڈ سے ملازمین کے بچوں کو پہلی کلاس سے لیکر کالج تک سالانہ مختلف شرح سے سکالرشپ دیتی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ سے میاں بیوی دونوں کی ملازمت کی صورت میں پہلی کلاس سے لیکر کالج تک ان کے بچوں کو سالانہ صرف ایک سکا لرشپ اور وہ بھی والد کے نام سے دیا جاتا ہے جبکہ والدہ کے نام سے نہیں دیا جاتا ہے حالانکہ کٹوتی دونوں کی تنخواہوں سے کی جاتی ہے:

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) فی الوقت کل کتنے صوبائی ملازمین صوبے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں، نیز گریڈ ایک سے لیکر گریڈ 21 تک کے ملازمین کی تنخواہوں سے ماہانہ کس شرح سے بنولینٹ فنڈ کی مد میں کٹوتی کی جاتی ہے، مذکورہ مد میں سالانہ کل آمدن کتنی ہے;

(2) صوبائی ملازمین کو مذکورہ مد میں کل کتنی سکا لرشپ کی رقم دی جاتی ہے نیز گزشتہ سال کتنی رقم دی گئی;

(3) حکومت بچوں کو دو سکا لرشپ یعنی والد اور والدہ کے نام سے (اگر دونوں ملازم ہوں) دینے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز مہنگائی کے اس دور میں حکومت سکا لرشپ کی شرح میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بنولینٹ فنڈ کا قیام حاضر سروس، ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور ان کے لواحقین اور وفات شدہ سرکاری ملازمین کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی بہبود کیلئے وجود میں آیا ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ملازمین کی تنخواہوں سے کچھ رقم بنولینٹ فنڈ کی مد میں کاٹی جاتی ہے اور مذکورہ فنڈ سے دیگر فلاحی سکیموں پر اخراجات کے علاوہ ملازمین کے کلاس اول سے لیکر یونیورسٹی تک زیر تعلیم بچوں کو مختلف شرح سے تعلیمی وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بنولینٹ فنڈ سے صرف تعلیمی وظائف پر خرچ نہیں ہوتا بلکہ اس کے علاوہ درجہ ذیل فلاحی سکیموں کے ذریعے بھی حاضر و ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور ان کے لواحقین نیز فوت شدہ ملازمین کی بیواؤں اور بچوں کو مالی امداد دی جاتی ہے:

1- فوت شدہ سرکاری ملازمین کی بیواؤں کیلئے ماہانہ گرانٹ سکیم۔

2- معذوری / طبی بنیاد پر ملازمت سے سبکدوش ہونے والے ملازمین کیلئے ماہانہ گرانٹ۔

3- میرٹ اسکالرشپ: انٹرمیڈیٹ بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں پہلی دس پوزیشنز لینے والے سرکاری ملازمین کے بچوں کو درجہ ذیل شرح سے میرٹ اسکالرشپ دی جاتی ہے:

I- میٹرک	مبلغ 4 ہزار روپے
II- ایف اے / ایف ایس سی	مبلغ 8 ہزار روپے
III- بی اے / بی ایس سی	مبلغ 10 ہزار روپے
IV- ایم اے / ایم ایس سی	مبلغ 12 ہزار روپے

4- تجسیر و تکفین کیلئے امداد۔

5- ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور دوران ملازمت فوت شدگان کی بیواؤں کیلئے پلاٹ سکیم۔  
(د) یہ درست نہیں ہے بلکہ بلا امتیاز و تخصیص مرد و خواتین ملازمین کے بچوں کو تعلیم کیلئے وظائف دیئے جاتے ہیں۔ تاہم ماں باپ دونوں سرکاری ملازم ہونے کی صورت میں ان میں سے کسی ایک کے نام پر بچوں کو وظائف جاری ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد بنولینٹ فنڈ کے محدود وسائل میں رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ سرکاری ملازمین کے گھرانوں / بچوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔

(ہ) 1- صوبائی ملازمین کی قطعی تعداد محکمہ خزانہ یا محکمہ عملہ ہی بتا سکتا ہے تاہم بنولینٹ فنڈ سیل، محکمہ انتظامیہ کی اطلاع کے مطابق حکومت صوبہ سرحد کے ملازمین کی کل آسامیوں کی تعداد تقریباً 322000 بنتی ہے جن میں سے تقریباً 76603 ملازمین مختلف صوبائی محکمہ جات میں کام کر رہے ہیں جبکہ دیگر ملازمین مختلف ضلعی حکومتوں کے ماتحت محکموں میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ صوبائی سرکاری ملازمین سے فیڈرل گورنمنٹ اور دیگر صوبائی حکومتوں کی نسبت بنولینٹ فنڈ کی مد میں کم شرح پر ماہانہ کٹوتی کی جاتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 تا 4 سکیل کے ملازمین	مبلغ 25 روپے ماہانہ۔
5 تا 15 سکیل کے ملازمین	مبلغ 35 روپے ماہانہ۔
16 اور اوپر کے گزٹڈ ملازمین	مبلغ 75 روپے ماہانہ۔

جہاں تک مذکورہ مد سے سالانہ آمدن کا تعلق ہے، اس ضمن میں سال 2007-08 کے دوران بنولینٹ فنڈ بورڈ کو اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ سرحد سے مجموعی طور پر 134084749 روپے ٹرانسفر کئے گئے ہیں۔

2- صوبائی ملازمین کے بچوں کو تعلیمی گرانٹس کی سکیم کے تحت درج ذیل شرح سے وظائف دیئے جاتے ہیں:

ایجوکیشن سکالرشپ: کلاس اول تا دہم، مسلخ پانچ سو روپے سالانہ فی طالب علم (تین بچوں کیلئے); کلاس ایف اے / ایف ایس سی، بی اے / بی ایس سی، مسلخ بارہ سو روپے فی طالب علم; ایم اے / ایم ایس سی / پروفیشنل کلاسز مسلخ پندرہ سو روپے سالانہ فی طالب علم۔

(نوٹ): فوت شدہ سرکاری ملازمین کے بچوں اور معذور (ریٹائرڈ) سرکاری ملازمین کے تمام بچوں کو تمام جماعتوں کیلئے مذکورہ بالا شرح سے تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں، ان پر تعداد کی پابندی نہیں ہے۔ گزشتہ مالی سال 2007-08 کے دوران مجموعی طور پر -/12097000 روپے مالیت کے تعلیمی وظائف 22903 بچوں میں تقسیم کئے گئے۔

3- والدین میں سے دونوں سرکاری ملازم ہونے کی صورت میں ان کے بچوں کو دو سکالرشپ دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کا مطالبہ مناسب یا باجواز ہوگا۔ نیز اس قسم کی خصوصی مراعات ان بچوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی جن کے والدین میں سے کوئی ایک سرکاری ملازم ہو یا وہ جن کے والدین وظائف کیلئے درخواست نہیں دیتے یا جن کے بچوں کو بنولینٹ فنڈ بورڈ کے قلیل وسائل کی وجہ سے مذکورہ مالی فوائد نہیں پہنچائے جاسکتے۔ یاد رہے کہ بنولینٹ فنڈ کے جنرل ایجوکیشنل سکالرشپ کے تحت ایک مالی سال کے دوران سرکاری ملازمین کے کسی بچے / بچوں کو ڈبل سکالرشپ نہیں دیا جاسکتا، اگرچہ والدین میں سے دونوں یا کوئی ایک سرکاری ملازم ہو۔ مزید برآں جنرل مالی قواعد کی رو سے بھی ایک ہی منج سے ایک ہی سبب یا خدمات کے عوض دو فوائد دینے کی اجازت نہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ بنولینٹ فنڈ بورڈ کا ہمیشہ یہ منشاء اور کوشش رہی ہے کہ اپنی کمزور مالی پوزیشن کے باوجود زیادہ سے زیادہ سرکاری ملازمین کے اہل وحق دار بچوں کو جنرل ایجوکیشنل سکالرشپ دیا جائے۔ جہاں تک تعلیمی وظائف کی رقم میں اضافے کا تعلق ہے، بنولینٹ فنڈ بورڈ کے محدود مالی وسائل اور اس کی دیگر فلاحی سکیموں پر اخراجات کی وجہ سے فی الوقت وظائف کی مقرر کردہ رقم میں فوری اضافہ تو ممکن نہیں ہے تاہم یہ معاملہ زیر غور ہے کہ کس طرح بورڈ کے وسائل کے اندر رہتے ہوئے وظائف کی رقم میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

Ms. Uzma Khan: Satisfied, Sir, satisfied, Sir.

Mr. Acting Speaker: Satisfied, thank you. Next, Question No. 278, Dr. Zakirullah Khan, honourable MPA. Not present. Next Question No. 289. The honourable MPA, Muhammad Zameen Khan, please

quote your question number and the answer will taken as duly read.  
Please go on.

\* 289\_ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے پشاور میں سرکاری کالونیاں موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سرکاری رہائش گاہیں میرٹ اور سینیارٹی کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1- بنگلہ نمبر 6-C ایری گیشن کالونی ورسک روڈ کس سرکاری اہلکار کو کیسے الاٹ کیا گیا ہے، نام، عمدہ اور الاٹمنٹ کی تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ اہلکار پہلے کس کالونی میں کونسے مکان میں رہائش پذیر تھا;

2- 2003 سے تاحال مختلف اہلکاروں کو الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی جائے;

3- میرٹ اور میرٹ کے بغیر الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی جائے;

4- میرٹ کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ فراہم کی جائے، نیز محکمہ نے ایسے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے جنہوں نے میرٹ کی پرواہ کئے بغیر الاٹمنٹ کی ہے، نیز 2003 سے تاحال میرٹ لسٹ بھی فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، لیکن بعض اوقات حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہمدردی کی بنیاد پر، آفس کی ذمہ داری کی نوعیت کی بناء پر جس کی وجہ سے اسے تادیر دفتر میں اہم احکام کی انجام دہی کیلئے بیٹھنا پڑتا ہے، اس پر بھی حاکم مجاز کے حکم کے مطابق الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

(ج) 1- بنگلہ نمبر 6-C ایری گیشن کالونی ورسک روڈ جس میں جناب نورالحق، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب رہائش پذیر تھا، اس نے یہ ہاؤس جناب عبدالوحید پرائیویٹ سیکرٹری کیساتھ تبدیل کیا اور جناب وحید خان، پرائیویٹ سیکرٹری کا مکان جناب نورالحق صاحب بحوالہ آرڈر نمبر E.O(ADMN) E-15/C.C. مورخہ 08/10/2008 الاٹ کیا گیا۔

2- 2003 سے تاحال مختلف اہلکاروں کے الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل ندارد۔

3- میرٹ کے بغیر کوئی مکان الاٹ نہیں کیا گیا سوائے بوجہ پیرا (ب) کے۔

4- کسی افسر کے خلاف کارروائی کا جواز نہیں بنتا۔

جناب محمد زمین خان: ڈیرہ مہربانی۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرا کونسلر یہ ہے کہ "کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے پشاور میں سرکاری کالونیاں موجود ہیں" جواب نے دوئی 'جی ہاں' را کہے دے۔ زما سوال دا دے جی چہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سرکاری رہائش گاہیں میرٹ اور سیناریٹی کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں"، تو جناب والا، جواب میں یہ ہے کہ "جی ہاں، لیکن بعض اوقات حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہمدردی کی بنیاد پر، افسر کی ذمہ داری کی نوعیت کی بناء پر جس کی وجہ سے اسے تادیر دفتر میں اہم احکام کی انجام دہی، "This is very important, Sir"، پہ دے خائے کنبے جناب والا، د دے الفاظو مقصد دا دے چہ صرف ہغہ سرے چہ کوم حکم جاری کوی، کوم ایگزیکٹیو اتھارٹی دہ، کوم افسر دے نو ہغہ کہ دفتر کنبے د نا وختہ پورے ناست وی نو ہغہ تہ خو کور الاٹ کیدے شی خو کہ یو سرے، د ہغہ سرہ بہ خا مخا نائب قاصد ہم ناست وی، د ہغہ سرہ بہ بابو ہم ناست وی، د ہغہ سرہ بہ ستینو ہم ناست وی، لاندے سکیل اہلکار بہ ورسرہ وی خو ہغہ تہ بہ کور نہ شی الاٹ کیدے۔ ہلتہ بہ میرٹ، ہمدردی او مجبورئی تہ نہ شی کتلے کیدے نو جناب والا، دا ڈیرہ المیہ دہ، ڈیرہ لویہ او ڈیرہ افسونا کہ خبرہ دہ۔ (ج) کنبے زما بل سوال دا دے "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بنگلہ نمبر 6-C اپریل 1967ء کی ایکشن کالونی ورسک روڈ کس سرکاری اہلکار کو کیسے الاٹ کیا گیا ہے، نام، عہدہ اور الاٹمنٹ کی تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز"، دا جی بلہ Important خبرہ چہ "نیز مذکورہ اہلکار پہلے کس کالونی میں کونسے مکان میں رہائش پذیر تھا"، جناب والا، دا چہ کوم کور دے سرکاری اہلکار تہ الاٹ شوے دے نو دے د دے Entitle نہ دے خکہ چہ کورونہ خو کہ جوڑ وی نو اے، بی، سی، ڈی ٹائپ کورونہ دی او دا کورونہ خو زما پہ خیال، زما پہ سوچ باندے د مختلف کٹیگریز د پارہ دی، 20 گریڈ د پارہ دی، 19 د پارہ، 18 د پارہ، 17، د غسے بیا 16 او د لاندے گریڈ و نو د پارہ، د ہر یو د پارہ، د چا د دوہ کمر و کور حق کیری، د چا د درے کمر و کیری، د چا د خلورو کمر و کیری، ہغہ مختلف د ہغے ایریا، Covered area ہم سیوا کیری نو دیکنبے ما لہ نے بیا د دے کونسچن چہ دا زما کوم ہغہ اصلی مقصد دے پکبن، د ہغے جواب نہ دے

راکیرے شوے سر۔ بیا زما بل کوئسچن دیکھنے دا دے چہ "2003 سے تاحال مختلف اہکاروں کو الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی جائے، میرٹ اور میرٹ کے بغیر الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی جائے، میرٹ کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ فراہم کی جائے۔ نیز محکمہ نے ایسے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے جنہوں نے میرٹ کی پرواہ کئے بغیر الاٹمنٹ کی ہے نیز 2003 سے تاحال میرٹ لسٹ بھی فراہم کی جائے"، نو جناب والا، خنگہ چہ زما نہ مخکبے پہ دغہ یو کوئسچن کبے ہغہ جواب راغلی دے چہ دمیرت نہ بغیر ہم بعضے کورونہ داسے دی چہ ہغہ اعلیٰ افسران دی، پہ غتو غتو عہدو باندے دی، ہغہ یا ریٹائر شوی دی او یا دیو خائے نہ بل خائے تہ د سرکاری امور د انجام دھئی د پارہ ئے تبادلہ شوے دہ خو ہغوی اوس ہم د ہغہ خیلو عہدو د اختیاراتو نہ غلطہ فائدہ اخلی او ناجائز طور پہ دے باندے ناست دی او Competent Authority پہ دے باندے خاموش دہ او ہغوی تہ خہ نہ وائی، نو دا خو چہ ہغہ کوم حقدار خلق دی دلته، ہغوی تہ کورونہ نہ ملاویری۔ جناب والا، د ہغوی سرہ یر ظلم زیاتے کییری۔ جناب والا، زہ ستاسو پہ نو تیس کبے صرف دا یو خبرہ راولمہ، دا جی Waiting list دے د Attached departments، دا کہ مونر گورو نو دلته چہ دا کورونہ کوم الاٹ دی نو Attached departments تہ ہدو کورونہ نہ ورکیرے کییری او کوم چہ د سیکرٹریٹ ستیاف دے، کہ ہغہ افسران دی او کہ لاندے ستیاف دے، ہغوی تہ کورونہ ملاویری۔ جناب والا، دا محمد علی شاہ باچا صاحب او وئیل چہ د لسو کالو نہ خلق پہ Waiting list ناست دی، دا پہ پیج 115 باندے جی، دا Waiting list د Attached departments چہ اول وو، دا عطاء الرحمن یو اسسٹنٹ دے د اوقاف، بورڈ آف ریونو، د 1988۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد زمین خان، زمین خان، تا خودے نہ دسکشن جوہر کرو۔ مطلب دا دے چہ تاسو کوئسچن کرے دے، Written ہغوی تاسو لہ جواب درکرو، If you are not satisfied from the written reply of the department concerned، سپلیمنٹری کوئسچن تہ کولے شے او ہغہ بہ تا لہ Minister concerned جواب درکری۔



جناب محمد زمين خان: نه جي دا چونكه زما کونسيچن دے، دوي پرے جواب را کرے دے نوزہ دا ستاسو په نويس کبنے هم راولم اوزہ د دے ٻول هاؤس په نويس کبنے ئے راولم چه د 1988-----

جناب قائم مقام سپيکر: دا چه کوم ته ډاکومنتس بنايے، دا ته چه کوم ډاکومنتس بنايے، اوس Listen to me-----

جناب محمد زمين خان: نه جي ديکبنے سپليمنٽري ته ضرورت نشته، جواب-----  
جناب قائم مقام سپيکر: Please listen to me، دا کوم ډاکومنتس ته اوس بنايے نو دا تا دے کونسيچن سره Annex کري دي، Attach کري دي؟  
جناب محمد زمين خان: او جي۔

Mr. Acting Speaker: There is no such documents.

جناب محمد زمين خان: دا جي ما سره دي، مادا تيار کري دي کنه۔ دا ئے ما ته رالبرلي دي۔

Mr. Acting Speaker: It is not available with me.

جناب محمد زمين خان: بس دا جي زه نه شم وئيلے، دا د محکمے غلطی ده چه دا ولے ئے تاسو له نه دي درکري؟ د دے ترے هم تپوس د اوشي چه ولے ئے نه دي درکري؟ دا حقيقت دے، تپوس ترے پکار دے چه تاسو ته ملاؤ شوي وے۔  
جناب قائم مقام سپيکر: منسٽر صاحب! ته ورله جواب ورکړه۔

جناب محمد زمين خان: ٻول هاؤس ته پکار ده چه دا انفارميشن ملاؤ شوي وے۔  
جناب قائم مقام سپيکر: دوي به جواب درکري که تاسو مطمئن شي نو Further به بيا اوکړو مونږه Proceedings، خير دے۔

وزير قانون: سپليمنٽري کونسيچن د اوکري کنه، دوي څه وئيل غواړي؟

جناب محمد زمين خان: دا خو سپليمنٽري نه دے، دا خو انفارميشن تاسو را کري دي کنه، د هغوي څه-----

جناب قائم مقام سپيکر: جناب،-----

وزير قانون: څه کمه دے، څه غواړي تاسو؟

جناب محمد زمين خان: زه دا غوارم چه نن د شلو كالو نه يو سرے جي په Waiting list باندے دے، آيا په دے شلو كالو کنبے به خومره خلقو ته کورونه الات شوی وی خو که د یو سری سفارش نشته، د هغه چا ته Approach نشته یا هغه چا ته رسیدے نه شی نو هغه ته ولے حق نه ملاویری؟ پکار ده چه د دے د پارہ یو داسے Transparent policy جوړه شی، یو داسے طریقہ کار جوړ شی چه کوم سرے حقدار دے چه هغه ته پخپله باندے هغه کور الات کیږی او داسے خلق چه هغوی مجبور ه وی، هغوی چه Approach نه شی کولے نو چه هغوی ته هم حق ملاویری۔  
ډیره مهربانی په دے باندے۔۔۔۔۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دیکنبے جي زه دا۔۔۔۔۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: بس صرف دو منٹ، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں، ان کی سن لیں پہلے۔ مطلب ہے آپ تشریف رکھیں۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

وزیر قانون: گزارش دا دے جي چه زمين خان صاحب Generally يو پالیسی یا يو طریقہ کار باندے Criticism او کړو خو دوئ مونږ ته څه داسے Instances او نه بنودل چه یره بهی دے سری سره زیاتے شوے دے، دے ملازم سره زیاتے شوے دے، دا Laid down criteria ده، د هغه Violation شوے دے۔ Generally گورنمنٹ پالیسیز یا یو ډیپارٹمنٹ Criticise کول، دے نه خو د مسئلے حل نه راوخی۔ دوئ د مونږ ته Cases identify کړی چه یره بهی د شلو كالو نه د فلانی حق جوړیږی، ده ته نه دے ملاؤ شوے نو امید د خدائے نه دے انشاء اللہ چه په دے خپل دور کنبے به مونږه محرومی د خلقو ختمے کړو۔ مهربانی جی۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔  
 جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو دے رہا ہوں، یہ معاملہ ختم ہو جائے، الٹا یہ معاملہ ختم ہو جائے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اسی سلسلے میں ہے یا کوئی اور؟  
 انجینئر جاوید اقبال ترکی: نہیں، میرا کچھ اور ہے۔  
 جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جب یہ ختم ہو جائے تو میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں۔ میرے نوٹس میں ہے، میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں لیکن آپ تشریف رکھیں۔ زمین خان! تہ خہ وایے؟

جناب محمد زمین خان: دیکھنے سے سر، زما گزارش دا دے چہ دوئی وائی چہ یرہ مونہر تہ داسے Point out نہ کرے شو نو دا یو بل کیس زہ Point out کوم۔ اسلام بادشاہ پہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کبے کلرک دے جی او دہ 10-04-1983 نہ Application ور کرے دے، پہ Waiting list باندے دے جی۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوم پیج باندے خبرہ دہ، پیج نمبر؟  
 جناب محمد زمین خان: دا جی پیج خوئے نہ دے لگولے سر، خوزہ تاسولہ دا درلیبرم سر، دا سیریل نمبر 63 باندے، 63۔۔۔۔  
 جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: زما گزرا رش دا دے جی چہ دا دے Exact زہ، چونکہ اوس نوے نوم پکبنے دوئی د لسٹ نہ را او کارلو نو د دے Exact latest information بہ د ڈیپارٹمنٹ نہ واخلو، نو بنہ بہ دا وی چہ Specific question د و اچوی نو دا بہ اوشی او دے نہ علاوہ۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: دا Latest information دی جی کنہ۔ دا خو چہ نن دے ہاؤس تہ راغلی دی خو دا Latest information دی۔ د دے نہ خو Latest نہ شی کیدے او کہ نہ دوئی داسے کوی چہ یرہ دا Latest نہ راوری دے ہاؤس تہ او دا زاہہ انفارمیشن اخلی نو دا خو ہم بیا غلطہ کوی۔ پکار دا دہ چہ منسٹر صاحب راخی نو دوئی د د خپل ڈیپارٹمنٹ نہ خبر وی او د ہغے نہ د تپوس او کرے شی چہ تہ

ولے Latest information نه ورکوی؟ دا خو جی د دے هاؤس سره نور هم  
زیاتے دے چه دوی Latest information نه ورکوی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: داسے ده جی چه Specific case-----

جناب محمد زمین خان: دا د جی ستیندنگ کمیٹی ته حواله کرے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب، بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا Specific case دوی اوس اوچت کرو نو د دے به زہ  
انفارمیشن واخلم چه یره ده ته ولے نه دے ملاؤ شوے؟ آیا لکه پرا بلم پکبنے خه  
وو یا خه پرا بلم، مسئله خه شوے ده؟ نو هغے باندے به بیا دوی Satisfy کرو  
جی۔ خیر دا خو اوس دوی لکه out of the blue یو نوم پکبنے راواچلو نو We  
do not have specific information.

جناب قائم مقام سپیکر: اوس خه او کرو، دا ډیفر کرو؟

جناب محمد زمین خان: سر، زما گزارش دا دے که منسٹر صاحب خفه کیری نه نو  
ستیندنگ کمیٹی ته ئے اولیری۔

وزیر قانون: یره جی دا دومره مسئله ده نه چه ستیندنگ کمیٹی ته لا ر شی۔

جناب محمد زمین خان: نو دا خو ډیره لویه ایشوده جی۔

وزیر قانون: نه جی، دا به دوی سره کبینو، بریک کبے به ئے-----

جناب قائم مقام سپیکر: دا تاسو به کبینئی او جی۔ This Question is deferred، دا  
ډیفر کرو Next دغه کبے به ئے شامل کرو۔ جناب جاوید ترکی صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرډر۔ پوائنٹ آف آرډر۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: ملک صاحب، ملک صاحب۔ سپیکر صاحب، محترم سپیکر،  
ستاسو توجه یو ډیر ضروری مسئلے طرف ته راگرخومه۔ په صوبه سرحد کبے او  
Specially په صوابی کبے جی حکومت کریک ډاؤن شروع کرے دے۔ زمونډ  
افغانستان ورونږه چه دی، چه کوم خطیبان دی او کوم پیش امام دی، د هغوی  
خلاف ئے کریک ډاؤن شروع کرے دے، دا ډیره د شرم خبره ده، دا ډیره د  
افسوس خبره ده۔ پکار دا دی چه د تحقیق په بنیاد باندے یو سرے گیر کری او

هغه له د Threat ورکړے شی۔ په صوابی کبڼے دا کهلم کهلا پولیس اعلان کړے دے چه بهی د افغانستان زمونږ ورونږه چه دی، چه هغوی د دیر شو کالونه دلته امامت کوی، خلویبنت کالونه دلته امامت کوی، پیش امامی کوی، هغوی ته وائی تاسو به Further دا کار نه کوئ۔ دا ډیر ظلم دے، دا ډیر زیاتے دے۔ دا د فتفت او فوراً بند کړے شی۔ تحقیق د اوکړے شی که خوک مطلب دا دے Guilty وی یا چا کبڼے مسئله وی نو هغوی د بند کړے شی۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: After 'Questions' Hour'. Your point of order will be considered after 'Questions' Hour'. Now coming to Dr.....

انجینئر جاوید اقبال ترکی: خو Generally crack down دا ظلم دے، دا زیاتے دے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، پوائنٹ آپ آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شه وایے ته؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، زه یوریکویسٹ کوم، زما دا کونسیجن وو۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: هغه خو ډیفر شو کنه۔ چه ډیفر شو، Next time ته به۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: زه۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: هغه خو ډیفر شو۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، زه دلته وومه خو بهر ناست ووم او دا کونسیجن

مے کتو او تاسو ډیفر کړو۔ زه دا وایم چه دا زما Important question دے، هغه

Lapse کیږی۔ ما ته د سره کارروائی ئے نه ده را کړے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ولے نه ملاوږی؟ دا خو ما ته۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: ما ته نه دے ملاؤ جی۔ زه پرون هم دلته کبڼے ووم، ما ته نه دے

ملاؤ۔

Mr. Acting Speaker: Now coming to next question. Dr. Zakirullah Khan. Not present. Next Question No. 310, Muhtarama Yasmin Zia Sahiba, honourable MPA, please.

\* 310 \_ محترمه یاسمین ضیاء: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری ملازمین کیلئے مختلف کالونیوں میں رہائشی سہولیات موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالونیوں میں گھروں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے کثیر تعداد میں ملازمین کو رہائشی مشکلات درپیش ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک سرکاری ملازمین کی رہائشی مشکلات دور کرنے کیلئے مزید کالونیاں / گھر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم جائے وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) حکومت نے وفاقی حکومت کے ذیلی ادارے 'پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی' سے ناساپہ جو کہ چار سہ روڈ پر واقع ہے، کے مقام پر 216 فلیٹس پر مشتمل زیر تعمیر (نامکمل) کالونی گریڈ 1 سے 16 تک کے ملازمین کیلئے خریدی ہے جس کے نامکمل معاملات متذکرہ ادارے کے ساتھ طے کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت سول کوارٹرز، ریس کورس گارڈن اور حیات آباد میں مکانات، کوارٹرز اور فلیٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس پر محکمہ ہاؤسنگ نے ابتدائی کام شروع کیا ہے جس کے نتیجے میں نئی کالونیاں تعمیر ہونگی جس سے ملازمین کو درپیش رہائشی مشکلات میں بہت کمی آجائے گی۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary?

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر، دوئی نہ چہ ما د کوم کوئسچن Answer غوبنتے وو، ہغہ خوئے ما تہ مکمل نہ دے را کرے۔ لکہ دا خو ما تہ ہم پتہ وہ چہ کومے کومے کالونی تعمیر کیبری، چرتہ چرتہ کار روان دے خود یکبنے چہ د ناساپہ پہ بارہ کبن دوئی خہ وئیلے دی، ہغہ Complete نہ دی۔ یعنی دوئی وئیلے دی چہ "نامکمل معاملات متعلقہ ادارے کے ساتھ طے کئے جا رہے ہیں"، جناب سپیکر، دا "طے نہیں کئے جا رہے ہیں" بلکہ دا ہر خہ مکمل شوی دی۔ د ناساپہ پہ بارہ کبنے چہ کومہ خبرہ دہ جناب سپیکر، ہغے کبنے دا یو فیڈرل پراجیکٹ وو، ہغہ د فیڈرل نہ صوبے پہ خپل دغہ باندے واغستو۔ جناب سپیکر، د بارہ، تیرہ کروڑ روپو دا پراجیکٹ وو، پہ چار قسطونو باندے چہ فیصلہ اوشوہ چہ پہ چار قسط کبنے بہ د دے Payment کیبری او دا بہ Complete کیبری خو دیکبنے خبرہ دا اوشوہ چہ

Meanwhile پہ دے دوران کین تھیکیڈار تبدیل شو او بل تھیکیڈار جناب سپیکر، دلته حکومت چہ کوم Last وو، ہغہ خہ کول چہ ہغوی تہ پیسے ئے ورکولے او پراجیکٹ باندے کار مکمل نہ وو۔ پہ چار قسطونو کینے جناب سپیکر، 80% payment خو او شو او کار چہ دے، ہغہ 40% complete شوے وو۔ زہ پہ دیکینے دا کوئسچن کوم جناب سپیکر، چہ آیا یو کار Complete نہ وو، یو پراجیکٹ Complete نہ وو، ہغوی تہ Payment خنگہ کیدو؟ ہغے کینے کار، چہ کوم خلق ہغے کار باندے ناست وو جناب سپیکر، ہغوی آیا دا نہ کتل چہ مونر۔ دا پیسے ورتہ ورکوؤ، مونر دوئ تہ Payment کوؤ، ہلتہ پہ Ground باندے کار خومرہ مکمل شوے دے؟ ہغہ Complete دے او کہ نہ دے؟ 80% ئے ہغوی تہ Payment او کرو او 40% کار شوے دے۔ اوس دا پراجیکٹ بارہ، تیرہ کرو نہ جناب سپیکر، مزید آتھ، دس کرو روپی غواہی نو پہ دیکینے زہ دا ایماند کوم چہ پیارتمنٹ د پہ دیکینے انکوائری او کری۔ زما خیال دے دیکینے ڈائریکٹیوز سی ایم ہم ایشو کری دی، دا انکوائری د جلد نہ جلد Complete شی او چہ کوم خلق پہ دیکینے ملوٹ وی، د ہغوی خلاف د سخت نہ سخت ایکشن واگستے شی۔ جناب سپیکر، د دے د پیارتمنٹ ما تہ جواب را کری۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مسٹر صاحب۔

وزیر قانون: زہ بہ دا گزارش کومہ جی چہ دا خونوے کوئسچن دوئ اوچت کرو نو یا خونوے فریش کوئسچن د راوری یا سپلیمنٹری کوئسچن د راوری چہ د ہغے مطابق مونر تہ، داخو چہ کوم سوالونہ دوئ کری دی، دا بالکل بیخی جنرل سوالونہ دی او د ہغے مطابق یو جنرل جواب ورتہ ورکریے شوے دے۔ اوس پکینے دوئ د انکوائری او د Payments خبرے برہ او کریے نو د ہغہ حوالے سرہ بہ دا گزارش وی چہ سپلیمنٹری کوئسچن د راوری نو Department concerned بہ ورتہ صحیح جواب ورکری۔

جناب قائم مقام سپیکر: یاسمین ضیاء صاحبہ! تھیک دہ؟

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر، یو کوئسچن چہ راخی پہ فلور، زما پہ خیال پہ ہغے باندے شیپر میاشتے، اتہ میاشتے اولگیری۔ د Last session نہ ہم مخکینے ما





محترمہ نور سحر: سر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب، زہ یو خبرہ کومہ۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Regarding the same question?

Mst. Noor Sehar: Yes Sir.

جناب قائم مقام سپیکر: نور سحر۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، چونکہ چیئر پرسن یم د اسٹیبلشمنٹ کمیٹی، دیکھنے ما پورہ انکوائری د پارہ تیم راغبنتے ووانتی کرپشن والو نہ او د هغوی نہ ما پورہ ڈیٹیل غوبنتے وو۔ چونکہ ما لہ هغوی ڈیٹیل رانکرے شو نو هغوی وئیل چہ دا د سی ایم پہ Through باندے بہ مونر۔ تاسو تہ ڈیٹیل درکوؤ۔ بیا ما د سی ایم نہ ڈائریکٹیوز ایشو کرل پہ دے باندے، هغہ ما ایڈمنسٹریشن لہ ورکرل۔ اوسہ پورے د هغے نہ انکوائری ستاربت کرے دہ او نہ، اخوا دیخوا پکبنے کوی۔ د دوئی نہ صرف زمونر کوئسچن دا دے چہ د دے پورہ Payment ولے ورکرے شوے دے؟ کہ دا د فیدرل نہ زمونر۔ پراونس اغستو خو Loss زمونر د پراونس اوشو کنہ چہ مونرہ خپل سوچ نہ دے کرے چہ هغہ مونر۔ 100% مکمل کرو یا 80% مکمل دے او مونر۔ Payment ورتہ 80 یا 85% کرے دے نو دا Loss د چا اوشو؟ دا ہم د دے پراونس اوشو۔ کہ داسے ہم پہ دے باندے نن سترگے پتے کرو، داسے بہ نور خومرہ ایشوز وی چہ پہ هغے باندے بہ دوئی بیا خپل اخوا دیخوا اوکری نو زہ و ایم چہ پہ دیکبنے انکوائری تاسو Pursue کرے چہ ایڈمنسٹریشن تہ د سی ایم نہ ڈائریکٹیوز تلی دی او اوسہ پورے دوئی انکوائری د هغے ولے اونکرے شوہ چہ دے باندے اوس لس کرورہ روپی نورے لگی نو دا تاوان د چا اوشو؟ دا زمونن د پراونس ڈبل نقصان اوشو۔ پہ بارہ کرور کبنے پورہ کیدو او هغے کبن پورہ نہ شو او دس کرور زمونر۔ نہ دوئی اوس نورے غواہی نو دا دس کرور چہ مونر۔ نورے ورکوؤ، دا زمونر۔ Loss کیری۔ د دے صرف مونر۔ لہ د جواب راکری چہ دا مکمل شوے نہ وو، دا ولے تاسو Payment اوکرو؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: خنگہ ما مخکبنے گزارش اوکرو جی، ما وئیل چہ داسے بہ اوکرو بریک ٹائم کبنے بہ دوئی دواہہ شی، سبکرتی صاحب بہ شی، زہ بہ شم، کہ

دوئ Satisfied نہ شو نو I will have no objection چہ دا سوال کمیٹی تہ خی  
او کمیٹی بیا خنگہ Deal کوی، بالکل د او کپی خوا اول بہ دیتیلز واخلو۔ کیدے  
شی یو Point information دوئ تہ ملاؤ شی چہ دوئ مطمئن شی۔ کہ مطمئن نہ  
شی، بالکل جی دا کوئسچن بیا کمیٹی تہ اولیبرئ۔

Mr. Acting Speaker: Okay, thank you very much, thank you.  
Disposed of. Muhammad Zameen Khan, honourable MPA, to  
please ask his Question No. 335.

\* 335 \_ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری اہکاروں کیلئے رہائشی کالونیاں موجود ہیں؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونیوں میں گھروں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے اکثر سرکاری  
اہکار انتظار میں رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک ان کیلئے نئی کالونیاں / گھر  
بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) حکومت نے وفاقی حکومت کے ذیلی ادارے 'پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی' ناساپہ جو کہ چار سہ روڈ  
پر واقع ہے، کے مقام پر 216 فلیٹس پر مشتمل زیر تعمیر (ناکمل) کالونی گریڈ 1 سے 16 تک کے ملازمین  
کیلئے خریدی ہے جس کے ناکمل معاملات متذکرہ ادارے کے ساتھ طے کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ  
حکومت سول کوارٹرز، ریس کورس گارڈن اور حیات آباد میں مکانات، کوارٹرز اور فلیٹس بنانے کا ارادہ  
رکھتی ہے جس پر محکمہ ہاؤسنگ نے ابتدائی کام شروع کیا ہے جس کے نتیجے میں نئی کالونیاں تعمیر ہونگی  
جس سے ملازمین کو درپیش رہائشی مشکلات میں بہت کمی آجائے گی۔

جناب محمد زمین خان: مہربانی۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question please. Any  
supplementary question?

جناب محمد زمین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ سپلیمنٹری کوئسچن دے کنبے زما دا

دے، د دے کوئسچن پہ (ج) جز کنبے ما دا سوال کربے وو چہ "اگر (الف) و (ب)

کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک ان کیلئے نئی کالونیاں / گھربنانے کا ارادہ رکھتی ہے"،  
 'کب تک' لفظ ما سر، پہ دے وجہ لیکلے دے چہ یو Specific تائم مونبر تہ ملاؤ  
 شی چہ پہ دے کال کنبے جویری، پہ Next year کنبے جویری، خہ وخت  
 مقررہ شتہ کہ نشتہ؟ نو دا جواب چہ دوئی مونبر لہ را کرے دے، دوئی وائی چہ  
 "حکومت نے وفاقی حکومت کے ذیلی ادارے 'پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی' ناساپہ جو کہ چار سدہ روڈ پر واقع  
 ہے، کے مقام پر 216 فلیٹس پر مشتمل زیر تعمیر نامکمل کالونی بلڈنگ گریڈ 1 سے 16 تک کے ملازمین کیلئے  
 خریدی ہے"، کوئسچن زما پکنبے سپلیمنٹری دغہ دے چہ کلہ پورے بہ مکمل  
 کیڑی؟ بل سپلیمنٹری پکنبے زما دا دے چہ دا کالونی خواغستے شوے دہ د  
 گریڈ ایک نہ د سولہ پورے ----

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کب تک بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کب تک ان کو، مطلب یہ تو فنانس پر  
 Depend کرتا ہے نا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ تو تھوڑا کوآرڈینیشن، اس میں سر، میں ----  
 ڈاکٹر حیدر علی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

Mr. Acting Speaker: Is your point of order regarding this matter?

د دے Matter پہ بارہ کنبے دے؟

Dr. Haider Ali: Yes, Sir.

Mr. Acting Speaker: Then we will take this after 'Questions Hour'.

کوئسچن آؤر، میں کوئی رول نہیں ہے، Please go ahead۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہم دغہ گزارش زما زمین خان تہ ہم دے چہ دے نہ پس بہ  
 کنبینو او کہ ہغوی Relevant information سیکرٹری صاحب تہ ور کرے شو نو  
 بنہ پہ بنہ او کہ نہ وی نو بیا بہ Detailed reply ورتہ ہغوی Submit کرے  
 Within a couple of days، انشاء اللہ۔

جناب محمد زمین خان: زما گزارش دے چہ بل ہم دیفر شو نو خیر دا ہم ورسرہ دیفر  
 کرے نو دواہرہ چونکہ Relative دی، دواہرہ بہ ڈسکس کرو۔ کہ فیصلہ شولہ،  
 تھیک شو گنی بیا بہ پرے ----

Mr. Acting Speaker: Mohtarma Shazia Tehmas Sahiba, honourable  
 MPA, to please ask her Question No. 351.

\* 351 \_ محترمہ شازیہ طہماس: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ پختونخوا ہاؤس اسلام آباد ضروری مرمت کی غرض سے بند ہے;  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

- 1- تاحال کونسے اہم مرتی کام کی وجہ سے بند ہے، وجوہات بتائی جائیں;
  - 2- کب تک پختونخوا ہاؤس اسلام آباد کو دوبارہ کھول دیا جائیگا، تفصیل فراہم کی جائے؟
- جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
- (ب) 1- میریٹ ہوٹل کے دھماکے کی وجہ سے پختونخوا ہاؤس اسلام آباد کو بھی کافی نقصان پہنچا تھا۔  
2- 28 فروری 2009 کو تمام کام مکمل ہو گیا اور سارا ہاؤس بکنگ کیلئے دستیاب ہے۔

Mr. Acting Speaker: Please, any supplementary question?

Mohtarma Shazia Tehmas: Sir, I am very thankful to the concerned Department that they replied me but it is very pity that I got their answer very late. I had submitted this Question last year.

Mr. Acting Speaker: When did you receive this?

Mohtarma Shazia Tehmas: Sorry.

Mr. Acting Speaker: When did you receive these documents?

Mohtarma Shazia Tehmas: Sir, I think I submitted it last year, in 2008 and I just got this answer in 2009, so my supplementary question would be as to why I got this answer so late?

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر قان و پارلیمانی امور: دیکھنے خوبہ جی دا اوگورو چہ متعلقہ محکمے تہ لکہ دا ریکارڈ، بس د اسمبلی ریکارڈ ہم اوگورو، زہ بہ ئے ہم اوگورم، دوئی بہ ئے ہم اوگوری چہ اسمبلی ستاف کلہ لیبرے دے، ہغہ خائے نہ کوتاہی دہ، کہ د دے خائے نہ کوتاہی دہ؟ نو دا بہ کبینو، بیا چہ کوم خائے کبے خہ Short fall وی، انشاء اللہ خہ تدارک بہ ئے اوکرم۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک شوہ جی۔ خہ وایے، شازیہ طہماس؟

محترمہ شازیہ طہماس: سر، زما صرف ریکویسٹ دا دے کہ د دے سوال تاسو سیکند پارت اوگورئی نو دیکھنے پخپلہ دوئی وئیلے دی چہ تہول کار پہ 28 فروری 2009 باندے مکمل شو نو پکار دا دی کہ دا ہغہ تائم پراگرس وو او ہغہ تائم ہم ما تہ

I would have been satisfied and whatever my problem was that could be resolved. Anyway my second supplementary question would be that how much amount was spent on the Frontier House, Pakhtoonkhwa House, Islamabad?

جناب قائم مقام سپیکر: زما چہ خومرہ خیال دے یو خود اسمبلی سیشن ہم جاری نہ و او بل دا چہ د بجت پہ وجہ باندے تائم نہ دے ملاؤ شوے، خیر دے۔ تھیک شوہ؟  
محترمہ شازیہ طہماس: تھیک شو۔

Mr. Acting Speaker: This Question is disposed of. Next one, Malik Badshah Saleh, honourable MPA, to please ask his Question No. 403. Not present. Next one, Mohtaram Maulana Abdullah, honourable MPA.. Maulana Abdullah. He is also.....

مولوی عبداللہ صاحب: جناب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبداللہ، یہاں پر عبداللہ لکھا ہوا ہے۔ عبداللہ، پلیز۔

\* 480 \_ مولوی عبداللہ صاحب: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری ملازمین کیلئے سرکاری کالونیاں موجود ہیں؛  
(ب) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالونیوں، ڈبگری گارڈن، گلشن رحمان کالونی، سول کوارٹرز، سول کالونی میں مختلف محکموں کے کم گریڈ یعنی 12 سے گریڈ 15 تک کے ملازمین کو آفیسر بلاک A میں مکانات الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ گریڈ 15 اور گریڈ 16 کے ملازمین کو کم درجے کے مکانات الاٹ ہوئے ہیں جبکہ ان سے ہاؤس رینٹ کی کٹوتی زیادہ کی جاتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت اس سلسلے میں انکو آڑی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ گریڈ 15 اور گریڈ 16 کے ملازمین میں پائی جانے والی تشویش کا ازالہ ہو سکے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انتظامیہ سرکاری رہائشی کالونی یعنی گلشن رحمان کالونی، سول کالونی اور سول کوارٹرز میں اے ٹائپ کوارٹروں کی الاٹمنٹ گریڈ 12 تا 15 کے ملازمین کو صرف اس صورت میں کرتا ہے جس میں اگر کوئی ملازم رہائش پذیر ہو اور اس کے پاس رہائش اپنے استحقاق کے مطابق ہو اور اس کی ریٹائرمنٹ

ہو جائے تو ایسی صورت میں الاٹمنٹ پالیسی کے تحت اس ملازم کے بیٹے یا بیٹی کو، اگر وہ پہلے سے ملازمت پر ہوں تو ان کے استحقاق کے مطابق الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے۔

(ج) گریڈ 15 اور 16 کے ملازمین جو کم درجے کے مکانات میں رہائش پذیر ہیں، ان کو جو الاٹمنٹ کی گئی تھی، اس وقت وہ نچلے سکیل میں ملازمت کرتے تھے مگر بعد ازاں اس کی اگلے سکیل میں پروموشن تو ہو گئی مگر پھر بھی انہی مکانات میں موجود ہیں اور ان سے کٹوتی ان کے اگلے سکیل کے مطابق شروع ہو جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ جب سناری میں بہتر مکان کیلئے ان کی باری آ جاتی ہے تو ان سے ان کے استحقاق اور سکیل کے مطابق ریٹ کی کٹوتی محکمہ خزانہ کی پالیسی ہے۔

(د) محکمہ انتظامیہ نے گریڈ 15 اور گریڈ 16 کے زمرے میں شامل ملازمین کو ان کے حق کے مطابق کوارٹرز الاٹ کئے ہیں اور جو ملازمین اپنے استحقاق سے نیچے کے مکانات میں رہائش پذیر ہیں، انکو سناری میں نمبر آنے پر ان کے استحقاق کے مطابق دیا جاتا ہے۔

مولوی عسید اللہ: میں نے کہا کہ عبداللہ کوئی اور ہوگا، میں تو عبید اللہ ہوں۔ یہ میرے پورے جوابات اس

وقت-----

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please.

مولوی عسید اللہ: میں نے سارے جوابات کو یہاں پہ پڑھا ہے مگر (ج) کے بارے میں ذرا میرے تحفظات ہیں۔ (ج) میں یہ فرما رہے ہیں کہ "گریڈ 15 اور 16 کے ملازمین جو کم درجے کے مکانات میں رہائش پذیر ہیں، ان کو جو الاٹمنٹ کی گئی تھی، اس وقت وہ نچلے سکیل میں ملازمت کرتے تھے مگر بعد ازاں ان کی اگلے سکیل میں پروموشن تو ہو گئی مگر پھر بھی انہی مکانات میں موجود ہیں"، اب سوچنے کی بات یہ ہے سپیکر صاحب، کہ ان سے کٹوتی اگلے سکیل کے مطابق ہو جاتی ہے، بیچارے ان کے پاس چھوٹے مکانات ہیں لیکن ان سے جو کٹوتی ہے، تنخواہوں میں سے جو کٹ جاتے ہیں پیسے، وہ بڑے مکانات کے ان سے کٹ جاتے ہیں، یہ سراسر ایک ظلم ہے۔ مکان تو ان کے پاس چھوٹا ہے، چھوٹے گریڈ کا ہے، ان سے کٹوتی ہوتی ہے بڑے مکانات کی، تو یہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اگر ان کے پاس بڑے نہیں ہیں، چھوٹے ہیں تو چھوٹے مکانات کی جتنی کٹوتی ہے، وہ ہو جائے۔ تو بات یہ ہے جناب، اس میں جو یہاں پہ جو مکانات کی غلط قسم کی الاٹمنٹ ہو گئی ہے، ان کی ایک لسٹ میرے پاس موجود ہے، میں آپ کو مہیا کر دیتا ہوں۔ سر، لسٹ میرے پاس موجود ہے، میں آپ کو مہیا کر دیتا ہوں۔ جو ناجائز قسم کے مکانات جن کو بھی الاٹ ہو گئے ہیں، وہ ان سے کاٹ کر جوابل ہیں، جن کو یہ ملنے چاہئیں، ان کو ملنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مسٹر صاحب، ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: زما پہ خیال خو جی جوابونہ ڊیر تفصیلی را کرے شوے دی۔ پہ دیکھنے Basic دوہ پوائنٹس دی جی۔ یو خودا دہ چہ گریڈ 15 نہ 16 پورے چہ کوم دی، دوئ تہ وارہ کورونہ دی او دا ٲکھ وارہ کورونہ دی چہ دا دوئ چہ کلہ لوئر گریڈز کبے وو، بارہ کبے وو، گیارہ کبے وو یا ہر سومرہ کبے چہ وو، ہغہ وخت دا کوارترے دوئ تہ الات شوے وے نو اوسہ پورے دوئ تہ د خپل سٹیٹس مطابق لا نہ دی ملاؤ شوی خود دے خپل یو لسٹ دے، Priority list بہ ورتہ اووایو، د ہغے مطابق چہ رور و خنگہ کورونہ خالی کیری نو دوئ بہ د خپل خپل حیثیت او خپل گریڈ مطابق کورونو تہ شفٹ کیری او ترخو پورے د کھنگ مسئلہ نو کھنگ چہ کوم دے، ہغہ د تنخوا نہ، چہ کوم ہاؤس رینٹ دے، ہغہ کہ سل روپی زیاتے وی، کمے وی، نو ہغہ پہ Occupation نہ دہ چہ دے کور دومرہ رینٹ دے، دا د تنخواہ پہ Basis دہ نو اوس رینٹ چہ کوم دے، دا Deduction د تنخواہ پہ Basis دے، د سکیل پہ Basis دے خو مونبرہ کوشش کوؤ چہ انشاء اللہ دا نوے فلیٹونہ چہ زر جو رشی چہ دا گریڈ 15 او 16 تہ د خپل خپل حیثیت مطابق کورونہ ملاؤ شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! کوئی۔۔۔۔۔

مولوی سعید اللہ: دیکھیں جناب، اس جواب کو آپ سمجھے نہیں ہونگے، نہ آپ مطمئن ہونگے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ "گریڈ 15 اور 16 کے ملازمین جو کم درجے کے مکانات میں رہائش پذیر ہیں، ان کو جو الاٹمنٹ کی گئی تھی، اس وقت وہ نچلے سکیل کی ملازمت کرتے تھے مگر بعد ازاں ان کی اگلے سکیل میں پروموشن ہو گئی مگر پھر بھی انہی مکانات میں موجود ہیں اور ان سے کٹوتی ان کے اگلے سکیل کے مطابق ہو جاتی ہے"، ان کے پاس مکانات چھوٹے ہیں اور ان سے جو کٹوتی ہو جاتی ہے، وہ بڑے مکانات کے متبادل ہو جاتی ہے۔ یہ نہ آپ مطمئن ہونگے، نہ میں مطمئن ہونگا، نہ یہ جواب صحیح ہے۔ اس کا جواب صحیح مل جائے کہ جس کے پاس چھوٹے مکانات ہیں، ان سے تو اسی کے مطابق کٹوتی ہونی چاہیے اور گریڈ بڑا ہونے کا مسئلہ، وہ تو کوئی گناہ تو نہیں ہے۔ گریڈ بڑا ہے، ان کو مکان بھی بڑا ملنا چاہیے۔ جب مکان بڑا مل جائے پھر ان سے کٹوتی اسی کے مطابق ہو جائے۔ مکان چھوٹا ہے اور کٹوتی ہوتی ہے بڑے مکانات کی، یہ ذرا مطمئن ہمیں بھی کریں، آپ کو بھی اور ایوان کو بھی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایسا ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری مکانات کا جو Criteria ہے ریٹ کا، وہ علیحدہ ہے۔ عام مارکیٹ میں آپ جائیں گے تو وہ تو مکان کی حیثیت کے مطابق کرایہ پرائیویٹ لوگ دیتے ہیں۔ سرکاری کوارٹرز جو ہے یا سرکاری مکان جو ہے، اس کی Deduction آپ کی تنخواہ اور سکیل کے مطابق ہے۔ If you are occupying even a smaller house, you still have to pay، جو ہاؤس ریٹ ہے، جو آپ کی تنخواہ پہ ہے، وہ آپ کو دینا پڑے گا لیکن جیسے میں نے گزارش کی کہ اس وقت چونکہ یہ Initial stage میں جب یہ چھوٹے گریڈز میں تھے تو یہ مکانات الٹ ہوئے تھے، ابھی پروموشن ان کی ہو گئی ہے۔ We are putting our best endeavors to bring them into larger houses, bigger houses لیکن Availability اور Space نہیں ہے، ہمارے پاس ابھی نئے مکانات بن رہے ہیں تو جیسے جیسے بننے جائینگے، انشاء اللہ یہ لوگ شفٹ ہوتے جائیں گے، اپنے اپنے گریڈ اور حیثیت کے مطابق جو ہیں جائینگے تو سرکاری کوارٹرز کا فکسڈ ریٹ نہیں ہوتا کہ اس کوارٹرز کا اتنا ریٹ ہے، اس کوارٹرز کا اتنا ریٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب، As far I know the rules، میرے خیال میں منسٹر صاحب کا جو جواب ہے وہ اس لحاظ سے درست تسلیم کرتے ہیں کہ رول میں Accommodation کی بات ہے، Entitle جو بھی، کسی ملازم کو، Govt accommodation available irrespective of the entitlement، تو ان سے کٹوتی ان کے سکیل کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ فنانس رولز ہیں اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے اتنا علم ہے رولز کے بارے میں۔

مولوی عبید اللہ: کیا یہ کٹوتی ان کے سکیل کی وجہ سے ان سے ہے کہ نہ مکانات کے مطابق کٹوتی ہے؟ اگر وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہو تو بس کٹوتی ہو جائے گی پھر نہیں اگر وہ اپنے گھر میں بھی وہ رہائش پذیر ہو تو مکانات کی کٹوتی اس سے نہیں ہوتی ہے۔ جب وہ چھوٹے مکانات میں ہیں تو بڑے مکان کی کٹوتی کیوں ہو؟ اگر رولز ہیں فنانس کے، یہ بھی تو کوئی آسانی رولز نہیں ہیں، قرآن کے رولز نہیں ہیں۔ ان بیچاروں پر کیوں ظلم ہو؟ ان کے مکانات چھوٹے ہیں اور کٹوتی ان کی تنخواہوں سے زیادہ ہو جاتی ہے، یہ سوچنے کی بات ہے، ذرا آپ غور کریں سر۔ وزیر صاحب کو چاہیے کہ یا تو اپنا قانون تبدیل کریں یا صحیح جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے منسٹر صاحب۔



وزیر قانون و پارلیمانی امور: ان کے خیالات بڑے اعلیٰ ہیں اور ہمیں بالکل ان کی قدر ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ ان کی جو Recommendations ہیں، وہ ہمیں دے دیں تو ہم دیکھ لیں گے کہ رولز میں کیا گنجائش ہے اور کس طرح ان کو ہم Accommodate کر سکتے ہیں؟ شکریہ جی۔

Mr. Acting Speaker: Next one. Mohtarma Zarqa Bibi Sahiba, honourable MPA, to please ask her Question No. 561.

\* 561 \_ محترمہ زرقا: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی ملازمین کی تنخواہوں سے بنولینٹ فنڈ کیلئے کٹوتی کی جاتی ہے؛  
 (ب) آیا یہ درست ہے کہ پختونخوا ہاؤس اسلام آباد میں تعینات ملازمین کو سیکرٹریٹ کے ملازمین کے برابر مراعات دی جا رہی ہیں، نیز انہیں ریگی لملہ میں پلاسٹس مہیا کئے گئے ہیں؛  
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؟  
 وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) صوبائی ملازمین سے بنولینٹ فنڈ کی کٹوتی نوٹیفیکیشن نمبر S&GAD/BF/12-71/IV مورخہ 10-12-2003 کے مطابق کی جاتی ہے۔ فرنٹئیر ہاؤس اسلام آباد میں جملہ ملازمین کو قانون کے مطابق سیکرٹریٹ ملازمین کے برابر مراعات دی جاتی ہیں۔ نیز انہیں ریگی لملہ میں 79 پلاسٹس بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary?

محترمہ زرقا: میں مطمئن ہوں۔

Mr. Acting Speaker: Thank you.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

160۔ جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ ریگولر پوسٹوں پر تعینات ملازم کو بلاوجہ سرپلس پول میں بھیجا جاتا ہے اور ان کی جگہ دوسرے لوگوں کی تقرری کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا خزانے پر بوجھ نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) فرنٹئیر ہاؤسز صوبہ سرحد میں محکمہ انتظامیہ کے زیر اہتمام قائم ہیں اور وہاں پر اکثر گورنر، وزیر اعلیٰ، سپیکر، وزراء، ارکان قومی و صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت کے اہم معتمدین و

افسران سرکاری امور نمٹانے کیلئے ضرورت کے مطابق ٹھہرتے ہیں۔ ان کیلئے کھانا تیار کرنا اور دیگر سہولیات دینے کیلئے اچھے تجربہ کار اور محنتی عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ناقص کارکردگی دکھانے کی وجہ سے بعض ملازمین کو ایک ہاؤس سے دوسرے ہاؤس تبدیل کیا جاتا ہے۔ کچھ غیر تسلی بخش کارکردگی رکھنے والے عملے کو ان کے رہائشی ضلعوں کو بھیجا گیا ہے۔

(ب) اس طرح ان ملازمین کو اپنے رہائشی ضلعوں میں خالی آسامیوں پر تعیناتی سے صوبائی خزانہ پر کوئی بوجھ نہیں آئے گا۔

223 \_ ملک قاسم خان جٹک: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر، محکمہ خزانہ ضلع کرک جولائی 2007 سے لیکر اب تک سرکٹ ہاؤس اور پیچلر ہاسٹل کرک میں کرایہ ادا کئے بغیر رہائش پذیر ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1- حکومت زبردستی قبضہ جانے والے مذکورہ آفیسر کے خلاف کیا اقدامات کر رہی ہے;

2- کیا حکومت مذکورہ آفیسر سے اس مد میں ریکوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز جولائی 2007 سے لے کر تاحال مذکورہ آفیسر کی ماہوار تنخواہوں کے بے رول پیش کئے جائیں جن میں ہاؤس رینٹ کی کٹوتی کی گئی ہو؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) یہ درست ہے کہ متعلقہ آفیسر مظہر سجاد ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر فنانس کرک ہے۔ اس سلسلے میں ڈی سی او کرک سے جواب طلب کیا گیا جس کے مطابق اس نے سرکٹ ہاؤس یا پیچلر ہاسٹل میں مستقل رہائش بغیر کرایہ کے اختیار نہیں کی تھی۔ وہ جولائی 2007 سے مارچ 2008 تک مہینے میں ایک یا دو مرتبہ سرکٹ ہاؤس یا پیچلر ہاسٹل میں رات کیلئے ٹھہر جاتے۔ جب تک اسے سرکاری رہائش میسر نہیں تھی تو وہ زیادہ تر اپنے دوستوں کے ساتھ کرک، کوہاٹ اور پشاور میں قیام پذیر ہوتے تھے۔

1- نہ ہی اس کو سرکٹ ہاؤس میں کوئی کمرہ مستقل بنیاد پر الاٹ کیا گیا تھا اور نہ ہی اس نے سرکٹ ہاؤس میں کسی کمرے پر قبضہ جمائے رکھا تھا۔ اس کو آفیسر زہا سٹل میں ایک کمرہ اپریل 2008 میں الاٹ کیا گیا تھا جس میں اس نے مورخہ 16 اپریل 2008 سے رہائش اختیار کر رکھی تھی، جسکی باقاعدہ کٹوتی اس کی تنخواہ سے 1200 روپے ماہانہ ہو رہی ہے۔

2۔ پے رول بطور ثبوت پیش کئے گئے۔

232۔ محترمہ شازیہ اور نگزیب: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری افسروں والہکاروں کے تبادلے پشاور سے باہر دیگر صوبائی اور وفاقی محکموں میں ہوتے ہیں:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ پشاور سے باہر تبادلے کے باوجود سرکاری افسران ان سرکاری رہائش گاہوں میں مقیم ہیں:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض سرکاری افسران والہکار ریٹائرمنٹ کے باوجود رہائش گاہوں میں مقیم ہیں:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ ان سرکاری افسران والہکاروں کے نام، عہدہ اور گھروں کے نمبر بتائے جائیں جن میں تاحال وہ مقیم ہیں:

2۔ وہ افسران والہکار جو ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہوں میں مقیم ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور گھروں کے نمبر بمعہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں۔

(ب) پشاور سے باہر تبادلوں کی صورت میں مخصوص اضلاع کیلئے پالیسی وضع کی گئی ہے جس کے تحت افسران پشاور کے اندر سرکاری رہائش گاہ رکھنے کے مجاز ہیں۔

(ج) سرکاری ملازم ریٹائرمنٹ کے بعد الاٹمنٹ رولز کے تحت تین ماہ تک مکان رکھنے کا مجاز ہوتا ہے، تاہم ہمدردی کی بنیاد پر مجاز حاکم Grace period ختم ہونے کے بعد بھی کچھ ماہ تک سرکاری رہائش گاہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق رکھنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

1۔ تبدیل شدہ افسران کی فہرست حسب ذیل ہے:

S.No.	Name & Designation	House No.
1	Syed Irshad Hussain, DIG (transferred to Federal Govt.)	03-Kyber Road
2	Syed Akhtar Ali Shah, DIG Mardan	05-Park Road
3	Muhammad Zeb Khan, Additional Session Judge, Swat	02-Old Jamrud Road (Approved by competent authority)

4	Basir Khan, Session Judge Chitral	17-Old Jamrud Road (Court case)
5	Abdur Rehman Khan, Session Judge Charsadda	18-Khyber Road (Approved by competent authority)

2۔ ریٹائرڈ افسران کی فہرست درج ذیل ہے:

S.No	Name & Designation	House No	Date of Retirement
1	Zubair Shah, Retired Secretary to Govt of NWFP	6/9 Jheel Road	15-05-2008 (the competent Authority allowed him to retain govt. accommodation up to 06.02.2009 on compassionate ground)
2	Mushtaq Hussain, Retired Deputy Secretary	16- Dabgari Garden (Old)	30-03-2007 (the competent Authority allowed him to retain govt. accommodation up to 30.03.2009 on compassionate ground)
3	Fida Muhammad, DSP® OSD (Security) CM Sectt	23- Khyber Colony	09.12.2008 (the competent Authority allowed him to retain govt. accommodation for one year on compassionate ground)

278۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ملازمین کے بچوں کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کیلئے پشاور میں بنولینٹ پبلک سکول قائم کیا ہے تاکہ ملازمین کے بچے کم فیس میں معیاری تعلیم حاصل کر سکیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں عرصہ دراز سے تعینات پرنسپل کو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ دو سال کیلئے تعینات کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سکول انتظامیہ اور اساتذہ کی چیپقلش کی وجہ سے طلباء اور طالبات کا تعلیمی معیار خراب سے خراب تر ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے طلباء کے والدین کو تشویش لاحق ہو گئی ہے اور دوسرے سکولوں کو منتقل کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

I۔ مذکورہ سکول کب اور کتنے سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے، موجودہ پرنسپل کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ و دوبارہ تعیناتی کی خصوصیات، وجوہات، مدت ملازمت، اختیارات، مراعات مثلاً تنخواہ، گھر اور گاڑی کی تیل و مرمت

کے سالانہ اخراجات کی تفصیل سال 2005-2008 الگ الگ فراہم کی جائے، نیز ان کے عرصہ تعیناتی کے دوران سکول و کالج کے سال 2005-2008 میٹرک اور ایف ایس سی کے پاس اور فیل شدہ طلباء اور طالبات کے نام اور حاصل کردہ نمبرات اور پوزیشن کی تفصیل، ہر کلاس ہر سال کی الگ الگ فراہم کی جائے؛ II۔ مذکورہ سکول و کالج میں اس وقت کل کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں، ملازمین کے بچوں کی تعداد اور پرائیویٹ طلباء کی تعداد اور ہر ایک سے کس شرح سے ہر سال داخلہ اور ماہانہ ٹیوشن فیس وصول کی جاتی ہے اور اس مد میں سال 2005-2008 تک کتنی رقم وصول کی گئی ہے، نیز سکول بسوں کی تعداد اور ٹرانسپورٹ فیس کی شرح اور سال 2006-2008 تک اس مد میں کئے گئے اخراجات و آمدن کی تفصیل ہر سال کی الگ الگ فراہم کی جائے؛

III۔ مذکورہ سکول و کالج میں کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، موجودہ وقت میں کل کتنے اساتذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں، کتنے مستقل ہیں اور کتنے کنٹریکٹ پر، کتنی خالی پڑی ہیں۔ نیز موجودہ اساتذہ کے نام، عمدہ، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت، بھرتی کی تاریخ، تنخواہ اور دیگر مراعات، کنٹریکٹ اساتذہ کی بھرتی کا طریقہ کار و تاریخ اور ان کو ماہانہ ادا کی گئی تنخواہ اور گزشتہ تین سالوں میں 2005-2008 تک اس مد میں کئے گئے اخراجات کی مکمل تفصیل ہر سال کی الگ الگ فراہم کی جائے؛

IV۔ کیا حکومت موجودہ پرنسپل کا کنٹریکٹ منسوخ کرنے اور باہر یا دوسرے پبلک سکول سے محنتی، مخلص اور قابل ماہر تعلیم کا بطور پرنسپل تعینات کرنے اور اس ادارہ میں موجودہ وقت کے پیش نظر اصلاحات لانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس ادارے پر اسلامیہ کالجیٹ اور یونیورسٹی پبلک سکول کی طرح لوگوں اور خاصکر غریب ملازمین کا اعتماد بحال ہو سکے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟ وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ اس حد تک درست ہے کہ پرنسپل کے کنٹریکٹ میں انکی معیاد پوری ہونے کے بعد ان کے تجربے اور اچھی کارکردگی کے پیش نظر میں مزید دو سال توسیع کی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔ سکول کی انتظامیہ اور اساتذہ کے مابین کوئی چپقلش نہیں اور نہ ہی ادارے کا تعلیمی معیار خراب ہوا ہے۔ ادارے کے تمام امور باہمی مشورے سے نپٹائے جاتے ہیں اور اس کے تعلیمی معیار میں مزید بہتری ہوئی ہے جس کا اندازہ گزشتہ دو سال کے میٹرک کے امتحانات کے درج ذیل نتائج سے لگایا جاسکتا ہے۔

سال	کل طلباء	پاس شدہ طلباء	نتیجہ فیصد
2007	53	53	100%
2008	74	71*	96%

\* (ان میں پہلی مرتبہ 21 طلباء نے A1 گریڈ اور 37 نے A گریڈ لیا ہے جبکہ 12 طالب علموں نے B گریڈ اور صرف ایک نے C گریڈ لیا ہے، گریڈ D میں کوئی نہیں آیا) جہاں تک طالب علموں کی منتقلی کا تعلق ہے تو یہ تمام تعلیمی اداروں میں معمول کی بات ہے۔ دیگر تعلیمی اداروں کے بچے بھی بنولینٹ فنڈ سکول میں داخلے کیلئے سرگرداں رہتے ہیں۔ بنولینٹ فنڈ سکول اینڈ کالج سے طلباء کا کوئی غیر معمولی انخلاء نہیں ہوا ہے، اگر معمول کے مطابق طالب علموں کی سکول سے منتقلی ہوئی بھی ہے تو ان کی درج ذیل وجوہات ہیں:

1- والدین کا تبادلہ۔ 2- بچے کی غیر معیاری تعلیمی کیفیت۔ 3- سکول کی گھر سے دوری۔ 4- سالانہ امتحان میں بچے کی ناکامی اور غیر تسلی بخش ریکارڈ۔ 5- بڑی جماعتوں میں پہنچنے کے بعد طالبات کا لڑکوں کے سکول میں قیام سے گریز اور گرلز سکولوں میں منتقلی۔

بنولینٹ پبلک سکول اینڈ کالج، کوہاٹ روڈ پشاور کا 1997 میں قیام سرکاری ملازمین کے ہاسٹل کیلئے تعمیر شدہ عمارت میں عمل میں لایا گیا اور اس عمارت کو سکول کی ضروریات اور عملے کی تنخواہوں کے اخراجات وغیرہ کیلئے ابتداء میں تقریباً 4350000 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے۔ موجودہ پرنسپل کو کنٹریکٹ بنیاد پر 2003 میں تعینات کیا گیا تھا۔ ان کی کنٹریکٹ ملازمت کی معیاد ختم ہونے پر پرنسپل صاحب کی تسلی بخش کارکردگی، وسیع تدریسی تجربے اور اچھی انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے ان کو نومبر 2007 میں مزید دو سال کیلئے بطور پرنسپل توسیع دی گئی ہے جس کے مطابق ان کی موجودہ معیاد ملازمت مورخہ 11 نومبر 2009 کو اختتام کو پہنچے گی۔ ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے سکول کے انتظامی، مالی، نظم و ضبط اور تعلیمی معاملات سے متعلق تمام امور پرنسپل صاحب کی ذمہ داری میں شامل ہیں جن کی بجا آوری کے ضمن میں وہ ضروری اختیارات کے حامل ہیں۔ ان کی موجودہ تنخواہ تیس ہزار روپے (فکسڈ ماہانہ ہے۔ پرنسپل صاحب اپنی ذاتی رہائش گاہ میں رہتے ہیں اور حکومت کی طرف سے کوئی سہولت فراہم نہیں کی گئی جبکہ گھرتا سکول پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کیلئے سابقہ پرنسپلوں کی طرح ایک گاڑی مختص ہے۔

مزید برآں ان کو فری میڈیکل (Re-Imbursement of Medical Claims) کی سہولت بھی حاصل ہے جس سے انہوں نے اپنے دوران ملازمت اب تک استفادہ نہیں کیا ہے۔ 2005-2008 کے

دوران پرنسپل صاحب کی تنخواہ اور ان کی سرکاری گاڑی کے تیل و مرمت کے اخراجات کے ضمن میں کل لاگت 1509764 روپے بنتی ہے جس کی سالانہ تفصیل درجہ ذیل ہے۔

اخراجات	2005	2006	2007	2008	کل میزان
تنخواہ	240000	276000	320000	360000	1196000
تیل	97194	97211	62080	36800	293285
مرمت	8679	800	8980	2020	20479
میزان	345873	374011	391060	398820	1509764

موجودہ پرنسپل کے عرصہ تعیناتی کے دوران سال 2005 تا 2008 میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحانات کے پاس اور فیل شدہ سٹوڈنٹس سے متعلق مطلوبہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

#### A. SSC (Matric)

Year	Appeared	Passed	%age	A1	A	B	C	D	E
2005	45	44	97.87%	03	12	23	06	-	-
2006	53	52	98.11%	03	15	26	07	01	-
2007	53	53	100%	06	25	21	01	-	-
2008	74	71	96%	21	37	12	01	-	-

#### B. Intermediate (F.Sc)

Year	Appeared	Passed	%age	A1	A	B	C	D	E
2005	17	13	76.47%	-	03	04	04	02	-
2006	09	09	100%	-	01	03	05	-	-
2007	17	07	41.18%	-	-	01	06	-	-
2008	10	09	90%	-	-	04	05	-	-

جہاں تک سٹوڈنٹس کے ناموں کا تعلق ہے، اگر محترم ایم پی اے صاحب مناسب سمجھیں تو اس کی فہرست ان کو الگ سے فراہم کر دی جائے گی۔ فی الوقت بنوینٹ پبلک سکول اینڈ کالج، کوہاٹ روڈ پشاور میں کل 963 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں جن میں سے سرکاری ملازمین کے بچوں کی تعداد 763 اور پرائیویٹ طلباء / طالبات کی تعداد 200 ہے۔

سال 2005-2008 کے دوران Class prep سے بارہویں کلاس تک کے طلباء و طالبات کی فیس کی شرح کی تفصیل درج ذیل ہے:

Prep to 5<sup>th</sup>

	Govt: Servants	General Public
Admission fee	Rs. 1573/-	Rs. 3177/-
Tuition fee	Rs. 394/-	Rs. 605/-
Annual Charges	Rs. 409/-	Rs. 626/-
Examination fee	Rs. 152/-	Rs. 152/-
Security	Rs. 600/-	Rs. 1250/-
Examination Card	Rs. 25/-	Rs. 25/-
Diary	Rs. 32/-	Rs. 32/-
Magazine & Library	Rs. 80/-	Rs. 80/-
Total	Rs. 3265/-	Rs. 5957/-

6<sup>th</sup> to 8<sup>th</sup>

	Govt: Servants	General Public
Admission fee	Rs. 1967/-	Rs. 3782/-
Tuition fee	Rs. 515/-	Rs. 847/-
Annual Charges	Rs. 409/-	Rs. 636/-
Examination fee	Rs. 212/-	Rs. 212/-
Security	Rs. 600/-	Rs. 1250/-
Examination Card	Rs. 25/-	Rs. 25/-
Diary	Rs. 32/-	Rs. 32/-
Magazine & Library	Rs.. 80/-	Rs.. 80/-
Total	Rs. 3840/-	Rs. 6864/-

9<sup>th</sup> & 10<sup>th</sup>

	Govt: Servants	General Public
Admission fee	Rs. 2420/-	Rs. 4387/-
Tuition fee	Rs. 651/-	Rs. 968/-
Annual Charges	Rs. 591/-	Rs. 817/-
Examination fee	Rs. 242/-	Rs. 242/-
Security	Rs. 750/-	Rs. 1250/-
Examination Card	Rs. 25/-	Rs. 25/-
Diary	Rs. 32/-	Rs. 32/-
Magazine & Library	Rs.. 80/-	Rs.. 80/-
Total	Rs. 4791/-	Rs. 7801/-

1<sup>st</sup> & 2<sup>nd</sup> Year

	Govt: Servants	General Public
Admission fee	Rs. 2723/-	Rs. 4840/-
Tuition fee	Rs. 741/-	Rs. 1059/-



Annual Charges	Rs. 999/-	Rs. 1664/-
Examination fee	Rs. 303/-	Rs. 303/-
Security	Rs. 1000/-	Rs. 1500/-
Examination Card	Rs. 25/-	Rs. 25/-
Magazine & Library	Rs.. 80/-	Rs. 80/-
Total	Rs. 5871/-	Rs.. 9471/-

جبکہ سال 2005-2008 میں فیسوں کی مد میں مجموعی طور پر -/Rs.288,785,944 روپے وصول کئے گئے۔

فی الوقت سکول بسوں کی کل تعداد تین ہے، سٹی روٹ کیلئے پانچ سو روپے اور چمکنی کیلئے چھ سو روپے فی کس ٹرانسپورٹ فیس کی مد میں وصول کئے جاتے ہیں۔ سال 2006-2008 کے دوران سکول بسوں کی مد میں کئے گئے اخراجات و آمدن کی سالانہ تفصیل درجہ ذیل ہے:

سال	اخراجات			آمدن (روپے)	کل
	تختواہ (ڈرائیور / کنڈیکٹر)	مرمت	تیل		
2006	417348	170366	296134	729900	883848
2007	466824	37270	254398	646200	758492
2008	466824	59488	319178	546300	845491
میزان	1350996	267124	869710	1922400	2487830

بنوینٹ پبلک سکول اینڈ کالج میں ٹیچنگ / نان ٹیچنگ / Ministerial staff کی کل منظور شدہ آسامیوں کی تعداد 70 ہے جن میں سے موجودہ 35 تدریسی آسامیوں پر 17 اساتذہ ریگولر اور 18 کنٹریکٹ کی بنیاد پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ادارے میں فی الوقت کوئی آسامی خالی نہیں۔ یاد رہے کہ مردہ قواعد کے مطابق اساتذہ کی بھرتی بذریعہ ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کی جاتی ہے جبکہ Leave vacancy / ایمر جنسی بنیادوں پر عارضی تقریری پرنسپل کی سفارش / تجویز پر مجاز اتھارٹی کی منظوری سے کی جاتی ہے۔ اگر محترم رکن اسمبلی مناسب سمجھیں تو موجودہ اساتذہ کے متعلق مطلوبہ معلومات و تفصیلات ان کو الگ سے مہیا کر دی جائیں گی۔ یاد رہے کہ گذشتہ تین سالوں (2005-2008) کے دوران اس مد میں مجموعی طور پر -/31,257,714 روپے کے اخراجات ہوئے ہیں جن کی سالانہ بنیادوں پر تفصیل درجہ ذیل ہے:

سال	کل رقم
2005	5064694/- روپے
2006	8368566/- روپے
2007	8823619/- روپے
2008	900835/- روپے
میران	31257714/- روپے

موجودہ پرنسپل کی اچھی کارکردگی، تعلیمی معیار و امتحانی نتائج میں بہتری اور سالانہ میٹرک / ایف ایس سی کے امتحانات کی ممکنہ تواتر کی نزدیکی کی وجہ سے انکی کنٹریکٹ ملازمت کی منسوخی کا کوئی ارادہ مناسب نہ ہو گا۔ تاہم اس ادارے کی کارکردگی میں مزید بہتری کیلئے کوششیں جاری ہیں جن کے نتائج کا اندازہ سال 2008 میں میٹرک کے امتحان میں سکول کے طلباء / طالبات کی حاصل کردہ پوزیشنوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

مذکورہ ادارے کی کارکردگی اسلامیہ کالجیٹ سکول اور یونیورسٹی پبلک سکول سے کسی لحاظ سے کمتر نہیں ہے جو کہ ان اداروں کے میٹرک نتائج کے درجہ ذیل تقابلی جائزے سے واضح ہے۔

سال	یونیورسٹی پبلک سکول	اسلامیہ کالجیٹ سکول	بنولنٹ پبلک سکول اینڈ کالج
2005	97.62%	92%	97.78%
2006	97.92%	96.67%	98.11%
2007	98.68%	99.18%	100%
2008	99.29%	94.29%	96%

310۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف محکموں اور سیکرٹریٹ میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے بیشتر افسران کو سرکاری گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ عدلیہ کے ججز صاحبان گریڈ 17 تا گریڈ 20 کو حکومت کی طرف سے سرکاری گاڑیاں فراہم نہیں کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا صوبائی حکومت عدلیہ کے افسران کے ساتھ امتیازی سلوک ختم کرنے اور دیگر محکموں کے افسران کی طرح ان کو بھی گاڑیاں اور یکساں مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون: (الف) جی نہیں، صوبے کے مختلف محکموں اور سیکرٹریٹ میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے افسران کو ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں درج حد استحقاق کے مطابق سرکاری گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں۔

(ب) چونکہ پشاور ہائی کورٹ مالی لحاظ سے ایک خود مختیار ادارہ ہے لہذا عدلیہ کے گریڈ 17 تا گریڈ 20 کے نج صاحبان کو سرکاری گاڑیاں اور دیگر مراعات دینے کی ذمہ داری اور فیصلہ انکے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

403 \_ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سیکرٹریٹ اور انکے ماتحت محکمہ جات کے افسران کو گاڑیاں دی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن افسران کو گاڑیاں دی گئی ہیں، انکے نام، محکمہ اور گاڑی نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں، تاہم سیکرٹریٹ اور انکے ماتحت محکمہ جات کے افسران کو گاڑیاں، ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005، میں درج حد استحقاق کے مطابق دی جاتی ہیں۔

(ب) سیکرٹریٹ اور انکے ماتحت محکمہ جات کے افسران کے نام و محکمہ اور فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Acting Speaker: Sikandar Khan Sherpao Sahib.

پشاور میں ٹریفک کی صورتحال

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ڈیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ زہ یو اہم مسئلے طرف تہ ستاسو توجہ را اگر خول غوارمہ، گو دا پوائنٹ آف آرڈر خونہ جو پیری خواہم مسئلہ دہ۔ پرون نہ چہ دا اسمبلی ستارت شوے دہ جناب سپیکر، نو دے پولیس والو تریفک او دغہ تہ لے لارے بندے کرے دی او دہغے د وجے نہ خلقو تہ ڈیر تکلیف دے۔ نن ہم، اوس ہم دا چارسدہ روڈ کہ او گوری نو بدھنتی پل پورے تریفک جام شوے دے او ہلتہ کنبے بند دے۔ دلته کنبے نور روڈ زہم بلاک کری

دی۔ تھیک دہ غت تریفک Divert کول، ہغہ بیل دغہ دے خودا ورکو تے تریفک کم از کم Divert نہ دی کول پکار او دے د وجے نہ خلقو تہ ڈیر تکلیف کیبری لگیا دے۔ زہ بہ ستاسو پہ وساطت د حکومت دے طرف تہ توجہ را کرخول غورمہ چہ دے باندے خہ دغہ جوہ کیری جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: بلور صاحب بہ بیا خبرے او کیری۔ دوئی چہ دا کومہ مسئلہ د تریفک پیسنہ کرہ جی، یقیناً دا ڈیرہ لویہ سیریس مسئلہ دہ او نن چہ مونہر راتلو نو یو گھنتہ لگیدلے دہ جی دلته رار سیدو کنبے۔ Totally زمونہر دلته کنبے یو سائڈ بند وواو د ہغے ہم زما پہ خیال فیصلہ شوے وہ چہ سائڈ بہ نہ بندوؤ لیکن زمونہر د آرمی د کانوائی ہغے باندے روانہ وہ، دے وجہ باندے دائے بند کرو لیکن زہ د دوئی خبرہ سپورٹ کوم۔ زہ د حکومت مجبوری پیژنم لیکن جناب سپیکر، زہ یو خبرہ کوم چہ آیا مونہر بہ کلہ پورے، کہ د دے نہ مخکبنی حکومتونہ وویا موجودہ حکومت چہ دے جناب سپیکر، زمونہر د دے تریفک دا مسئلہ چہ کومہ دہ، دا دومرہ گھمبیر مسئلہ دہ چہ زما پہ خیال دا ہر حکومت لہ پکار وو چہ ہغہ Priority No.1 پہ طور باندے دا مسئلہ اغستے وے او Specially چہ دا زمونہر کومہ ایریا دہ، دے سورے پل او دے Surroundings کنبے د اسمبلی سرہ او جیل روڈ باندے کم از کم مونہر لہ پہ دے خائے کنبے ہنگامی بنیادونو باندے دلته کنبے داسے خہ سکیم جوہرول پکار وو، چہ فلائی اوور جوہر شوے وے او د تریفک دا نظام مونہرہ صحیح کرے وے۔ جناب سپیکر، افسوس چہ ما تہ راخی، ہغہ پہ یوہ خبرہ راخی۔ خو زہ یوہ خبرہ کوم او ہغہ خبرہ زہ دا کومہ چہ کہ تاسو کراچی تہ لار شی، نن د کراچی نقشہ بدلہ دہ، تاسو کہ د پنجاب لوئے شہرونو تہ لار شی، د ہغے نقشے بدلے شوے، د تریفک د پارہ دومرہ بہترین انتظامات اوشول، د ملک کومے حصے تہ چہ لار شی، ہلتہ کنبے پہ دے باندے لگیا دی او پہ خصوصی طور حکومت پہ ہنگامی بنیادونو باندے باندے لگیا دے کارونہ کوی۔ مختلف ادارے دی کوم چہ Investment کول غواری چہ د BOT level پہ

بنیاد باندے ہغہ راشی Investment اوکری او پہ حکومت باندے خہ خرچے را نہ شی لیکن زہ پہ دے شی باندے حیران یمہ، زمونرہ دیرہ زیاتہ توقع وہ د ایم ایم اے د حکومت نہ، وزیر اعلیٰ صاحب سابقہ ناست دے، پہ ہغے دور کبنے او نہ شوہ، زمونرہ دور کبنے ہم او نہ شوہ او د دے نہ بعدن چہ کوم حکومت دے نو ماشاء اللہ پہ دیکبنے خو عوامی نیشل پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی او دا یعنی نن یو دومرہ سنہری موقع، پہ مرکز کبنے زمونرہ حکومت لیکن نن ورخے پورے جناب سپیکر، پہ اخبار کبنے، پہ پریس کبنے، پہ کوم خائے کبنے داسے خہ قسم Movement نہ دے بنکارہ شوے چہ کوم کبنے مونرہ دا اندازہ اولگوؤ چہ پہ دے سیریس مسئلہ کبنے زمونرہ حکومت ہم سیریس دے۔ زہ دا گزارش کوم، زمونرہ طرف نہ خہ تعاون وی، ہغہ بہ مونرہ ہر وخت کوؤ لیکن د دے تعاون دا مطلب ہم نہ دے چہ حکومت بالکل اودہ شی او دا قوم او دا خلق چہ اعصابی مریضان جو پیری لگیا دی۔ د تریفک د لاسہ نن د دے پیسنور دا خلق چہ دے، د پیسنور دا چہ کوم زمونرہ ممبران د مختلف علاقو نہ راخی، کومہ یوہ سیریس مسئلہ چہ دہ جی، برائے مہربانی دیکبنے د حکومت طرف نہ مونرہ تہ خہ داسے Clearance د ملاؤ شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک شوہ جی، تھینک یو۔ مسٹر بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی معاملے میں مزید Repetition تو نہیں ہے؟ پلیز، قلندر لودھی صاحب۔  
حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میڈنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا، پولیس کے ذمہ داران نے، ڈی آئی جی صاحب، لیاقت خان نے بھی یہ Commitment کی تھی کہ ہم روڈ کو نہیں بند کریں گے اور وہاں میری یہ ریکویسٹ تھی اور آپ نے مجھے سپورٹ کیا تھا کہ ہم لوگوں کیلئے تکلیفات پیدا کرنے کیلئے نہیں آتے۔ سر، یہاں پر سیشن کرتے ہیں، باہر روڈیں بند ہو جاتی ہیں۔ پیر صاحب نے جو بات کی ہے، جنرل ایک بات کر دی ہے پورے صوبے کی، یہ آج کل سیشن دنوں کی آپ بات کر رہے ہیں جو شیر پاؤ خان نے کی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ٹریفک بند ہے ہمارے لئے، تو اس میں زیادہ ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: میں نے پشاور کی بات کی تھی۔۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: پشاور کی، چلیس پشاور کی۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: میں نے نام لیا ہے کہ یہاں پہ چوک کے اندر اور Specially اس ایریا کے اندر، یہ تو میں ایک اچھی تجویز ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہوں اور آپ اس تجویز کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔۔۔۔۔  
(تھقے اور تالیاں)

حاجی قلندر خان لودھی: یہ شاہ صاحب کی جو تجویز ہے، وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے۔ میں نے جو بات کی ہے، وہ جو سیشن شروع ہونے سے پہلے ہماری میٹنگ تھی، جو ہم نے میٹنگ کی تھی، اس میں شاہ صاحب بھی موجود تھے اور ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم لوگوں کو Facilitate کریں گے اور ان کیلئے ہم تکلیف دہ نہیں بنیں گے اور ہم اس کو آن رکھیں گے۔ جب بھی آئیں اسمبلی میں، ٹھیک ہے ہمارے لئے روڈ کو بند کریں گے، جناب سپیکر، روڈ بند ہونے سے لائنیں لگ جاتی ہیں، ہمیں بھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ ہمیں کہتے ہیں دیکھیں جی، جو عام Passengers ہیں، لوگ جو جا رہے ہیں، ٹریفک ہے ان کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ میں شاہ صاحب کی جذبات کی قدر کرتا ہوں، ٹھیک ہے، یہ خود بھی چیف منسٹر رہے ہیں اور اس کے بعد بھی انہوں نے بہت سارے اچھے، اس وقت اسکی سوچ جو ہے اور اچھی بات ہے کہ یہ اچھا ہو جائے اور ایک Over bridge بن جائے جی، بہتر ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔ پلیز، اکرم خان درانی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ یہاں پر جو مسئلہ اٹھایا گیا ہے، انتہائی سنگین ہے۔ یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے اور عوام کو آج جو تکلیف درپیش ہے، وہ ہم سب کو معلوم ہے اور یہاں پر جتنے بھی ہم بیٹھے ہیں، ان میں کوئی جماعت ایسی نہیں جس کو کبھی بھی یہ موقع نہیں ملا ہو کہ یہاں پر اس کیلئے سوچے۔ سکندر خان نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، یقیناً یہاں پر پہنچنا اور پھر عوام کو مشکلات ہیں، اس پر ہم سب متفق ہیں کہ اس میں اور بھی کام ہونا چاہیے لیکن پیر صاحب نے مختلف اوقات کا ذکر بھی کیا جو کہ پانچ سال میری بھی اور ہماری حکومت کی بھی ایک ڈیوٹی تھی، ذمہ داری بھی تھی۔ میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ اسمبلی کی دیوار گرا کر ہم نے روڈ کو Build کیا، یہاں پر احاطے کی دیوار گرا کر ہم نے روڈ کو توسیع دے دی۔ پہلی بار چیف منسٹر اور ضلع ناظم، گورنر صاحب کے پاس گئے اور ہم نے گورنر صاحب سے ریکوریسٹ کی کہ آپ کے گورنر ہاؤس کی جو دیوار ہے، اس کو ہم تھوڑا گراؤں گے اور اس میں توسیع کریں گے اور پھر ہم یہاں پر گئے کور کمانڈر صاحب کے پاس اور میں

نے پراونشل گورنمنٹ سے دی، جو مال روڈ سے شروع ہو کر توسیع اور یہاں تک پہنچی ہے اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی جو ایک فلائی اوور ہے، یہ بھی ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں بنی ہے جس کا نام ہے ملک سعد شہید فلائی اوور، لیکن افسوس کی بات ہے کہ اگر پچھلا بجٹ نہیں، اس سے اگلے بجٹ کو آپ دیکھیں تو اسی تکلیف کو دیکھتے ہوئے کہ جو لوگ اسمبلی میں آتے تھے تو میں نے یہاں پر افتتاح بھی کیا اسمبلی کے باہر، جو ہائی کورٹ کی بلڈنگ ہے وہاں پر، میں نے نام دیا، مفتی محمود فلائی اوور اور پہلے بجٹ میں موجود ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چونکہ اس پر نام، مفتی محمود کا تھا تو جب ایم ایم اے کی گورنمنٹ ختم ہوئی اور موجودہ گورنمنٹ آئی اور بجٹ کی کاپی بھی اگر آپ چاہتے ہیں تو میں کل لاؤنگا کہ یہاں پر اس کیلئے پیسے بھی تھے فلائی اوور بھی تھا اور آج کی جو تکلیف ہے، شاید ہمارے پاس آج اس کا حل ہوتا لیکن پھر اس فلائی اوور کو اے ڈی پی سے نکال کر، اور اس کا پورا Map بھی ہے، Consultancy بھی ہوئی ہے تو پچھلے بجٹ میں بھی میں نے یہاں پر، اگر میری بجٹ کی تقریر آپ نکالیں تو اس میں میں نے گلہ بھی کیا تھا کہ ہمارے صوبے کے کچھ نام ہیں، جس طرح میں نے کل بھی ایک نام، دلی خان کے نام سے ایک یونیورسٹی تھی، وہ ہمارے لئے بڑا قابل احترام نام ہے اور میں نے کل بھی یہی بات کی ہے کہ اس کا نام تو ویسے بھی وزنی ہے اور اس کا وزن ہمارے ہائر ایجوکیشن منسٹر پر بہت بھاری تھا کیونکہ وہ دوسری طرف بھی ہو سکتا تھا کہ میں کوئی بات بھی سن لوں اس نام کی وجہ سے لیکن پھر بھی ہم چاہیں گے کہ ایسے حضرات جو اس صوبے کے ہیں اور اس میں بہت بڑے نام ہیں، ہمارے اور بھی، اگر اسکے نام پر کوئی جگہ ہو تو اس کو تبدیل بھی اس وجہ سے نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان لوگوں نے ایسے کارنامے کئے ہیں۔ اگر اس کا نام آپ نہیں رکھیں گے پھر بھی یہ تاریخ کا حصہ ہے اور جب تک دنیا ہے گی، تاریخ کا حصہ رہے گا تو میں ابھی بھی گزارش کرونگا کہ بجٹ تو پاس ہوا ہے۔ اس میں فلائی اوور پیل تو اس طرح آئے ہیں جو کہ پشاور کے ہیں اور کچھ نام نہیں ہیں تو اگر، ہمارے سینئر منسٹر بشیر بلور صاحب بیٹھے ہیں، ایک تو میرے خیال میں وہی نام جو مفتی محمود کا ہم نے رکھا تھا، PC I بھی موجود ہے Consultancy بھی ہے اور میری تختی بھی وہاں پر موجود ہے جو کہ وہاں روڈ پہ آپ جائیں گے تو اس پہ کام کر کے، اور یہ کام جو ابھی پیر صاحب نے کہا کہ مشکل ہے، سکندر شیر پاؤ صاحب نے بات کی، یقیناً تکلیف ہے۔ اگر یہ فلائی اوور آپ بنائیں گے تو وہاں پر جو باجا خان چوک ہے، یہ گاڑیاں جو نیچے ابھی جارہی ہیں، ادھر سے آ کے وہاں پر اوپر جائیگی تو یہ روڈ بند نہیں ہوگا۔ تو میں بڑے ادب کے ساتھ پیر صاحب کو یہ بتانا پسند کروں گا کہ ہم نے اپنے وقت میں پشاور کی توسیع کی ہے اور خاص

کر پشاور کے اندر جو روڈ کھلا ہوا ہے، میں پشاور کے تاجروں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اور آج پشاور کے اندر اگر ایک بڑے روڈ پہ گزرتے ہیں تو وہ بھی ایم ایم اے کی گورنمنٹ کا ایک کارنامہ ہے۔  
جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب۔  
سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، اس سلسلے میں میں بھی کچھ بات کرنا چاہوں گا، اگر تھوڑا وقت دیا جائے تو مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: دے دیں گے، دے دیں گے سب کو۔ پیر صابر شاہ صاحب۔  
سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، جو ہمارے پراجیکٹس ہیں اور مولانا مفتی محمود صاحب کے نام سے، جناب ولی خان صاحب کے نام سے اور جو ہمارے اکابرین ہیں، ان کے نام سے منسوب کرائے جاتے ہیں، میں سمجھتا ہوں یہ ان اکابرین کا حق ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک چیز ہم محسوس کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ جس پارٹی کی حکومت بھی آئے اور وہ پارٹی اپنے اپنے اکابرین جو ہیں یا اپنے مرضی سے جگہوں کے نام رکھنا شروع کر دے، اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ اگر تمام سیاسی جماعتیں بیٹھ کر، اور ان کی ایک ایسی کمیٹی بنا دی جائے کہ جو مختلف پراجیکٹس ہیں، جیسے یہ تمام اکابرین کے نام آگئے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جناب سردار عبدالرب نشتر صاحب ہیں جس کا تحریک پاکستان میں کردار رہا ہے، جو ایک اتنی بڑی شخصیت تھی کہ جس پر پورا پاکستان فخر کرتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی شخصیات کا بھی، ہمیں ایسے پراجیکٹس ہماری ان شخصیات کے ناموں سے منسوب کرنے چاہیے۔ ایک باہمی مشاورت ہو اور اس کیلئے فورم بنایا جائے جس میں یہ فیصلے ممکن ہو سکے۔  
جناب قائم مقام سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب، دیرہ مہربانی۔ زہ شکر گزار یمہ د شیر پاؤ خان، صابر شاہ صاحب، د درانی صاحب او لودھی صاحب چہ خبرے ئے او کرے۔ د تولو نہ مخکبنے چہ خنگہ زونبرہ شیر پاؤ خان خبرہ او کرہ چہ دا تھیک خبرہ دہ چہ مونبرہ دلته اسمبلئ تہ راخو نو دے لہ نہ راخو چہ خلقوتہ پرابلم Create کرو او مونبرہ پہ کمیٹی کنبے ہم دا فیصلہ کرے وہ چہ مونبرہ دا روڈونہ بہ د عام تریفک د پارہ کھلاؤ ساتو او دا لوے تریفک بہ Divert کوؤ، نو زہ د ہاؤس نہ ہدایات کوم تریفک پولیس تہ چہ ہغوی د عام روڈونہ نہ بندوی او چہ کوم دا د لوے تریفک د پارہ بل روٹ صحیح کرے دے نو پہ ہغہ روٹ باندے د



لاڙ شي او په دے ورکوټے تريفک باندے د پابندی ختم کړے شی۔ (تالیاں)  
 زمونږه درانی صاحب خبرے او کړے ، زمونږه صابر شاه صاحب خبرے او کړے ،  
 بيا لودھی صاحب لږ خفه هم شو چه يره To the point خبره ، زه دا وایم چه دا  
 پخپله صابر شاه صاحب نن کوم وخت راغله دے ، تاسو ټائم او گورئ او وائی  
 چه لاره ډیره بنده وه؟ زمونږه د ټولو د پاره لاره کهلاؤ وه، دوئ ټول پخپله لیت  
 راخی او بيا Blame په مونږه باندے اولگوي چه دا د تريفک په وجه باندے لیت  
 شومه۔ (تالیاں) مونږ ته تريفک نه بندیري او دوئ ته بندیري، دا ولے  
 بندیري؟ لږ د وختي پاخی او وختي د د کور نه راروانیري نو امید دے چه۔۔۔۔

سید محمد صابر شاه: جناب سپیکر صاحب، خه وخت چه مونږه راخو نولارے بندوی او  
 خه وخت چه سرکاری خلق راخی نو ټولے لارے کهلاؤ وی۔ د دوئ مشران چه  
 کوم وخت غی نو هغه وخت لارے کهلاؤ وی، دا زور روایت دے او زه مبارکباد  
 در کوم چه دا روایت تاسو زنده ساتلے دے۔ شاباش، شاباش۔

(تالیاں)

سینیئر وزیر (بلديات): دا خبره درانی صاحب او کړه چه مونږه دا پل جوړ کړے وو او  
 دا روډ مو جوړ کړے وو، نو زه وایم چه درانی صاحب مشر دے ، زه ورته دومره  
 دغه نه کوم خودا سن 93-1992 پورے چه زه د سی اینډ ډ بلیو منسټر وومه او دا د  
 کور کمانډر صاحب، دا خبره د تاریخ حصه ده او زه په فلور آف دی هائس  
 باندے دا خبره کوم چه دوئ کور کمانډر صاحب ته لارل خو ما د هغوی دیوال  
 هغه وخت هم غورخولے وو د روډ لومے کولو د پاره چه دوئ اوس کړے دے نو  
 هغه خه داسے نوے خبره ئے نه ده کړے۔ زه بيا د فرنټیئر کور قلعه بالا حصار ته  
 لارم او د هغوی د جرنیل سره ما خبره او کړه او بيا هغه وخت چه کله زه د سی اینډ  
 ډ بلیو منسټر وومه نو بيا دا د بالا حصار روډ هم ما کهلاؤ کړے وو او دا گرین  
 بیلټ هم ما کم کړے وو۔ دا د هر حکومت حق دے چه هغه د خلقو د Facilitation  
 د پاره کار او کړی دا خه نوے خبره نه ده چه دوئ کړے ده او مونږه نه ده کړے۔  
 بل دوئ چه د مفتی صاحب کومه خبره او کړه، په دیکښے جی په اخبارونو کښے  
 راغلی دی، آن ریکارډ دا ده چه دیولس 'انډر پاس' د فیزیبیلټی د پاره 39 ملین

روپئی مونبرہ ور کرے دی چه د هغه فزیبلیتی روانه ده چه هغه مونبرہ گورو چه زمونبرہ چرتہ 'اندر پاس' پرابلیم دے؟ دلته تاسو ته دا وایم چه داد گلبهار کوم چوک دے، د دے د پارہ زمونبرہ کوشش وو چه مونبرہ 'اندر پاس' جوړ کړو خو فزیبلیتی رپورٹ دا راغلو چه د نهر په وجه باندے هلته 'اندر پاس' نه شی جوړیدے۔ په 'اندر پاس' باندے لگی شپږ شپیته کروړه روپئی او چه 'اوور هید بریج' جوړوی نو په هغه باندے چالیس کروړ روپئی لگی نو مونبرہ په دیکبے لگیا یو چه مونبرہ هغه کم نه کم پیسو والا خبره وی چه په هغه باندے عمل او کړو۔ مونبرہ کوشش کوؤ، دا زمونبرہ کار دے، دا زمونبرہ صوبه ده چه په پینور بنار کبے هم مونبرہ Facilitate کړو تریفک۔ بل دوئی خبره او کړه چه د نشتر صاحب په نوم باندے نشترهال زمونبرہ دلته شته، نشتر میڈیکل کالج شته۔ بیا دوئی وائی چه نوم، نو مفتی محمود صاحب خو زمونبرہ هم مشر وو، مونبرہ خو داسے د نومونو جهگره، اوس پرون مونبرہ قبضه واغسته د 'درانی میڈیا' د پارہ، د پریس مونبرہ نوم نه دے بدل کړے او نه مونبرہ بدلوؤ۔ داد 'اوور هید' چه تاسو خبره کوئی، هغه هم ورته دا وایم چه هغه PC I چه جوړوؤ نو په هغه باندے څه پیسے میسے مختص کړے نه وے خو په هغه کبے مونبرہ فزیبلیتی باندے هم گورو چه په هغه باندے مونبرہ ته، چه د هغه نه بل ځائے چرته په 'اندر گراؤنڈ' باندے څه ارزان راتلے شی نو هغه به کوؤ، که نه وی نو مونبره به دا پل جوړوؤ نو د مفتی محمود په نوم باندے به ئے جوړوؤ، د بل چا په نوم باندے به ئے نه جوړوؤ او په دیکبے داسے مونبره نه چرته اختلاف د چا سره لرو خو زه دا خواست کوم چه څنگه پیر صاحب خبره او کړه چه مونبره کوآپریشن کوؤ، مونبره د اپوزیشن شکرگزار یو، دوئی همیشه زمونبره سره کوآپریشن کړے دے او انشاء اللہ بیا به هم کوی او مونبره ورله دا تسلی ورکوؤ چه تاسو به ډیر تکړه وئ، مونبره کمزورے یو خو کار انشاء اللہ ستاسو نه به زیات کوؤ، انشاء اللہ دا پینځه کاله به مونبره پوره کوؤ۔ نو درانی صاحب ته دا تسلی ورکوم چه د دے نه زیات انشاء اللہ په پینور کبے مونبره به کار کړے وی۔

جناب قائم مقام سیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: دا 'درانی میڈیا کالونی' چہ دہ، زما خیال دے چہ ستاسو پہ اے۔ ڈی۔ پی۔ کنبے اوس ہم پرتہ دہ، ہغہ را او غوارئ، کہ پہ ہغے کنبے د درانی نام وی نو دوئی بہ نہ وی بدل کرے او کہ چرتہ د ہغے نام بدل شوے وی، 'پشاور میڈیا کالونی' وی، زہ بہ ئے اوس را ورم دلته، تاسو لہرہ مہربانی او کړئ چا تہ او وائی چہ د دے کال اے ڈی پی را وړہ نو پہ دے اے ڈی پی کنبے نام بدل شوے دے او ہغہ دے 'پشاور میڈیا کالونی'۔ ما دلته۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میاں صاحب! زہ تاسو تہ ڈیر پہ ادب سرہ او سپیکر صاحب، ستاسو پہ حوالہ خبرہ کومہ، دوئی بہ ما تہ جواب را کړی، زہ پہ نام باندے نہ یمہ، ما خو دلته او وئیل چہ زہ دا تجویز پیش کومہ چہ د میڈیا کالونی نہ د درانی نام لرے کړئ خو د خدائے د پارہ دا غریبانان خلق دی، یو طرف تہ د اخبار مالکان ورسرہ زیاتے کوی، تنخواہ ئے نشته دے، ڈیر کمزورے خلق دی او تاسو د دوئی د ا میڈیا کالونی چہ دہ، دا شروع کړئ۔ دا خائے تاسو مہ متنازعہ کوئی او میاں صاحب ہم دلته ما تہ جواب را کړے وو پہ ہغہ ورخ چہ مونہرہ نام نہ دے بدل کرے خو اوس دا اے ڈی پی دلته ستاسو سرہ پرتہ دہ، را وړئ، دا نام ہم دے او بشیر خان یوہ خبرہ او کړہ د مفتی محمود صاحب د نوم والا، ہغہ PC I ہم شتہ دے او پیسے ہم مختص شوے دی او پہ 'فلائی او وړ' باندے دوئی پخپلہ او وئیل چہ کمے پیسے راخی او پہ لاندے باندے زیاتے راخی نو ہغہ پیسے ہم، زہ بہ د ہغہ تیر بجت کتاب ہم را وړمہ او پی۔ ون بہ ہم مونہرہ را وړو، لوکل گورنمنٹ د دوئی سرہ دے۔ زما اوس ہم دا گزارش دے چہ دا گیارہ فلائی او وړز دی، مونہرہ وئیل چہ پہ پینور کنبے د بائیس جوړ شی، مونہرہ د دے تائید کوؤ، دا زمونہرہ دارالخلافہ دہ او پکار دہ چہ دے تہ زیاتہ توجہ ورکړے شی د ټول صوبہ سرحد نہ، دا زمونہرہ دارالخلافہ دہ خو پہ دے گیارہ کنبے دا یو ڈیر ضروری دے جی، لکہ نن تاسو پخپلہ ضرورت محسوسوئی او دا ضرورت مونہرہ ہم محسوس کړے وو چہ دلته کنبے ہائیکورٹ دے، دلته سپریم کورٹ دے، دلته اسمبلی دہ نو دا ڈیر اہم خائے دے او دلته روزانہ تکلیف وی او مین روڈ دے چہ کہ پہ دے باندے پاس یو بل فلائی او وړ لاړ شی نو انشاء اللہ دا مسئلہ بہ

حل شی او بشیر خان چہ کومہ او وئیل چہ مونبرہ دا فلائی اوور جو روؤ نو د مفتی محمود صاحب پہ نام باندے بہ وی، زہ د دہ شکر یہ ادا کومہ د دے خبرے چہ دہ پہ ہاؤس کنبے دا خبرہ دلته او کرہ او اقرار ئے او کرو د مفتی محمود صاحب پہ نام باندے، نو انشاء اللہ ما تہ د دہ خبرہ پیرہ درنہ دہ او زہ د دہ شکر یہ ادا کوم۔

انجینئر جاوید خان ترکی: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): چہ میاں صاحب خبرہ او کری۔۔۔۔۔

سیر محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: پہ دے باندے د ایم ایم اے پہ دور کنبے چہ دا کومہ فیصلہ شوے وہ، زہ وایمہ جی چہ دا یوہ پیرہ محتسن فیصلہ وہ۔ زمونبرہ د ہر وخت د سختے، د گرمے او د نرمے ملگری او زمونبرہ دے پورہ Proceeding تہ زندگی ور کولو والا زمونبرہ د پریس دا ورونبرہ دی او کہ حکومتونہ زمونبرہ راشی، ہر قسم Facilities مونبرہ تہ ملاؤشی او کہ دویئ مونبرہ محرومہ او ساتونو دا مناسب خبرہ نہ دہ۔ یو شے ما تہ چہ او وہ مرلے زما پہ خیال کہ پینٹھ مرلے ستاسو پہ وخت کنبے منظور شوے وے، بیا ما تہ دا پتہ اولگیدہ چہ پہ موجودہ حکومت کنبے درے مرلے ورسرہ اضافہ شوے او لس مرلے چہ کومے دی، ہغہ پہ دے کنبے دا اضافہ او شوہ، دے تہ ہم مونبرہ خراج تحسین ور کوؤ لیکن پہ دے باندے د افسوس اظہار ضرور دے چہ ہغہ کوم عوامل دی چہ د کومے پہ وجہ باندے د پریس ورونبرو لہ حکومتی سطح باندے یوہ فیصلہ شوے دہ، زمکہ مختص شوے دہ، تولے خبرے شوے دی لیکن ترننہ پورے دا شے Mature کبری نہ لگیا دے او ہغہ فیض زمونبرہ د پریس ورونبرو تہ نہ ملاویری۔ زما دا گزارش دے جناب، چہ خدائے د پارہ نومونہ پریردی، دا تاسو شہ د نومونو پہ چکر کنبے

راغلی؟ دا پوره صوبہ د نومونو پہ یو تلاطم کنبے تاسو گرفتارہ کرہ۔ د خدائے د پارہ د نومونو سیاست ختم کرئی او عملی اقدامات او کرئی۔ د صوبے لویے لویے مسائل دی، ہغہ مسائل حل کرئی، مشکلات حل کرئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار صاحب، بشیر بلور صاحب، تمام ممبران صاحبان سے درخواست ہے کہ ٹائم کا خیال رکھیں۔ تمام فاضل ممبران سے ریکویسٹ ہے کہ ٹائم کا خیال رکھیں، بزنس آج بہت زیادہ ہے، اسکو مجھے ختم کرنا ہے۔ آپ ٹائم کا زیادہ خیال رکھیں اور خاص، Relevant issue پر بات کریں۔ بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، د میڈیا کالونی خبرہ اوشوہ، پیر صاحب ہم ڊیرے نمبرے جوڑے کرے او زمونہ میان صاحب بہ د دے پہ بارہ کنبے جواب او کرئی، زہ صرف د دوئی، دا کومہ خبرہ چہ دوئی او کرہ چہ دا فلائی اوور د مفتی صاحب پہ نوم، ما تاسو تہ عرض او کرو پہ فلور آف دی ہاؤس چہ پہ ہغے باندے مونہ فزیبیلٹی گورو نو کہ ہغہ Feasible وی نو خامخا بہ جوڑو۔ چہ کلہ جوڑو نو د ہغہ نوم بہ مفتی محمود بربج وی خودا دہ چہ مونہ کلہ فیصلہ او کرہ خولا فی الحال ما تاسو تہ او وئیل چہ د ہغے فزیبیلٹی راشی نو د ہغے نہ پس بہ خبرہ کوؤ۔ د میڈیا کالونی پہ بارہ کنبے بہ میاں صاحب تفصیلاً تاسو تہ او وائی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار صاحب، بہت مختصر، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: زہ ستاسو مشکوریم۔ د ترانسپورٹ ہم د خوش قسمتی نہ زہ وزیریمہ او د دے میڈیا پہ حوالہ باندے ہم، نو کہ لہر ڊیر زہ وخت واخلم نو دا بہ زما حق وی۔ د تولو نہ اول خو جی زہ د ترانسپورٹ پہ حوالہ چہ دا دوئی د تریفک کومہ خبرہ او کرہ، یقیناً چہ مشکل شتہ، کہ مونہ تہ مشکل نہ وی نو عوامو تہ ڊیر زیات مشکل دے۔ چہ کلہ مونہ تہ لار کھلاؤ شی نو خلقو تہ لار بند شی۔ داسے ہم نہ دہ چہ شپہ پہ شپہ سر کونہ جوڑیدے شی خود مسئلے حل موجود وی۔ د دے حل شتہ دے۔ چہ زمونہ پہ کوم وخت کنبے د راتلو تائم وی، چہ یو تائم مقرر شی چہ پہ نیمہ گھنٹہ کنبے بہ پول ممبران راحی نو پہ ہغہ وخت کنبے بہ مونہ اعلان کوؤ چہ عام تریفک د Convert کرے شی د نیمے گھنٹے د پارہ۔ کہ د نیمے

گھنٹے نہ پس شوک راخی نو مہربانی د اوکری پہ دے دوران کنبے د بیا اجلاس تہ نہ راخی۔ یو مخصوص ٹائم پکار دے د اجلاس راتلو د پارہ چہ تول گاڈی پرے راخی۔ بل زما تجویز دا دے چہ دا سیشن کہ د مازیگر شی۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: چہ د شبقدر نہ یوسرے راخی نو۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نو خوبنہ د نہ دہ چہ اسمبلی ہلتہ جو رہ کرو چہ بس لنہ ورلہ راخے؟ د تولو سفر وی، وخت مقرر وی، د وخت خبرہ کومہ۔ کہ ستا د پارہ درے گھنٹے کرو نو تولو ورغ شوہ کنہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر اطلاعات: یو سیکنڈ جی، زہ بہ د سپیکر صاحب سرہ خبرے کوم۔ زہ دا خبرہ پہ دے بنیاد کوم۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Go ahead, please.

وزیر اطلاعات: چہ د مسئلے یا حل پکار دے، سر کونہ خوبہ دے وخت کنب جو رول، ہغے لہ گنجائش پیدا کول، دا خانلہ مسئلہ دہ، فوری د مسئلے حل دا دے چہ پہ کوم وخت مونبرہ دا لارے استعمالو، د اجلاس د پارہ خلق راخی نو یو مخصوص وخت د مقرر وی او د ہغے نہ پس د بیا تریفک کھلاویزی چہ زمونبرہ ہم راتل وی او خلقو تہ ہم د تلو آزادی وی۔ بل تجویز مے جی دا دے چہ دا د مازیگر شی۔ مازیگر داسے شی چہ دلته بہ زمونبرہ سپیکر تریان صاحبان ہم پہ خپلو دفتر و کنبے ناست وی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر اطلاعات: یو سیکنڈ جی، زہ خپل تجاویز ورکوم، تاسو بہ پرے خپلے خبرے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: زہ جی، د افسوس خبرہ دا دہ چہ د مسئلے حل تہ د ہم شوک نہ پریردی، نو بس د دے خبرہ دا دہ چہ ورا نہ مشورہ بنہ دہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی! آپ میرے ساتھ بات کریں۔ پلیز، چیئر کو آپ مخاطب ہوں۔ آپ ڈائریکٹ بات نہیں کر سکتے According to law، آپ قانون کے خلاف کر رہے ہیں، پلیز۔

وزیر اطلاعات: گورہ سحر لہ بہ زما خبرے ہم راشی او ستاسو بہ ہم راشی، پتہ بہ اولگی چہ خبرہ خہ وہ؟ د' اوورہیڈ بریج' خبرہ، دلته یقیناً چہ زمونبرہ خواہش وو خود سیکورٹی پہ بنیاد باندے یوہ مسئلہ شتہ۔ د اسمبلی پہ سرک باندے مسئلہ دہ، ہغہ محفوظ کول ڊیر گران دی۔ حقیقت کہ څوک تسلیموی او کہ نہ تسلیموی خو چہ 'اوورہیڈ بریج' دلته کنبے برابر کوی او دلته چہ 'فلانی اوور' جو روی نو بیا اسمبلی محفوظ کول ڊیر گران کار دے۔ دا یو حقیقت دے پہ دے وخت کنبے خودا یو ایمان تیروؤ چہ مفتی محمود صاحب د دوئی چہ مشروو، د دوئی بہ کم وو، زمونبرہ زیات دے او دا پہ ایماندرائی سرہ وایو۔ دا خو یو سرک دے، کہ زمونبرہ لاس تہ بل خہ شے راغلو، کہ دا جو پیری او کہ نہ، خود مفتی صاحب نوم بہ وی او مونبرہ پرے د خپل طرف نہ ایردو او یواھے د مفتی صاحب نہ، د نورو مشرانو نومونہ بہ ہم مونبرہ پہ دے خائے کنبے ایردو۔ د میدیا پہ حوالہ باندے خبرہ، زہ اکرم درانی صاحب تہ دا خواست کوم چہ یقیناً پہ کاغذ کنبے بہ ہر خہ وی خود اسمبلی پہ فلور چہ مونبرہ کومہ خبرہ کوؤ، دا د حکومت د طرف نہ چہ زہ کومہ خبرہ کوم، د دغہ میدیا نوم ہم درانی میدیا نوم دے۔ چہ پہ کاغذ کنبے ہر خہ وی، پہ ریکاڈ باندے کہ دا راغلی وی نو دا بہ درست کری، دا بہ درست کول غواری۔ دلته وزیر اعلیٰ صاحب ہم خبرہ کرے وہ، مونبرہ ہم خبرہ کرے وہ او پرون سپیکر صاحب، د دے دومرہ مشکلاتو باوجود چہ د دوئی سرہ ڊیر د میدیا د ملگرو غم دے، زہ ڊیر خوشحالہ شوم، د ڊیر مشکل نہ پس پرون چونکہ پہ ہغے کنبے عدالت یوہ Stay وہ او پہ ہغہ دوران کنبے Stay vacate شوہ، حکومت خپلہ زمہ داری پورہ کرہ او ہغلته ئے قبضہ واغستہ او پہ ہغے باندے مونبرہ کار روان کرو او کہ خدائے کرے خیر وی، انشاء اللہ تعالیٰ زرت زرہ زمونبرہ د میدیا ورونبرہ بہ ہغہ خائے تہ لار شی۔ ڊیرہ مہربانی، شکر بہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: پولیس آفیسر زبماں پر تشریف فرما ہیں، یہ بات درست ہے کہ ہم نے میٹنگ میں یہ طے کیا تھا کہ روڈ آپ بلاک نہیں کریں گے، بند نہیں کریں گے البتہ ہیوی ٹریفک کو آپ تبدیل کریں گے تو آپ اسی فیصلے پر عمل کریں اور جہاں پر ٹریفک کا Blockade ہے تو ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ باقی ممبران صاحبان سے بھی ریکویسٹ ہے کہ جس طرح بچوں کو ہم ایک گھنٹہ پہلے سکول پہنچاتے ہیں تو

آپ بھی ایک گھنٹہ پہلے گھر سے روانگی کی تیاری کریں۔ یہ تو نہیں کہ میں دس بجے اور ساڑھے نو بجے گھر سے نکلتا ہوں، کم از کم ہمیں یہ احساس ہونا چاہیے کہ ہم ٹھیک ٹائم پر پہنچیں اور جس آدمی میں احساس ہو کہ مجھے ٹھیک ٹائم پر پہنچنا ہے تو وہ ضرور کوشش کریگا اور جب وہ کوشش کریگا تو ٹائم پر ہی پہنچے گا۔

### اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: Now we are coming to next item، معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب خلیفہ عبدالقیوم صاحب، ایم پی اے، پورے اجلاس کیلئے؛ جناب انور سیف اللہ خان، ایم پی اے، یکم اکتوبر 2009 تا 10 اکتوبر 2009؛ محمود عالم صاحب، ایم پی اے، 30 ستمبر 2009 و یکم اکتوبر 2009: جناب شیراعظم وزیر صاحب، وزیر محنت، آج یعنی یکم اکتوبر 2009 کیلئے، Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker. Leave is granted.

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: ذرا آواز تو آیا کرے کہ کیا کرتے ہیں؟ تب ہی تو ٹائم ہے بریک کیلئے۔ (اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد ایوان میں داخل ہو گئے)

(تالیاں)

مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: Now coming to item No. 5, 'Question of Privilege'. Muhammad Ali Khan, honourable, MPA, to please move his privilege motion No. 64. Mr. Muhammad Ali Khan, please.

جناب حاوید خان ترکی: جناب سپیکر-----

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں، فلوران کو میں نے دے دیا، آپ دیکھ رہے ہیں نا۔ We should follow the rules and laws, please.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، زہد گیس د مسئلے پہ حق کبے د سوئی گیس آفس چار سدے تہ تلے وومہ، هلته چه لارم نو هغه انچارج آفس چه کوم وو، شوک



فیاض نوم ئے وو، ہغہ پہ چھٹی وو او ما تہ ئے او وئیل چہ تہ راشہ او پہ آفس کبنے کبنینہ، یو بل ذمہ وار سرے بہ درلہ راولو، ہغہ بہ ستا سو سرہ ملاؤ شی او خبرے بہ او کپی۔ زہ جی تقریباً د پنخویشٹ منتہ پورے ناست وومہ، یو خل ئے او وئیل چہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی صاحب! آپ اپنا یہ جو تحریک ہے، اس کو ذرا پڑھ لیں۔

جناب محمد علی خان: دا وایمہ جی، دا وایمہ کنہ جی، تاسو بہ ئے او گورئ۔ میں تقریباً پچیس منٹ بیٹھا رہا، کوئی نہ آیا۔ پتہ چلا کہ دوسرا ذمہ دار شخص جو شبیر خان بتایا جاتا ہے اور سب انجینئر ہے، اس نے مجھ سے ملنے سے انکار کیا۔ میں باہر آیا تو برآمدے میں دوسرے افراد کے ساتھ ٹہل رہا تھا۔ میں نے نہ ملنے کی وجہ پوچھی تو سب انجینئر نے بتایا کہ مجھے سوئی گیس کے جی ایم نے سختی سے منع کیا ہے کہ کسی ایم پی اے سے نہ ملیں اور ان کے رویے سے پتہ چلتا ہے کہ اس اسمبلی کے ایم پی ایز صاحبان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جی ایم اور سب انجینئر کے اس رویے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، میرا مطالبہ ہے کہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

سپیکر صاحب، دا د دوئی زمونہ د ایم پی اے گانو سرہ رویہ دہ۔ داسے خو پہ ہرہ یوہ محکمہ کبنے دا حال دے جی، دا نہ وایمہ چہ پہ نورو کبنے نشتہ دے، د ایم پی اے گانو خہ حیثیت نشتہ دے او نہ ئے خہ تپوس شتہ خودا مرکزی محکمے لکہ سوئی گیس او بجلی والا، دغہ ہغہ سفید ہاتھی چہ ورتہ وائی، ہغہ ترے جوڑ شوی دی او د ایم پی اے گانو سرہ ملاویری نہ۔ زما ورسرہ خہ ذاتی مسئلہ نہ وہ خود حلقے د سوئی گیس خبرہ وہ چہ ہغہ جاب نمبر کم از کم شپہر میاشتے پینخہ میاشتے مخکبنے ایشو شوے دے او ہغوی تر اوسہ پورے کار نہ دے شروع کرے، نوپہ ہغہ بابت کبنے زہ ورغلی وومہ او ہغوی زما سرہ د ملاویدو نہ انکار او کرو۔ نوپہ دے باندے زہ د خپل استحقاق جواب غوارم او ہاؤس تہ خواست کومہ چہ دا استحقاق کمیٹی تہ حوالہ شی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please. Arshad Abdullah.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب، د محمد علی خان د مسئلے نہ، د دے واقعے نہ زہ خبر شوے یمہ، د دوئی عزت زمونہ عزت دے جی او بالکل

جی مونبرہ دا سپورٹ کوؤ چہ کمیٹی تہ لار شی۔ د جی ایم صاحب خلاف وی او کہ نور افسران وی، دغہ ہول راغوہنتل پکار دی او د دے بہ پورہ تپوس کوؤ۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the motion be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned committee.

تحریریک التواء

Mr. Acting Speaker: Now item No. 6, 'Adjournment motions'. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 68. Mr. Abdul Akbar Khan, please

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ محکمہ ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے ایک خط کے ذریعے تمام ای ڈی اوز محکمہ تعلیم کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ دس کتابوں پر مشتمل اردو انسائیکلو پیڈیا ٹی۔ او۔ پی۔ پی۔ ٹی۔ سی فنڈ سے خریدیں جس سے طلباء کو کوئی خاص فائدہ نہ ملنے کے اندیشے کے ساتھ ساتھ اس فنڈ کو غلط طریقہ کار کے تحت استعمال کیا جا رہا ہے اور اسے کسی خاص افراد کو نوازنے کا تاثر ملتا ہے، لہذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر، اس ایڈجرنمنٹ موشن کے لانے کا میرا مقصد یہ تھا کہ سکولوں میں فنڈز ہوتے ہیں، جو Parent teachers کا یہاں فنڈ ہوتا ہے، گورنمنٹ فنڈز Provide کرتی ہے چھوٹے چھوٹے کاموں کیلئے، اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس فنڈ کے استعمال کیلئے ہر ایک مڈل سکول کو یہ خط لکھا گیا ہے کہ آپ انسائیکلو پیڈیا کا جو پورا سیٹ ہے، تقریباً میرے خیال میں دس کتابوں پر مشتمل ہے، وہ پورا سیٹ سکول کیلئے خریدیں۔ اگر طلباء کیلئے خریدا جاتا، اگر طلباء کے فائدے کیلئے خریدا جاتا تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں تھا، کوئی اور چیز طلباء کے فائدے کیلئے خریدی جائے تو ہم Welcome کریں گے بلکہ سپورٹ کریں گے اس کو لیکن اگر ایک فنڈ جو ان کی بہتری کیلئے استعمال ہونا چاہیے، اس پر اگر آپ انسائیکلو پیڈیا خریدیں تو میرے خیال میں انسائیکلو پیڈیا سے تو مجھے تو نظر نہیں آتا کہ اس سے کوئی بچہ مستفید ہو سکیں گے۔ اسلئے میری درخواست ہوگی حکومت سے کہ اب اگر اس کا خواہ مخواہ خریدنا ضروری ہے تو یا تو ٹیچر پر لازم کر دیں کہ ٹیچر

اپنی طرف سے خریدیں یا کسی اور فنڈ سے اسکو خریدیں لیکن بچوں کیلئے اور سکول کی بہتری کیلئے جو فنڈ ہے، اس سے یہ نہ خریدا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

جناب سردار حسین خان (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب۔ دا کومے نکتے طرف تہ چہ آنریبل ممبر صاحب توجہ زمونہ را اوگر خولہ سپیکر صاحب، دا چونکہ تاسو تہ معلومہ دہ چہ زمونہ دا پی پی اے فنڈ چہ اوس ورتہ زمونہ پی پی سی وایو، دا دے مقصد د پارہ چہ زمونہ کوشش دا دے چہ یو طرف تہ سکولونہ Equipped کرو، بل طرف تہ چہ زمونہ پہ Schooling باندے Stress اوکرو او ہغہ پہ دے لہر کنبے زمونہ چہ خومرہ لائبریریز دی، زمونہ چہ خومرہ کمپیوٹر لیبز دی، زمونہ چہ خومرہ سائنس لیبز دی، دی پی پی اے فنڈ تراوسہ پورے، حقیقت دا دے چہ پہ دے فورم کنبے دیرے نکتے مخکنبے دا سہ راپورتہ شوے وے چہ دی پی پی سی فنڈ بے خایہ استعمالیری، ہغوی تہ تراوسہ پورے دا اجازت ہم نہ وو، دا اجازت اوس سکولونہ تہ ملاؤ شوے دے خکہ چہ ہیڈ ماسٹرانو صاحبانوبہ ہم دا گلے کولے چہ زمونہ سرہ اختیار نشتہ دے، دا صرف دے غرض د پارہ شوے دے چہ زمونہ پہ Schooling باندے Stress دے چہ زمونہ Schooling بنہ شی۔ استاذانو تہ چہ زمونہ کوم تہریننگ ورکوؤ چہ د ہغوی Vocabulary سیوا کیری او مطلب دا دے چہ کوم Equipments دی نومونہ ہغوی تہ دا اختیار ورکھے دے چہ Minor, minor چہ کوم خیزونہ دی، دا د ہغوی دا اختیار یوہ حصہ دہ چہ زمونہ ورتہ ورکھے دے چہ ہغوی تہ دا اختیار دے، ہغوی تہ د سکولز د بنہ Equipments د پارہ زمونہ دا اختیار ورکھے دے چہ دا ہغوی کولے شی او دی پی پی سی او دی پی پی اے د فنڈ د لاندے ہغوی تہ دا اختیار دے چہ کہ ہغوی خان تہ دکشنری اخلی، ہغوی خان تہ گلوب اخلی، کہ ہغوی خان لہ د سائنس لیبز کنبے Equipment اخلی او کہ لائبریریز کنبے خان لہ Books اخلی نو دا د ہغے فیصلے یوہ حصہ دہ، لہذا دا زمونہ پہ دے غرض باندے کرے دہ۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سکول ته Equipment یا د سکول د بنه والی د پارہ چہ هغوی خنگہ او وئیل بے شکہ هغه د کوی، اوس مونرہ دا وایو چہ استاذ خپله Vocabulary سیوا کوی نو د هغے د پارہ د کشنری پکار ده، د هغے د پارہ بل خہ شے پکار دے، دا د هغه ذمه داری ده چہ هغه اخلی۔ بیا هغه مجبورول چہ ته به خامخا دا اخلے، دا ما چہ اشارہ کرے ده نو هغه ته خط لپرلے شوی دے چہ ته به خامخا دا اخلے۔ یا خو کہ فرض کرہ چہ استاذ وائی چہ یرہ ما ته ضرورت دے یا خان له اخلی، هغه تهیک شوہ، د هغه به ډیمانډ وی، هغه ته به ضرورت وی، د سکول د بنه چلولو د پارہ به هغه ته پکار وی نو دا فنډ به په هغه خائے استعمال شی، دغه نه۔ مونرہ دا وایو چہ پراونشل گورنمنٹ هغه استاذ ولے مجبورہ کوی چہ ته به خامخا دا شے اخلے او په دے باندے چہ هر خومره خرچ راخی، دا به تالہ گورنمنٹ کوی خو ته به دا اخلے او کہ ته ئے استعمالویے او کہ ته ئے نه استعمالویے۔ بے شکہ چہ یو استاذ ته دا Requirement دی، هغه حکومت ته پخپله دا ډیمانډ کوی چہ ما له پکار دی چہ زه دا خپله Vocabulary بنه کرمه، زه خپل Knowledge بنه کرمه، ما ته د فلانکی کتاب ضرورت دے، بے شکہ هغه د کوی خو چہ هغه درته او وئیل چہ ته به دا خامخا اخلے، زمونرہ په دے باندے اعتراض دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: زه جی د عبد الاکبر خان صاحب دے خبرے سره اتفاق کوم، سپورٹ کومه۔ زه به ریکویسٹ خپل منسٹر صاحب ته دا کومه جی، زه خپل مثال د خپلے حلقے د کومه جی چہ زما په حلقه کبے ډیر ځایونو کبے د سائنس ټیچران نشته دے، استاذان نشته دے، پی تی سی د وجے نه، نور پرا بلمز جی دا دی، ډیر ځایونو کبے جی مونرہ هغه فنډ استعمالوؤ لگیا یو چہ سائنس ټیچر مونرہ د کلی نه اغستے دے، هغه له پیسے ورکړے کیری، چہ کله دا Mandatory شی چہ دا فنډ به په یو خائے باندے لگی نو زما خو ورومبے ضرورت د استاذ دے، ورومبے ضرورت زما چہ کوم دے، هغه Priority پکار ده، د پی تی ای فنډ شو، دا نور فنډونه چہ مونرہ واک ورکړی دی د سکول په سطح باندے، هغه ځکه مو ورکړی دی چہ Priority د هغوی خپله او گوری۔ د

جینکو سکول بہ وی، ہلتہ بہ غسلخانہ نہ وی، ماشومان بہ چرتہ عی؟ نو دا ریکویسٹ کومہ چہ کہ دا خبرہ دوئی یو تجویز ورکوی، بالکل د ورکوی چہ پہ دے باندے دیکہنے دا ہم کہ د چا ضرورت وی خو Mandatory کوی د پرے نہ۔ دا ضروری دہ چہ ہغہ د خپل Priority اوکری او پہ ہغے کہنے چہ د سکول خہ Priority وی، پہ ہغے باندے د ہغوی فنڈ استعمال کری۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، کومہ مسئلہ چہ د دے ہاؤس مخے تہ راغلی دہ، زہ عبد الاکبر صاحب چہ د کوم تشویش ہغوی اظہار کرے دے، د دے حمایت کوم او حمایت دے د پارہ کومہ چہ یقیناً دا چہ کوم کتابونو ورکولے شوے دی، ما تہ دا یقین دے چہ دا کتابونہ بہ راشی او دا بہ د لائبریری پہ یو کونہ کہنے پراتہ وی او بیا دا ہم ما تہ یقین دے چہ دا بندل بہ خوک نہ کھلاوی او دے نہ مخکہنے کتابونہ راغلی دی لیکن د ہغے استعمال Properly نہ دے شوے۔ زہ چہ کوم اصل خبرہ کومہ جی، ہغہ زما دا دہ چہ دا چہ کوم فنڈ دے سکولونو تہ ملاویری جناب سپیکر، د دے فنڈ زما پہ خیال باندے نوے فیصد استعمال چہ کوم دے، ہغہ بالکل ناجائز د دے استعمال کیری۔ زہ کم از کم دے خپل د ہری پور د ضلعے خبرہ کوم، د نورو بارہ کہنے زہ دا نہ وایمہ، یقیناً نورو کہنے بہ ډیر Properly د دے استعمال کیری لیکن پہ ہری پور کہنے پچاس سکولونو کہنے جناب، ہلتہ چرتہ وائٹ واش نہ کیری، چرتہ ہیخ ہم نہ کیری لیکن دا پیسے د دسترکت چہ کوم د سکولونو افسران دی، ہغوی خپلو کہنے تقسیموی باقاعدہ یو نظام د لاندے، د خرد برد ہغہ یو ذریعہ دہ، یو وسیلہ دہ۔ نو زہ دا خبرہ کوم چہ یو خوتا سوتہ پہ دغہ حوالے سرہ چہ ہغہ ما د دے حمایت کرے دے لیکن بلے غارے تہ چہ زہ گورم چہ دا پیسہ خرد برد کیری نو ہغہ وائی چہ Something is better than nothing کہ دا پیسہ پہ اللو تلو باندے خرچیبری نو زما پہ خیال کہ پہ دغہ ستاف د پارہ دا کتابونہ راشی نو دا بیا پہ ہغے حساب سرہ زہ خو وایم چہ پکار دہ چہ دا کتابونہ راشی لیکن اصل مسئلہ دا نہ دہ، اصل مسئلہ دا دہ، منسٹر صاحب ناست دے، تحریک التواء، کال اٹنشن نوٹس، زہ خو Specially پہ دے سیکشن کہنے د ایجوکیشن ډیپارٹمنٹ حوالے سرہ چہ

خومرہ ظلم او خومرہ زیادتی شروع دہ، بالکل دا ادارہ چہ دہ پہ ہری پور کنبے، زہ د نورے صوبے خبرہ نہ کوم، یقیناً نوجوان زمونرہ منسٹر دے لیکن دوئی توجہ نہ دہ ورکھے زمونرہ ضلعے تہ، کہ دوئی راغلی وے، مونرہ نے کنبینولے وے، مونرہ بہ دوئی تہ بنودلی وے چہ راشی او گورئی چہ ستاسو دا محکمہ چہ کومہ دہ، دا زمونرہ د قوم دے بچو سرہ دوئی خہ کوی لگیا دی؟ پہ کوم انداز سرہ کرپشن شروع دے، خنگہ نوکری خرخیری، خنگہ خلقو سرہ زیادتی کیری؟ زہ دا وایمہ جی چہ برائے مہربانی دا چہ کوم فنڈ دے، دا د فوری طور باندے بند کرے شی۔ خومرہ فنڈ چہ لگیدلے دے، انکوائری داوشی او کوم خلق چہ پہ دیکنبے Involve دی، دھغوی خلاف د کارروائی اوشی۔ ڊیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: عنایت اللہ خان جدون صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو مسئلہ عبدالاکبر خان نے اٹھایا

ہے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کو میں نے فلور دیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جو مسئلہ عبدالاکبر خان نے اٹھایا ہے جناب سپیکر، اس کا میرے ذہن میں ایک چھوٹا سا حل ہے۔ اگر وہ تجویز سب کو قبول ہو تو اس پہ ہم عمل کر سکتے ہیں۔ جس انسائیکلو پیڈیا کا انہوں نے کہا ہے، انسائیکلو پیڈیا جو دس بارہ کتابوں پر مشتمل ہے، یہ کافی قیمتی ہوتا ہے، اس کی قیمت کافی ہوتی ہے، میرا اس سلسلے میں یہ مشورہ ہے کہ اگر اس کی جگہ ہر سکول میں آپ ایک مناسب سا، بہت High-tech نہیں، ایک مناسب سا کمپیوٹر دے دیں اور اس میں انسائیکلو پیڈیا کی سی ڈی بھی ڈال دیں جس کی قیمت زیادہ سے زیادہ سو روپے ہو اور اس کمپیوٹر کو آپ انسائیکلو پیڈیا کیلئے بھی استعمال کر سکتے ہیں اور باقی چیزوں کیلئے بھی اسی سکول کے اندر استعمال کیا جا سکتا ہے اور بہت سارے پیسے بھی آپ کے بچ جائیں گے اور میرے خیال میں یہ ایٹو بھی Solve ہو جائے گا اور اس کمپیوٹر کے اندر بعد میں آپ اور چیزیں بھی Add کر سکتے ہیں، جتنی چیزیں آپ اس میں ڈالنا چاہیں اور جناب سپیکر، اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی ایک ایڈیشن اور کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کتابیں ہمیں دی جاتی ہیں اسمبلی کی کارروائی کی، بہت سی کتابیں ہیں، تقریباً تمام ممبران کے پاس ہیں، شاید ہی کوئی ممبر ان کو پڑھتا ہو گا، ان کے اوپر

لاکھوں، کروڑوں روپے خرچہ آتا ہے، اس کی جگہ یہی چیز آپ اپنی ویب سائٹ جو ہماری اسمبلی کی Already موجود ہے، اس پہ کر دیں جس نے پڑھنی ہوئی، وہاں سے آن کر کے پڑھ لے گا اور نہ پڑھنی ہوئی تو نہیں پڑھے گا۔ میرے خیال میں بڑا آسان سا کام ہے اور کروڑوں روپیہ بچ جائے گا۔ بہت شکریہ۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زہ دا خواست کوم چہ کوم ایڈجرنمنٹ موشن دوئی پیش کرے دے، پہ دے باندے دے سکشن شروع دے، پکار دا دی چہ داد دے سکشن د پارہ ایڈمٹ کرے شی او بیا ہغے نہ پس دے باندے دے سکشن اوشی۔ دا خودوئی ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرو، ہغوی جواب ور کرو، خبرہ ختمہ شوہ او کہ دوئی پہ دے دے سکشن کول غواری نو بیا د د ہاؤس نہ تپوس او کری چہ پہ دے باندے دے سکشن اوشی۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر صاحب! کیا کریں، آپ اس کو واپس لینا چاہتے ہیں؟ آپ اس کے جواب سے مطمئن ہیں کہ نہیں Further proceeding کر لیں ایڈمیشن کیلئے؟ آپ کا کیا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا اس ایڈجرنمنٹ موشن کو موڈ کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ میں منسٹر صاحب یا ان کا جوڈی پیارٹمنٹ ہے، اس پر تنقید کروں۔ میں نے ایک تجویز دینی تھی کہ اگر بجائے اس کے کہ آپ پابند کرتے ہیں ہر ایک سکول کو کہ آپ یہ انسائیکلو پیڈیا خریدیں گے اور ضرور خریدیں گے، اس کی بجائے اگر اس سکول کو اپنی ضرورت ہے یا آپ Relaxation دے سکتے ہیں کہ اگر کوئی یہ خریدنا چاہے تو خرید سکے، میری تو تجویز تھی۔ اب آپ Bound کیوں کرتے ہیں کہ ہر ایک سکول اگر اس کو چاہے یا نہ چاہے لیکن اس نے یہ خریدنا ہے؟ اس سے بو کوئی اور آرہی ہے جناب سپیکر، میری تجویز تھی، میرے خیال میں منسٹر صاحب بھی اس سے اتفاق کریں گے، بیشک یہ ان کو Permit کریں، یہ اس فنڈ سے خریدیں لیکن مطلب ہے کہ ان کو Bound نہ کریں کہ آپ خواہ مخواہ خریدیں۔ ٹھیک ہے ان کو اجازت دے دیں، کوئی سکول خریدنا چاہتا ہے تو آزاد کر دیں کہ کوئی خریدنا چاہے تو بالکل بیشک خریدے۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد منسٹر صاحب جواب دے

دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ آپ کا بھی اور منسٹر صاحب کا بھی کہ وہ تشریف رکھ رہے ہیں حالانکہ منسٹروں کا بٹھانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہ جو موضوع ہمارے سامنے ہے جی، اس میں میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے محکمہ تعلیم میں بہت ساری آسامیاں خالی ہیں۔۔۔۔۔ جناب قائم مقام سپیکر: یہ ایک بات آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو محدود رکھیں اسی ایڈجرنمنٹ موشن تک،۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جو فنڈ ہے ناجی۔۔۔۔۔  
جناب قائم مقام سپیکر: مزید اگر آپ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہی کہہ رہا ہوں جی، یہ جو فنڈ ہمارے پاس ہر سکول میں موجود ہے، اس سے بجائے یہ کہ ہم انسائیکلو پیڈیا خریدیں، ہمارے ہاں اب بھی بہت سارے سکول ایسے ہیں، ہمارے وزیر صاحب کو معلوم ہو گا کہ وہاں استاد نہیں ہے۔ اگر وہاں کوئی ایسی قانون سازی ہو یا اجازت ہو کہ وہ دیہاڑی پر استاد لے لیں اور وہاں پر بچوں کا وقت بچ جائے اور جو انہوں نے آرڈر کیا ہے کہ وہ کتاب ضرور خریدیں تو اس میں Shall، 'be اور 'May be' کا فرق بنادیں تو میرے خیال میں یہ مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے اور اتنا مشکل بھی نہیں ہے اور وہ جو دور دراز علاقوں میں استاد نہیں ملتا تو اس سے ہمیں وہاں پر پرائیویٹ استاد بھی مل جائے گا اور ان بیسوں کا بہتر استعمال بھی ہو جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وزیر صاحب اس سے Agree کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بابک صاحب، یہ خبرہ کومہ۔ دا، TOD، TOP، اور PTC رولز ما ہم کتلی دی او تاسو ہم کتلی دی، زما خومرہ خیال دے چہ دا Provision پکبن نشتہ چہ کتابونہ واخلی، ہغے کبنے دا Provision شتہ چہ Minor repair کولے شی، Electrification کولے شی او تاسو چہ کوم خائے کبنے تیچر Available نہ وی تاسو سرہ ریگولر اپوائنٹمنٹ باندے، نو تاسو پہ ہغے باندے یو تیچر ساتلے شی او ہغہ تہ تقریباً تاسو چہ ہزار، سات ہزار پورے تنخواہ ور کولے شی، دا دے رولز کبنے باقاعدہ دی۔ آیا دا خہ مطلب ئے دے چہ لکہ دا کتابونہ چہ کوم دی، Actually دا کتابونہ چہ کوم دس دی او دھر یو قیمت پانچ سو روپی دے او دھر یو سیٹ دس ہزار روپی دی او دا خیز زما پہ نوٹس کبنے ہم راغلے دے نو آیا دا تاسو یو ہائی اتھارتی نہ تیوس کرے دے، تاسو Distribute کری دی؟ آیا دا کتابونہ کوم خائے نہ راغلے دی، د دے چہ شوک



So far my knowledge is concerned all these books have been written by Punjab's authors. وضاحت تاسو هاؤس ته او کړئ۔ زما مطلب دا دے خکه چه دا خیز زما نوټس کبنے هم راغله دے او دا کتابونه زما په آفس کبنے پراته دی، ما له چا استولے دی، دیو سکول پرنسپل او دالیتیر ما سره د هغه دے، دے دلبر وضاحت او کړی چه آیا زمونږه د دے صوبے مشران دے نه خبر دی یا واکداران خبر دی یا نه دی خبر یا څه پوزیشن دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، اول خو زه دا Differentiation او کړمه چه دا PTA فنډ جدا دے او TOP فنډ جدا دے۔ دا ثاقب ملگری چه کومه خبره او کړه، مونږه چه په کوم ځائے کبنے ټیچرز نه وی، د TOP فنډ نه ای ډی او اختیار ورکوی هیډ ماسټر ته یا هیډ مسټرس ته او هغه په Contract base باندے، په Daily wages باندے هلته یو ټیچر اغستے شی۔ د کومے پورے چه تاسو د Provision خبره او کړه، د PTA په فنډ کبنے دا Classification نشته چه هغه به دلته سټیشنری اخلی، که هغه به دلته گلوب اخلی، که هغه به Minor repair کوی، که هغه به دا پیسے په دغه سکول باندے لگوی۔ دا څنگه چه ما تاسو ته سپیکر صاحب، خبره او کړه چه دا د Better schooling د پاره مونږ یو Step اغستے دے چه په دے هاؤس کبنے دا اعتراضات کیږی چه PTA فنډ صحیح نه کیږی، دے خبرے سره زه هم Agree کومه خو دا PTA چه دے، دا Parent Teacher Association یا دا اوس چه ورته مونږ PTC وایو، Parent Teacher Council، دا مونږ د پینځه شپږ کسانو کمیټی چه په هر سکول کبنے جوړے کړے دی، دا د دے مقصد د پاره چه یو خو دا فنډ په صحیح توگه باندے Utilize شی او بل دا چه دا په شفاف طریقہ باندے Utilize شی۔ نوزه به تاسو ته خواست کوم چه دا مونږه د هغه د Better schooling د پاره یو Step اغستے دے او دا نن ضروری ده۔ دا زما ملگری عنایت خان چه کومه خبره کوی د کمپیوټر، تاسو سوچ او کړئ چه مونږ یو سکول له کمپیوټر ورکوؤ بیا ظاهره خبره ده چه هغه سکول له به بیا مونږ یو ټیچر هم ورکوؤ، دا ممکنه نه ده۔ د پرنټ میټیریل ځان له اهمیت دے او د الیکټرانک میټیریل ځان له اهمیت دے۔ مونږه

پہ دے وخت کنبے چہ دا د پرنٹ، د الیکٹرانک میتیریل وخت دے، د الیکٹرانک میڈیا وخت دے خود کومہ پورے چہ د لائبریری تعلق دے، د کومہ پورے چہ د پرنٹ میتیریل تعلق دے، ہغہ مونہ پہ نن وخت کنبے ہم نظر انداز کولے نہ شو، نو لہذا زمونہ دیپارٹمنٹ دے غرض باندے دا خبرہ کرے دہ، پہ دیکنبے ہیخ داسے خہ خبرہ نشتہ، زمونہ مقصد دا دے چہ دا سکولونہ ہم بنہ Equip شی، تیچرز ہم بنہ Equip شی، د ہغوی Vocabulary ہم سیوا شی او ظاہرہ خبرہ دہ، عبد الاکبر خان صاحب دا خبرہ کوی چہ دے سرہ پہ ستیوڈنٹ باندے اثر نشتہ، چہ کلہ د یو استاد Vocabulary سیوا شی، زما یقین دا دے چہ دے سرہ خو مونہ تاسو اتفاق کوؤ چہ د ہغے Directly target area چہ دہ، ہغہ ستیوڈنٹ دے، چہ زما یو استاذ Trained وی، زما یو استاذ Polished وی، زما یو استاذ Well educated وی، زما یو استاذ Well informed وی نو زما یقین دے چہ زما د صوبے ستیوڈنٹ بہ ہم Informed وی، ہغہ بہ Well educated ثابتیری انشاء اللہ مہربانی۔

Mr. Acting Speaker: Now next.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں یہ بات کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو کیا کرنا ہے اس سے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے اور ممبران نے بھی اس پر بات کر لی ہے اور اس پر زیادہ بات تو ہو نہیں سکتی لیکن آپ کو ایک سال یا پچھ مہینے کے بعد پھر پتہ لگے گا کہ یہ جو اتنا فنڈ استعمال ہو رہا ہے، اس کا فائدہ کیا ہو گا اور اس کے نقصانات کیا ہوں گے؟ اب چونکہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے، اس کے علاوہ میں اس کے ساتھ اور کچھ نہیں کر سکتا، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو ہم ہاؤس سے پوچھ لیں For admission for further discussion؟

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر خان! آپ اس طرح کر لیں کہ رول 37 کے تحت آپ نوٹس دیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ریکوسٹ کرتا ہوں کہ -----

جناب قائم مقام سپیکر: رول 73 کنبے -----

جناب عبدالاکبر خان: I know, Sir. میرا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، کہ یہ اب اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ جس وقت میں نے داخل کیا اور آپ نے اسمبلی کے ایجنڈے پر لایا، ابھی اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ میں ہاؤس کی پراپرٹی۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Let us ask the House, let us see the opinion.

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب، دیکھنے نوٹس ورکول پکار دی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ تو میں نے دیا ہے۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 68, moved by honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it.....

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ، نہ، نہ، ڈسکشن د پارہ نہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو وایئ چہ دا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوٹس شوے دے؟

جناب عبدالاکبر خان: اس میں یہ ہے کہ مجھے یہ اختیار حاصل ہے کہ رولز کے تحت میں اس کو کمیٹی کو بھیجے کی درخواست کروں یا ہاؤس کو Put کرنے کی ریکویسٹ کروں۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House to admit this?

جناب عبدالاکبر خان: جناب، اس میں یہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ کیوں Confused ہیں؟ اپنے Matter کے بارے میں آپ Clear کیوں نہیں بتا رہے ہیں، مطلب ہے آپ کیوں Confuse ہو رہے ہیں؟ ٹھیک ہے اگر آپ مطمئن ہیں، منسٹر صاحب نے آپ کو بہت تفصیل سے جواب دے دیا، ہاؤس کو بھی دے دیا، اگر آپ مطمئن ہیں، That's all۔

جناب عبدالاکبر خان: میری بات تو سنیں، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جی، آپ فرمائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، رولز کے تحت میرے پاس یہ پاور یا اختیار ہے کہ میں کہوں کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے، ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر میں ریکویسٹ کرتا ہوں اور آپ میری ریکویسٹ کو ہاؤس کے سامنے Put کرتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو یہ بھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 68, moved by the honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is referred to the Committee concerned. Next, Mr. Muhammad Zahir Shah Khan honourable, MPA, to please move his adjournment motion No. 75. Muhammad Zahir Shah Khan, please .

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے کہ مالاکنڈو ڈویژن کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع شانگلہ میں بھی آپریشن ہوا ہے اور بعض علاقوں میں ابھی بھی ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ضلع شانگلہ معاشی اور سماجی لحاظ سے بری طرح متاثر ہوا ہے اور لوگ گھر بار چھوڑ کر ہجرت پر مجبور ہوئے ہیں۔ ضلع کی بعض یونین کونسلز متاثرہ قرار دی جا چکی ہیں جبکہ بعض بوجہ نظر انداز کی جا چکی ہیں حالانکہ ڈی سی او شانگلہ کئی دفعہ حکومت اور حکام بالا سے پورے ضلع شانگلہ کو متاثرہ علاقہ قرار دینے کی سفارش کر چکے ہیں اور میں بھی اپنے طور پر حکومت کی توجہ اس طرف دلانے کی کوشش کر چکا ہوں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ جناب والا، اس سے میرے حلقے کے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے اور احساس محرومی کا شکار ہو رہے ہیں کیونکہ ہمارے اکثر متاثرہ لوگوں کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ہے، لہذا حکومت کو ہدایت کی جائے کہ پورے ضلع کو متاثرہ علاقہ قرار دیا جائے اور لوگوں کی رجسٹریشن کی جائے۔ اس سلسلے میں میں عرض کروں کہ شانگلہ میں سوات کی نسبت آپریشن تاخیر سے شروع ہوا اور جب آپریشن شروع ہوا تو لوگوں کو باہر نکلنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ آگے اور پیچھے جنگ اور کر فیو کی وجہ سے راستے بند تھے اور جب لوگوں کو نکلنے کا موقع ملا تو رجسٹریشن پر پابندی لگ چکی تھی۔

جناب سپیکر، پہلے دے موجودہ آپریشن کب سے زونہ شانگلہ ضلع بری طرح متاثر ہوئے وہ او خلق پہ ہجرت باندے مجبور شوی دی او ایبت آباد،

مانسہرہ، ہری پور، مردان او دے علاقو تہ زمونہر خلق راغلی دی خوز مونہر خلق لیت راغلی وو جی۔ جناب، ہغہ پہ دے وجہ چہ کلہ زمونہر پہ شانگلہ کنبے آپریشن شروع شو نو مخکنبے جنگ او شاتہ بیا کرفیو او لگیدلہ، خلق پہ لارہ کنبے ایسار شو او چہ کلہ خلقو تہ د ووتو موقع ملاؤ شولہ نو دلته رجسٹریشن بند شوے وو، نو دیکنبے زمونہر سرہ زیاتے شوے دے۔ سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Please go ahead, please go ahead.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، مونہر سرہ ڊیر زیاتے شوے دے۔ زما اکثر یونین کونسلز بغیر رجسٹریشن نہ پاتے شوی دی۔ دے نہ مخکنبے د وزیر اعلیٰ صاحب پہ موجود گئی کنبے وزیر اعظم صاحب سرہ میتنگ وو، ہغے کنبے مونہر دا خبرہ او چتہ کرے وہ۔ ہغے کنبے بیا مونہر دا خبرہ او کرہ چہ مونہر بہ، نو ہغہ او وئیل چہ د Food purpose بہ دا دغہ رجسٹریشن شروع کری لیکن تر اوسہ پورے ہغے باندے عملدرآمد او نہ شو۔ نو سپیکر صاحب، ستاسو توجہ مبذول کوم، ستاسو پہ وساطت سرہ زہ حکومت تہ دا درخواست کوم چہ یو خوز مونہرہ دا ٲولہ علاقہ متاثرہ Declare کری، شانگلہ Affected area او گر خوی او بل پہ ہغے کنبے چہ رجسٹریشن نہ دے شوے، دا د فوری طور باندے اوشی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much.

Mr. Muhammad Zahir Shah Khan: Thank you.

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، دا گزارش بہ کومہ چہ یو خود دے تحریک کاپیانے مونہر تہ نہ ملاویری چہ مونہرہ ڊیٹیل کنبے د ہغے Reply تیار کرو۔ نن ہم د بعضے بعضے خیزونو کاپیانے نشته، نو دا لبرہ مہربانی کوئی چہ کم از کم د دے کاپیز مونہر تہ ملاویری۔ دویم داسے دہ چہ جی Even پہ بونیر کنبے ہم داسے خایونہ شتہ چہ ہغہ یونین کونسلے چہ کوم نہ دی Affect شوی، نو ہغے تہ ہغہ شان Compensation amount نہ دے ملاؤ شوے نو داسے خود دے ٲول ڊسٹریکٲ، د پاتا ایریا چہ خومرہ ڊسٹریکٲس دی، ہر سرے وائی چہ یرہ زہ Affect شوے یمہ خود ہغے سرہ د ہغہ آئی ڊی پی پہ Definition کنبے دا خلق نہ Fall کوی او چہ کوم Affected خلق دی او د آئی ڊی پی پہ Definition کنب

Fall کوی نو They have all been paid proper compensation خو باقی هر سرے وائی چه ما ته ئے Compensation ملاؤ شی نو دغه نه شی کیده جی۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جی ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، دا شے ٲول زما ٲہ حلقہ کبن کیری، دا ٲول شے زما ٲہ حلقہ کبن کیری جی۔ زہ به ٲہ دے بنیاد باندے وزیر صاحب ته دا درخواست کوم چه ٲہ شانگلہ کبنے چه زما کومه علاقہ ده، Main جنگ ٲہ هغه کبنے شوے دے، خلق خود هغه نه تبتیدلی دی لیکن هغه ئے ٲریبنی دی جی۔ ما سره ئے یو مهربانی کرے وه او زما چه هم سپیکر صاحب، کوم هوم یونین کونسل وو، میره یونین کونسل، هغه ئے ٲکبنے Declare کرے وو او بل ٲورا دا علاقے ئے ٲریبنی دی۔ بیا زہ هوم سپیکر تیری سره ملاؤ شومه چه خدائے د ٲاره زما دغه یونین کونسل خوترے کٲ کره او هغه ٲوره ٲکبنے د هغه ٲہ بدل کبنے واچوئ، بیا ٲکبنے هغه ٲوره زما د میرے د خٲل یونین کونسل بدل کرئ، ما درخواست او کرو، هغه ئے کٲ کره بیا ٲہ هغه کبنے ئے هغه واچوله جی۔ نو دا مونر سره زیادتی ده جی او دا ما وزیر اعلیٰ صاحب سره هم خبره کرے ده او منسٲر صاحب سره هم دا خبره کرے ده۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٲر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مائیک آن کوئ جی۔ داسے ده جی چه ٲاٲا ایریا کبنے ٲہ سوات کبنے، داسے ٲہ نور ٲسٲرکٲس کبنے هغه خلق چه کوم هغوی مومنٲ اونکرو لاندے ٲیبنور، نوبنار، چارسده، مردان ته یا چه کوم خائے کبنے د اے دی ٲیز کیمٲس لگیدلی وو، دا خلق As IDPs دلته رانغلل او دلته د دوئ رجسٲریشن نه دے شوے نو They are not entitled to the compensation amount۔ کوم خلق چه د سوات، دیر، ٲترال د هر خائے دی، هغوی د War دوران کبنے ٲیبنور ته یا داسے نورو بنارونو ته رانغلل او د هغوی رجسٲریشن As IDPs او نه شو خکه چه Internally Displaced Persons ته به Compensation ملاویری، چه کوم خلق شاته ٲاتے شول هغوی مطلب دا دے چه آئی ٲی ٲیز ٲہ Definition کبنے نه Fall کوی، د دغه Compensation amount هغوی Entitle نه دی او بل دا ده چه دا خه ٲہ سیاسی بنیادونو باندے نه دی شوے جی۔

دا ستاسو خہ خیال دے چہ پہ دے سوات کنبے، دے نور دستر کتس کنبے د اپوزیشن او د نورو پار تو خلق نہ دی؟ دا خود انسانی ہمدردی او Irrespective of او Above board یو کار شوے دے، دیکنبے د سیاسی خبرے داسے خہ دغہ نہ جو پیری۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، زہ خبرہ کوم جی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: صابر شاہ صاحب۔ ان کے بعد۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب، میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں جو آئریبل ممبر ظاہر شاہ صاحب اس ہاؤس میں لائے ہیں۔ یہ مسئلہ اتنا سادہ نہیں ہے کہ ممبر اپنی سیٹ پہ کھڑے ہو کر اتنے اہم مسئلہ کو سامنے لا رہا ہے جہاں پہ لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے، جہاں پہ ایک بہت بڑے پیمانے پہ آپریشن ہوا اور ایک بہت بڑا علاقہ جو اس حق سے محروم کیا گیا، جہاں لوگوں کی رجسٹریشن نہیں ہوئی اور ایک ممبر آواز اس ہاؤس میں اٹھانا چاہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ جو میں ماحول دیکھ رہا ہوں کہ اس کو Properly سننے کی بھی جسارت نہیں ہو رہی تو جناب، اگر اس ہاؤس کے اندر ایسے مظلوم علاقوں کے نمائندے اگر بات نہیں کر سکتے، اگر Properly نہیں Treat نہیں کیا جاتا، اگر ان کی بات کو سنا نہیں جاتا تو بتایا جائے کہ ایسے لوگ کہاں جائیں گے؟ جناب سپیکر، ظاہر شاہ جو بات کر رہے ہیں، شاید عمر کے اس حصے میں پہنچ گئے ہیں جو کہ Properly اپنا کیس Plead نہیں کر سکتے لیکن میں گواہ ہوں جناب، کہ ہری پور کے اندر، ایبٹ آباد، مانسہرہ کے اندر ان کے Constituency سے ہزاروں لوگ آئے ہیں لیکن ان کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تو جناب سپیکر، فاضل منسٹر صاحب کی اگر Competency نہیں ہے تو میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ جناب، تحقیقات کرا کے اور جن لوگوں کی رجسٹریشن نہیں ہوئی، انصاف کے تقاضے پورے کر کے ان کی رجسٹریشن کرائیں تاکہ یہ لوگ جن حالات سے گزر رہے ہیں، جو زیادتی انہوں نے کی ہے، کم از کم ہم ان کے آنسو پونچھ سکیں۔ تو یہ زیادتی نہیں ہونی چاہیے، میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیض اللہ صاحب۔

جناب فضل اللہ: لالا! او در پیرہ، زہ خبرہ کومہ۔ شکر بہ، سپیکر صاحب۔ وزیر اعظم صاحب راغلیے وو او زمونر ہغوی سرہ میتنگ شوے وو۔ د ملاکنڈ ڈویژن نہ تہول ایم پی ایز او ایم این ایز، چیف منسٹر صاحب ہغے کنبے ہم ناست وو، زمونرہ

منستیر صاحب هغے کبنے ہم ناست وو، وزیر اعظم صاحب وعدہ کرے وہ چہ ATM کارڈ کہ ملاؤ نہ شو خو هغه رجسٹریشن به دوئ ته ستارت کرے شی او فوڈ پیکج به هغوی ته ملاؤ شی، نو په هغه وعدہ د عمل او کرے شی او دا رجسٹریشن د هغوی ته اوشی او هغوی ته د فوڈ پیکج ملاؤ شی۔

جناب گلستان خان: سپیکر صاحب، زہ خیرہ کوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: گلستان صاحب!

جناب گلستان خان: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ ما سره هم په دے مسئله کبنے هم دغسے سلسله روانه ده۔ ما په دے باندے توجه دلاؤ نو تیس جمع کرے دے۔ زما حلقه ضلع تانک کبنے هم دا سلسله شروع ده۔ د جنوبی وزیرستان رجسٹریشن خو کیری لگیا دے، د ملاکنډ رجسٹریشن کیری لگیا دے لیکن زما په علاقه کبنے هم دا سلسله شروع ده، دا حالات دی هلته رجسٹریشن نه کیری لگیا دے۔ د دے په باره کبنے زما حلقے د پاره د بیا سپیشل اجازت ور کرے شی چه زمونږه د حلقے رجسٹریشن شروع شی ولے چه دا آپریشن په تانک کبن هم شروع دے او ایف آر تانک کبنے هم شروع دے۔ په جنوبی وزیرستان باندے چه کومه بمباری کیری لگیا ده، دا په تانک، چه دا توپے ئے په تانک کبنے فکس شوی دی، د تانک نه دا گوله باری کیری او د هغه طرف نه هم چه کوم میزائل راخی، هغه په تانک ضلع باندے پریوخی۔ زمونږه ډیرو خلقو د دے خائے نه نقل مکانی کرے ده، ډی آئی خان ته لار دی، زه دا ریکویسټ کول غواړم د دے هاؤس په وساطت سره چه زما د ضلعے یا زما د حلقے د خلقو د هم رجسٹریشن شروع کرے شی، فوراً آرډر د ور کرے شی چه هغه خلقو ته هم د دے امداد نه حصه او رسی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، دا یوه اهم مسئله ده ظاهر شاه خان چه کومه اوچته کره۔ دا په شانگله کبن هم واقعی زیاتے شوی دے او دغه شان نورے ضلعے هم داسے دی چه هغه کبنے دا مشکلات راپین دی او زما دا تجویز به وی جناب سپیکر، چه که دا مونږ ایډمټ کرو د بحث د پاره نو په دے باندے به بیا



ٲول ممبران خٲل موقف هم را مخامخ كولے شی او ٲه دے بان دے به یو واضحه ٲالیسی را تلے شی مخامخ، جی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that Adjournment Motiom No. 75, moved by the honourable Member may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

چودہ آدمیوں کو، مطلب ہے کہ کرنا ہوگا، کھڑے ہو جائیں تو۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Leave granted, the same is admitted for detailed discussion.

(شور/قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب جواب ور کرو چونکہ قانون۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: رول 73 او گورئی 1988, Of the Business Rules, ہغے کبنے دا دی چه یو Mover مطمئن نہ وی د Minister concerned یا د تریژری بنچز نہ نو ہغہ ریکویسٹ کولے شی for admission او د ہغے طریقہ دا دہ چه ہغہ به چودہ تنان پاخی او د ہغے د پارہ به Leave grant کیبری چونکہ۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: چه بیائے دسکشن نہ کولے (تالیاں) دوئی له پکار دی، دسکشن دوئی له نہ وو پکار، دوئی له Simple دا پکار وو او Mover د پارہ پکار وو چه ہغہ د چیئر نہ تپوس کرے وے خودا پتہ نہ لگی، پکار دا دی، زہ دوئی تہ ہم دا ریکویسٹ کومہ چه تاسو دا رولز گورئی، صرف د تقریرونو کولو ضرورت نشته دے چه یو سرے دلته کبنے تقریرونہ کوی او تائم د ہاؤس اخلی۔

دا Simple خبرہ دہ چه When a person moves it (تالیاں) او د ہغے نہ مطمئن نہ شو Then rule 73 is applicable، خو پتہ نشته دے چه یا خودوئی رولز گوری نہ او یا Intentionally، قصداً مطلب دا دے د دے ہاؤس وخت ضائع کول یا خٲل تقریرونہ کول غواری نو لہذا اوس دا Proper طریقے سرہ This 'Adjournment Motion' has been admitted for detailed

discussion. Now 'Tea break' is announced and after fifteen minutes we will come here to meet again please.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی کر دی گئی)  
 (وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)  
 توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Now coming to Item No. 7. 'Call Attention Notices'. Engineer Javed Khan Tarakai, Honourable MPA., to please move his call attention Notice No. 182. Engineer Javed Khan Tarakai, honourable MPA, please take the floor.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر، میری کاپی نہیں مل رہی ہے۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جاوید ترکئی صاحب! آپ کیا فرما رہے ہیں؟ کاپی دی گئی۔  
انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جی تھیک دہ، سپیکر صاحب۔  
جناب قائم مقام سپیکر: اچھا، پلیز۔  
انجینئر جاوید اقبال ترکئی: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی کے قیمتی وقت کو ضائع ہونے کی بجائے درجہ چہارم۔۔۔۔۔۔۔۔  
جناب قائم مقام سپیکر: ترکئی صاحب! آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ یہ کال اٹینشن ہے، آئٹم نمبر 7۔  
انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سوری، سوری، (سید قلب حسن، رکن صوبائی اسمبلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ما لہ دوئی را کر لو جی۔ (قہقہے)  
جناب قائم مقام سپیکر: دیکھئے نا، آپ لوگ تیاری نہیں کرتے، آپ کو اپنی کال اٹینشن کا پتہ نہیں تو پھر آپ گلے بھی کرتے ہیں، شکوے بھی کرتے ہیں۔ تیار ہو کر آیا کریں پلیز۔  
انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔  
جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو مل گیا، مل گیا آپ کو؟  
انجینئر جاوید اقبال ترکئی: او جی، مل گیا ہے جی۔ یو درخواست او کرمہ جی؟  
جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: تیاری وہ خو چہ کلہ زہ پہ بریک کبنے لارمہ نو دلته کبنے چہ خو ک راغلی دی نوزما ہغہ پیپرے نے Mix up کرے نو ما تہ پکبنے بیبا خپل

پیپر نہ ملا وید لو جی۔ توجہ دلاؤ نوٹس، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد کے مرکزی مقام پشاور شہر کے جی ٹی روڈ پر گلہار تھانہ سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر نشے کے عادی درجنوں لوگ جمع ہو کر وہاں پر نشہ کرتے ہیں، یعنی زہ بہ ئے In short او وایم جی (تقریباً) سپیکر صاحب! بس زہ بہ ئے پہ پبنتو کبنے او وایم جی۔ سپیکر صاحب پہ پیسنور کبنے خائے پہ خائے باندے نشے والا خلق پراتہ وی ہسپتالونو سرہ، سکولونو سرہ او پولیس سٹیشن سرہ خوا کبنے، ما پخپلہ باندے واللہ پہ روژہ کبنے یو درے پیرے، مطلب دا دے چہ ما کلہ Feel کرہ نو ما حکہ بیا توجہ نو تیس دے اسمبلی تہ پیش کرو جی، مطلب دا دے چہ دا ڈیرہ گھمبیرہ مسئلہ دہ جی، چہ کوم خائے کبنے دا نشے والا خلق پراتہ وی نو ہلتہ ماشومان ہم Pass کیبری، د سکول نہ چہ ماشومان غی نو ہغوی ئے ہم گوری، زنانہ ئے ہم گوری، د بھر نہ چہ میلمانہ راخی نو ہغوی ئے ہم گوری، It gives a very bad impression to the general public، مونر وایو چہ حکومت د دا نو تیس کبں واخلی او مطلب دا دے چہ د دے د پارہ د انتظام او کرے شی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please. Bashir Ahmad Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب! پہ رولز کبنے خودا دی چہ کوم شے لیکلی وی نو ہغہ بہ خا مخا لوستے کیبری، تاسو تہ علم دے او دوئی خونیم ہم نہ، یو دوہ خبرے ئے او کرے او باقی ئے خپل تقریر او کرو۔ زہ دوئی تہ دا تسلی ورکومہ د حکومت د طرف نہ چہ انشاء اللہ چرتہ چہ داسے پتہ لگی نو مونرہ تولو تھانرو تہ بہ Instructions ورکرو چہ چرتہ داسے خلق وی نو ہغوی تہ خا مخا مونرہ سزا بہ ہم ورکوؤ او نیسو بہ ئے ہم او منع کوؤ بہ ئے ہم انشاء اللہ۔ دا رشتیا خبرہ دہ چہ د پول ملک د پارہ او تولے صوبے د پارہ کینسر دے او دے نہ چہ خومرہ زر مونرہ خلاص شو، زمونرہ بدقسمتی دا دہ چہ دا مونرہ تہ پہ وراثت کبں ملاؤ شوی دی گنی نو د ضیاء الحق د دور نہ مخکبنے خونہ چا ہیروئن پیژندل او نہ چا کلاشنکوف پیژندلو۔ بدقسمتی سرہ زمونرہ چہ ہر یو ڈکٹیٹر راخی ہغہ د ملک د پارہ یونہ یو مہربانی او کری، یونہ یو خبرہ مونرہ تہ راولی،

لکہ چہ خنگہ دا ہیروئن او کلاشنکوف د ضیاء الحق پہ دور کنبے راغلی دی نو انشاء اللہ مونہر بہ کوشش کوؤ، مکمل چہ دا شے ختم کولے ئے خونہ شو خو چہ کم از کم دے باندے مونہرہ عمل او کرو چہ دا ختم شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیرہ مننہ، ڈیرہ مہربانی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: سپیکر صاحب، زہ خہ وئیل غوارمہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا؟

انجینئر جاوید اقبال ترکی: ڈیرہ مہربانی چہ تاسو پہ دے باندے خبرہ او کپہ او د تقریر نہ یم شوقی۔ ما خو سوسائٹی کنبے یو غلط خیز اولیدلو نو ہغہ مے اسمبلی تہ مخکنبے کرلو جی نو رولز بہ لہ Lenient کوؤ چہ مونہرہ دا سوسائٹی چینج کرو او مونہرہ لہ خپل Attitude ہم لہ چینج کول پکار دی جی کہ مونہرہ ہر وخت رولز پسے انبنتے یو او دے پسے انبنتے یو او تقریر پسے انبنتے یو نو بیا خو مطلب دا دے چہ Improvement نہ کیبری جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ حکومت بہ خپلے زمہ واری پورا کوی او کوشش بہ کوی لکہ خنگہ چہ فاضل منسٹر صاحب تاسو لہ تسلی در کر لہ۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: صابر شاہ صاحب! بات ان کی درست ہے۔

سید محمد صابر شاہ: کہ بنہ Input ور کول غواری۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Now Ms. Yasmeen Zia, honourable MPA, to please move her call attention notice No.188. Ms. Yasmeen Zia, please.

محترمہ یاسمین ضیاء: شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ای ڈی او ایجوکیشن، لکی مروت نے ایک حکم کے ذریعے چون گرلز پرائمری سکولوں کو بند کیا ہے جس سے عوام اور سرکاری اہلکاروں میں تشویش پائی جاتی ہے، لہذا حکومت اس کا نوٹس لے۔

جناب سپیکر، د دے بہ زہ لہ ڈیٹیل کنبے لارہ شمہ۔ سپیکر صاحب، زمونہرہ لکی مروت کنبے چہ خومرہ ہم گرلز پرائمری سکولونہ دی، ہغے کنبے

تقریباً چون گرلز پرائمری سکولونہ بند دی، د دے د ستاف اپوائٹمنٹ خو شوے دے خو ہغہ شوک پہ کورونو کبنے ناست دی خپلے تنخواہ گانے اخلی، شوک پہ Detailment باندے لار شی، شوک پہ بھر ملکونو کبن ناست وی او ٲول سکولونہ ہغہ شان بند دی۔ دا جناب سپیکر، ٲول گرلز پرائمری سکولونہ دی، د دے وجے نہ چہ مخکبنے ای ڈی او فیمل راغلو نو ہغوی پہ دیکبنے ایکشن واغستو او دا ٲول سکولونہ ئے کھلاؤ کرل۔ چرتہ چرتہ چہ سرپلس ستاف ناست وو، چرتہ چرتہ چہ پہ کورونو کبن ناست وو، د ہغوی ٲولو آرڈرز ئے او کرل او سکولونہ ئے دوبارہ چالو کرل۔ پہ دے دوران کبنے جناب سپیکر، دا شپرو او وہ میاشتے مخکبنے خبرہ دہ چہ ای ڈی او ہلتہ نہ بدل شولو، ٲرانسفر ئے او شولو او چہ کوم نوے ای ڈی او لارو جناب سپیکر، ہغہ پہ First day باندے ہغہ ٲول آرڈرز کینسل کرل او ہغہ ٲول چالو سکولونہ ئے بیا دوبارہ بند کرل۔ جناب سپیکر، زہ راغلمہ سی ایم صاحب تہ مے انکوائری د پارہ اووئیل، Complaint مے او کرلو، ہغوی ٲیپارٹمنٹ تہ د انکوائری د پارہ اولیکل۔ ٲیپارٹمنٹ خپلہ انکوائری او کرلہ۔ پہ انکوائری کبنے دا ثابت شولہ جناب سپیکر، چہ ہغہ ٲول سکولونہ بند دی۔ ٲکار خو جناب سپیکر، دا وہ چہ دوی د ای ڈی او خلاف ایکشن اغستے وے خو دوی د ای ڈی او خلاف ہیخ ایکشن وانغستو بلکہ ہغوی تہ ئے Simple اولیکل چہ دا سکولونہ تاسو دوبارہ چالو کرئ۔ جناب سپیکر، پہ دے مینخ کبنے ای ڈی او ہغہ سکولونو د پارہ صرف یو فرضی آرڈر او کرلو او ہغہ ئے ٲیپارٹمنٹ تہ راواستولو، ہلتہ ئے ہغہ سکولونہ Practically چالو نہ کرل جناب سپیکر۔ اوس ہم، او خنگہ چہ دا دور تیریدو جناب سپیکر، د ہغے نہ علاوہ جناب سپیکر، ہغہ بیا دغہ طریقہ کار Apply کرو او پندرہ گرلز پرائمری سکولونہ ئے نور ہم بند کرل۔ د دے سرہ سرہ سات آٲھ مڈل سکولونہ چہ ہغہ ہم د فیمل دی، ہم بند دی۔ جناب سپیکر، یو طرف تہ خوز مونر۔ پالیسی دہ چہ فیمل د Educate کرو، د ہغوی Ratio د د 18% نہ Above کرو خکہ چہ د دے صوبے Already د باقی صوبو نہ ٲیرہ کمہ دہ او بل طرف تہ د ایجوکیشن ٲیپارٹمنٹ یو خپل ای ڈی او د خپل پاس محکمے آرڈرز نہ منی، ہغہ نہ Follow کوی، د ہغے پالیسی نہ Follow کوی او ہغہ چہ د کوم سکولونو ٲیچرانے پہ کورونو کبنے

ناستے دی، ہغوی ہغہ تہ ماہانہ کمیشن ورکوی۔ تاسو اندازہ کولے شی چہ چون گرلز پرائمری سکولونو کنبے کم از کم دوہ تیچرز خود موجود وی او دا دوہ تیچرز چہ تولے راجمع کری نو دا بہ خومرہ تعداد خیزی؟ جناب سپیکر، زہ دا خبرہ کومہ پہ دیکنبے چہ دا سکولونہ د تول کھلاؤ شی، زما د ضلعے د بچو مستقبل، د زنانو د محفوظ شی۔ ہغوی سرہ چہ کوم زیاتے لگیا دے، پہ دے د ایکشن واغستے شی او د دغہ ای پی او خلاف د تول ریکارڈ کمیٹی تہ را او غوبنتے شی چہ دوئی خہ کری دی او ہلتہ خہ رنگہ دا سکولونہ بند دی او دوئی ئے ولے نہ چالو کوی؟ پہ دے حوالہ باندے ما دا کال اتینشن پیش کرے دے۔ تھینک یو، سپیکر۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی منور خان۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ ایک چھوٹا سا، یہ ہیلڈ فون چل نہیں رہا ہے۔  
جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، ان کو اور پرالیم ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ٹرانسلیشن نہیں سن رہے ہیں،  
ہیلڈ فون نہیں چل رہا ہے۔ ان کو سمجھ نہیں آرہی ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: نہیں، نہیں، کہیں بھی نہیں چل رہا ہے، کہیں بھی۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر، خیر ہے اردو میں بات کر لوں گا، ان کو سمجھ آ جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو دیکھ لیں گے۔ میں نے منور خان صاحب کو فلور دیا ہوا ہے۔ منور خان  
صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ سر، جیسے کہ یا سمین ضیاء صاحبہ نے بات کی ہے، میں ایجوکیشن منسٹر  
صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، جیسے کہ انہوں نے بتایا کہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منور خان کے مائیک کو آن کر دیں، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آن ہے، سر۔ تو اس سلسلے میں سر، واقعی جو فیمل ای ڈی او وہاں پر آئی تھی،  
انہوں نے بڑا صحیح کام کیا تھا اور جتنے بھی گرلز سکول تھے، وہ بند پڑے ہوئے تھے لیکن اب دوبارہ جو ای ڈی او  
میل آ گیا ہے تو اس وجہ سے انہوں نے دوبارہ ٹرانسفریں کی ہیں میری Recommendations پر یا  
دوسرے لوگوں کی Recommendations پر، تو وہ سکولز اب دوبارہ بند ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں

سر، آپ کی وساطت سے میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ کم از کم اس پر Strict action لے لیں کہ کم از کم لکی ڈسٹرکٹ میں ٹرانسفرز پر Ban لگا دیں تاکہ وہاں پر کوئی ٹرانسفر نہ ہو۔ یہ میری ریکویسٹ ہے، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی تعلیم): مہربانی، سپیکر صاحب۔ دا چہ کومہ اہمہ نکتہ زمونہ دے خور را اوچتہ کرے دہ، د دے سپیکر صاحب، پس منظر دا دے چہ د تیرو وختونو نہ پہ لکی ڈسٹرکٹ کنبے چون سکولونہ چہ دی، دا Ghoast سکولونہ وو او زما یقین دا دے چہ دا کریدت زمونہ حکومت تہ خی ماشاء اللہ چہ ہغہ Ghoast سکولونہ چہ دی، اوس کھلاؤ دی او زما یقین دا دے چہ لس دولس سکولونہ داسے دی چہ ترنن ورخے پورے ہغہ سکولونہ اوس ہم بند دی او د ہغے وجہ دا دہ چہ ہلتہ لاء ایند آرڈر سیچویشن داسے دے چہ سیکورٹی لا دا اجازت نہ ورکوی او چہ کلہ ہم اجازت ملاؤ شی نو داسے بہ اوشی خو سپیکر صاحب، دے یوے خبرے سرہ اختلاف کومہ او ہغہ دا چہ دا پیر اہم او پیر ذمہ وار فورم دے، اوس چہ دلته کنبے مونہ ہر یو منسٹر یا ملگرے پاخو او دا خبرہ کوؤ چہ ای دی او پیسے اخلی نو دا یوہ خبرہ دہ خو زما پہ نظر کنبے دا ہیخ خبرہ نہ دہ۔ خبرہ بہ ہغہ وی چہ یو کیس دلته کنبے را اوچتہ کری او ہغہ دے خائے کنبے اووائی چہ دا میرٹ لسٹ جوڑ شوے وو، Suppose دا 'اے' سرے Deserving وو، دا 'اے' بانی پاس شوے دے او دا 'بی' شوے دے نو د ہغے جواب بہ سرے ورکے شی خو دا ہڈو خہ خبرہ نہ دہ۔ پہ دے خبرہ باندے لڑ غور پکار دے سپیکر صاحب، چہ چون سکولونہ بند وو نو ظاہر خبرہ دہ چہ دے چون سکولونو تہ خو بہ استاذان تلل کنہ، نو چہ استاذان ئے ورته بوتلل نو ہغہ سکولونہ کھلاؤ شو۔ اوس کہ یو آنریبل ممبر صاحب یا زمونہ د خور پہ دے خبرہ باندے اعتراض وی چہ دا 'اے' ئے ورته ولے بوتلے دے، دا 'بی' ئے ورته ولے بوتلے دے؟ نو د ہغے ہم پکار دہ چہ مونہ تہ سوال رامخے تہ کری او مونہ ئے جواب ورکرو۔ زما بہ درخواست او ریکویسٹ دا وی چہ پہ دیکنبے ہیخ شک نشتہ دے چہ پہ تولہ صوبہ کنبے د ایجوکیشن حالت زما یقین دا دے چہ قابل رحم دے، پہ دیکنبے شک نشتہ دے خود دے علاج چہ دے، ہغہ

دا نہ دے چہ مونبر د Logical خبرہ نہ کوؤ، مونبر د پہ ثبوت سرہ خبرہ نہ کوؤ، مونبر د پہ دلیل سرہ خبرہ نہ کوؤ، مونبرہ د الزام لگوؤ او الزام در الزام د لگوؤ، زما یقین دا دے چہ دے خبرے بہ حل نہ را اوخی۔ زہ بہ دا خبرہ Appreciate کومہ، تاسو یقین او کړئ چہ دن نہ خلور میاشته مخکینے مونبرہ پہ لکی مروت کینے د ایم پی اے گانو صاحبانو پہ خوبنہ ای پی او لگولے دے، نن ما تہ اوئیلی شو چہ دغہ ای پی او لرے کړہ۔ اوس سوال دا دے چہ دغہ ای پی او دوئ خوبنولو نو د خہ د پارہ ئے خوبنولو؟ پکار دہ پہ یوہ خبرہ باندے مونبرہ ټول آنریبل ممبرز چہ ځان واضحہ کړو۔ کہ د پی ایس تہی تیچنگ ریکروٹمنٹ دے، د هغے یو واضحہ Criteria دہ، کہ د کلاس فور ریکروٹمنٹ دے، د هغے Criteria واضحہ دہ خو کہ پہ دغہ کینے Nepotism کیری، کہ پہ دغہ کینے نا انصافی کیری، پہ دغہ کینے کہ رشوت کیری نو زہ بہ دا خبرہ Appreciate کومہ چہ پہ دے هاؤس کینے ئے پہ ډاگہ دلته راوړئ او انشاء اللہ زہ دے ټول هاؤس لہ باور ورکومہ چہ پہ ډاگہ بہ زہ دے هاؤس لہ جواب ورکومہ جی۔ مہربانی۔

### مسودات قانون

Mr. Acting Speaker: Item No. 8. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, honourable MPA, to please move for leave of the House to introduce the N.W.F.P Preventive Health Bill, 2009 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Saqibullah Khan.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I request for leave of the House to introduce the NWFP Preventive Health Bill, 2009.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the NWFP Preventive Health Bill, 2009. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Now Mr. Saqibullah Khan Chamkani, honourable MPA, to please introduce before the House the N-W.F.P Preventive Health Bill, 2009. Mr. Saqibullah Khan.



Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. Mr. Speaker Sir, I introduce the N-W.F.P Preventive Health Bill, 2009. Thank you.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced. Now coming to item Nos. 10 and 11, Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Provincial Motor Vehicles N-W.F.P (Amendment) Bill, 2009 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Zamin Khan, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move for leave of the House to introduce the Provincial Motor Vehicles N-W.F.P (Amendment) Bill, 2009.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Provincial Motor Vehicles N-W.F.P (Amendment) Bill, 2009. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

Voices: (Slow) Yes.

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی آواز ہی نہیں آرہی، دوٹنگ کرنی پڑے گی۔ (تہنقہ)

Once again, please. I would like to draw the attention of all the honourable Members to this important point. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Now Mr. Zamin Khan Advocate, honourable Member, to please introduce the Provincial Motor Vehicles N-W.F.P (Amendment) Bill, 2009. Mr. Muhammad Zamin Khan, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you. Mr. Speaker, I beg to introduce the Provincial Motor Vehicles N-W.F.P (Amendment) Bill, 2009.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

قرارداد ہا

Mr. Acting Speaker: Now coming to Item No. 12, 'Resolutions'. Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his resolution No. 16. Not present, withdrawn. Hafiz Akhtar Ali, MPA, to please move his resolution No. 144. Not present, withdrawn. Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please move his resolution No. 145. Mr. Zahir Shah Khan, please.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ "ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے مختلف محکموں کے کم گریڈ یعنی دس سے لیکر بارہ تک کے ملازمین کو ڈبگری گارڈن، گلشن رحمان کالونی اور سول کالونی کے آفیسر بلاک اے میں کوارٹرز الاٹ کئے ہیں جبکہ گریڈ پنڈرہ اور سولہ کے ملازمین عرصہ دس سال سے بلاک سی میں رہ رہے ہیں جو کہ ان کے ساتھ زیادتی ہے اور قانون کے خلاف ہے کیونکہ گریڈ دس تا بارہ کے ملازمین سے ہاؤس رینٹ کم کاٹا جاتا ہے جبکہ گریڈ پنڈرہ اور سولہ سے زیادہ کٹوتی کی جا رہی ہے، لہذا یہ اس سببلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اس سلسلے میں انکوائری کی جائے تاکہ گریڈ پنڈرہ اور سولہ کے ملازمین میں پائی جانے والی تشویش کا ازالہ ہو سکے۔"

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say.....

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں جواب دے دوں گی تو پھر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بنہ، پلیز لاء منسٹر۔

وزیر قانون: پہ دیکھنے بہ زہ دا گزارش کومہ جی چہ Already پہ دے باندے دوہ درے کوئسچنز ہم راغلل او ہغہ ایم پی اے گانو صاحبانو تہ مونبرہ اووئیل چہ تاسو بہ سیکرٹری ایڈمنسٹریشن سرہ کبینٹی او د دے حل بہ رااوباسو نو کہ دوئ ہم پہ ہغے کبے شامیلیدل غواری نو ڍیر بہ بنہ وی گنی نو دا مونبرہ نہ سپورٹ کوؤ جی، لکہ پہ دے فورم کبے بہ دا پاس ہم نہ شی نو دا بہ گزارش کومہ چہ دا د نہ پریس کوی۔ راخی د، ہلتہ ہغوی سرہ بہ ئے کبینٹیوؤ او د دوئ کہ خہ مسئلہ وی نو دا بہ حل شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، خبرہ تھیک دہ، Already پہ دے باندے۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: پہ دے مے خہ اعتراض خونشتہ دے منسٹر صاحب چہ کومہ خبرہ کوی، خوزما پہ قرارداد کبے خوداسے خبرہ نشتہ دے، پہ دیکھنے خو صرف دا دی چہ کوم کار کول غواری، دغہ خبرہ ما کرے دہ چہ پہ دیکھنے د انکوائری اوشی، قرارداد منظور شی۔ دا خوداسے خبرہ نہ دہ جی، دوئ خو

Already دغہ کار کول غواری۔ پہ دے باندے ئے کمیٹی کبینولے دہ، انکوائری کوی نو زما دا قرارداد د پاس شی، دا بہ د دوی سپورٹنگ کبے لاپر شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر احمد صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ بہ بیا وایم چہ 'No' نو بیا بہ ئے فائدہ نہ وی خولکہ خنگہ چہ منسٹر صاحب او وٹیل چہ ماسرہ کبینئی، زہ خیرہ کومہ او کہ تہ دا وایے چہ دا پیش کرو نو زہ بہ 'No' او کرمہ نو بیا بہ د ہغے ہیخ Value پاتے نہ شی۔ منسٹر صاحب صحیح خبرہ او کپہ چہ تاسو سرہ بہ کبینو چہ چرتہ داسے وی نو ہغہ بہ مونہرہ تھیک کرو۔ نو پہ دیکبے زما خیال دے چہ تاسو Insist کوئی مہ نو بنہ بہ وی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تھیک شوہ جی، دوی مشران دی چہ دوی وائی (تھقے) نو نہ بہ ئے Insist کومہ۔

Mr. Acting Speaker: Ms. Mehar Sultana ڈیرہ مننہ، ڈیرہ مہربانی۔ Advocate, Honourable MPA, to please move her resolution No. 147. Ms. Mehar Sultana, please.

محترمہ مہر سلطانہ: شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوہاٹ تا کرک انڈس ہائی وے پر بھاری ٹریفک، نیز تیز رفتاری اور اوور ٹیکنگ سے بہت سے حادثات رونما ہوئے ہیں، لہذا حکومت مذکورہ روڈ پر ٹریفک قوانین کی پابندی کو یقین بنانے کیلئے اقدامات کرے تاکہ عوام حادثات سے بچ سکیں۔"

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please. Barrister Arshad Abdullah.

وزیر قانون: دا جی ڈیر Vague دے ، It's a very vague resolution جی۔ یو ارج تہ دوی دا وائی چہ "وفاقی حکومت سے سفارش کرے" تو کس بات کی سفارش کرے؟ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ٹریفک کے جو قوانین ہیں، Under the law، مطلب اس ریولوشن کے علاوہ بھی Under the constitution they are bound to maintain law and order اور جو ٹریفک کا قانون ہے، وہ نافذ کرنا ان کا کام ہے اور This is their duty so it's very vague.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر جی، ان کی بات بالکل Clear ہے کہ وہاں پر اتنی سپیڈ ہے اور وہاں پر کوئی ٹریفک پولیس نہیں ہے۔ جیسے پنڈی ہائی وے پر ٹریفک پولیس ہے، وہاں پر بھی کوئی اس قسم کی پولیس رکھیں کہ کراچی سے اور مینگورہ سے جو بسیں جاتی ہیں سر، آپ حیران رہ جائیں گے کہ چھوٹی گاڑیوں کو تو بالکل کوئی توجہ ہی نہیں دیتا تو اس سلسلے سے ان کی بات Clear ہے کہ وہاں پر ٹریفک پولیس، موٹروے جیسی یا ہائی وے جیسی پولیس مقرر کریں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: تھینک یو، سر۔ سر، مسٹر صاحب نے جو کہا کہ یہ بڑی Vague ہے، Vague نہیں ہے، جیسے کہ منور خان صاحب نے بھی کہا، اس سے پہلے اس کو سپورٹ کیا، میں بھی سپورٹ کرتا ہوں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کہیں بھی آپ ہائی وے بنا دیتے ہیں تو اس کے اوپر قانون کی Implementation بھی ہوتی ہے، قانون نافذ کرنے کا بھی کوئی طریقہ کار ہوتا ہے جو کہ وہاں پر بالکل نظر نہیں آتا جس وجہ سے وہاں پر بڑے سیریس حادثات ہو چکے ہیں، کئی جانیں ضائع ہو چکی ہیں، کئی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں تو اس کو ایک Vague resolution کہنا میرے خیال میں زیادتی ہے۔ سر، یہ بڑا ایک سیریس معاملہ ہے جس کو Seriously لینا چاہیے۔ مسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاؤس سے پوچھتے ہیں۔ جناب مسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یو جو جی Mover پیش کرو او دا او شو خودا ڈسکشن جی، ہر سرے پرے ڈسکشن کوی، دا تھیک طریقہ نہ دہ۔ زما خیال دے قرارداد Move شولو او د ہغے جواب ور کرے شو نو Mover should speak rather than every body else، دا خو There is no end to it, every body will take part in the discussion، نو تھیک دہ جی، مونرہ بہ بالکل دا دغلتنہ سپورٹ کرو۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں ڈسکشن کی کوئی ممانعت، البتہ ہاؤس سے پوچھ لیتے ہیں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable

Member may be passed? Those who are against it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applauses)

Mr. Acting Speaker: Ms. Zarqa Bibi, to move her resolution No. 149 in the House.

محترمہ زرقابی بی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ صوبے کے تمام تعلیمی اداروں میں طلباء پر اساتذہ کی طرف سے کی جانی والی جسمانی تشدد پر فوری پابندی عائد کرے، نیز جو اساتذہ طلباء کو جسمانی سزا دیں، ان کو فوری طور پر مروجہ قانون کے تحت نوکری سے برخاست کیا جائے۔"

Mr. Acting Speaker : Minister concerned, Sardar Hussain Babak Sahib, please.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی تعلیم): مہربانی، سپیکر صاحب۔ بالکل چہ کوم پوائنٹ Raise شوے دے سپیکر صاحب، د دے بارہ کبے چہ کومہ سزا دہ، ہغہ لاگو ہم دہ او د ہغے مونبر سرہ مثال ہم شتہ دے چہ مونبرہ پہ کرک کبے د چوکارہ پرنسپل، مطلب دا دے دغلته کبے دیو سکول استاذ دا جرم کرے وو، د ہغے سزا ہم مونبرہ ور کرے دہ او پہ توله صوبہ کبے پہ تولو سکولونو کبے پہ جسمانی سزا باندے دیرہ سختہ پابندی دہ او کہ داسے خہ کیس وی مخے تہ نو بالکل زمونبر وړاندے د راولی نو انشاء اللہ پہ ہغے باندے بہ مونبرہ عمل درآمد کوؤ کہ خیر وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے؟

محترمہ مہرسلطانہ: ٹھیک ہے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Engineer Javid Iqbal Tarkai, MPA, to please move his resolution No. 165. Mr. Javid.

انجینئر جاوید اقبال ترکائی: "یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی کے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے درجہ چہارم ملازمین کی تقرریاں اور تبادلے متعلقہ ایپی اے کی سفارش سے کی جائیں۔"

سپیکر صاحب، زہ لہر پہ دیکھنے وئیل ہم غوارمہ جی۔ زما پہ حلقہ کبے  
 On regular basis د تیچرز ترانسفرز کیری As a political punishment جی،  
 پہ دے باندے مخکبے ہم ما واک آؤت کرے دے، خبرے مے پرے ہم کرے دی۔  
 Every MPA is the Chief Minister of his constituency خود ہغے نہ پس زور نور ہم زیات شولو جی۔ پکار دا وہ چہ  
 Except Javid Tarki Statement ئے ور کرے وے چہ Javid Tarki Statement ئے ور کرے وے چہ  
 جی، کہ دا Statement ئے ور کرے وے چہ جاوید ترکی ترینہ Exclude دے نو  
 بیا بہ ما تہ افسوس نہ وو جی۔ Regular basis باندے تیچرز ترانسفر کیری زما  
 پہ Constituency کبے جی As a political punishment، مونہرہ Nation تہ  
 Message ور کوؤ؟ مونہرہ بہ تیچرانو تہ او ماشومانو تہ خہ Message ور کوؤ  
 چہ Teachers have the right to vote, they can not make a decision، نو  
 It should be stopped. دا زما تاسو تہ ریکویسٹ دے، لہر انصاف او کړی جی۔  
Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

انجینئر جاوید اقبال ترکی: او یو زہ بل خہ ہم وئیل غوارمہ جی۔ زہ بل خہ ہم وئیل  
 غوارمہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: دغہ ریزولیشن او شولو کنہ بس۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: نہ، دیکھنے اپوائنٹمنٹس ہم دی جی، Shortly اوس خود دے  
 روژہ کبے 186 کلاس فور اپوائنٹمنٹس شوی دی جی۔ زہ او سردار علی خان  
 صاحب ئے پکبے دواہرہ بانی پاس کړی یو جی۔ مونہرہ ہم ایم پی ایز یو، زمونہرہ  
 ہم Rights دی جی۔ آخر زمونہرہ نہ ئے پکبے مشاورت ولے نہ دے اغستے؟  
 Short cuts پکبے دی جی او بیا اپوائنٹمنٹس جی، پہ دیرہ کبے یو سرے  
 کبینی او د خان نہ ئے سردار جوہر کرے وی او ہغہ اپوائنٹمنٹ لیٹرز ور کوی  
 جی، It's total discrimination، دا بالکل زیاتے دے ما سرہ او دے تہولے  
 اسمبلی سرہ، نو تاسو پہ دیکھنے پخپلہ انصاف او کړی چہ دا ما سرہ زیاتے دے،  
 I am an elected MPA, I have got 22 thousands 700 votes او ما سرہ دا  
 Behavior ولے کیری جی، ولے زما سپورٹرز تنگی جی؟ For what reason?

جناب قائم مقام سپیکر: دا اپوائنٹمنٹ د تیچرانو بارہ کنبے خبرہ کوئی، کہ د کلاس فور بارہ کنبے خبرہ کوئی؟

انجینئر جاوید اقبال ترکی: نہ، زما تحریک کنبے جی دواہ دی۔ دیکنبے تیرانسفرز ہم ما لیکلی دی Plus appointment of class IV مے ہم لیکلی دی جی۔ دا 186 ئے Appoint کری دی، زما پکنبے ہیخ خوک ہم نشته جی، Why So? جناب قائم مقام سپیکر: نو تیچران خو پہ میرت باندے کیری کنہ۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: نہ، تیچران پہ میرت نہ کیری۔ تاسو یوہ کمیٹی کنبینوئی Neutral او پتہ د اولگوی چہ ما سرہ زیاتے کیری کہ نہ کیری جی؟ Once for all دا مسئلہ ختمہ کری جی، Make a neutral، کمیٹی کنبینوئی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک شوہ۔ منسٹر صاحب نہ تپوس کوؤ چہ منسٹر صاحب خہ وائی؟ منسٹر صاحب، ارشد عبداللہ صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مائیک لہر آن کری۔

جناب قائم مقام سپیکر: بنہ جی۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ د دوئی دا ریزولوشن د کلاس فور تباد لے او اپوائنٹمنٹ حوالے سرہ دے نو قانوناً جی، پہ دے باندے خو تاسو Service matter کیسونہ کری دی، د سپریم کورٹ دا فیصلے دی چہ Each and every post should be advertised. کہ ہغہ، خو بھر حال دلته یو Trend روان دے او دا کیری، ایم پی ایز، Over all کیری، ایکہ دو کہ داسے مسئلے کہ وی دوئی تہ، نو دا بہ مونہہ جی Internal arrangement او کرو، هلته بہ د دوئی دا مسئلے حل کرو خو کہ د ریزولوشن پہ شکل کنبے راخی او Legal form دے لہ ورکوی نو ہغہ کیدے نہ شی خکہ چہ د سپریم کورٹ فیصلے خلاف دی، نو دا بہ زما گزارش وی چہ دوئی د دا پراپ کری او د دوئی چہ کوم لوکل آفیسر سرہ خہ پرا بلم وی، ہغہ بہ ورلہ زہ Assurance ورکوم، انشاء اللہ دا بہ ورلہ مونہہ حل کرو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جاوید ترکی صاحب۔

انجینئر جاویدا اقبال ترکئی: جناب سپیکر صاحب، زہ خو پہ دے نہ پوہیرم چہ مونہرہ تہ Assurance راکوی او کار پرے نہ کیڑی۔ زہ بہ ولے دروغ وایم د دے تہول ہاؤس مخامخ، د دے تہولے اسمبلی، جرگے مخامخ بہ زہ دروغ ولے وایمہ جی؟ I do My people are tortured physically and mentally both جی ہلتہ، چہ not want any more assurances like they should, the committee ہغہ دا Judge کری۔

Mr Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر تعلیم برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔ د لاء منسٹر صاحب ڈیرہ زیاتہ شکر بہ چہ ہغہ د رولز ریگولیشنز وضاحت او کرو۔ سپیکر صاحب، جاوید خان چہ کومہ خبرہ او کرہ، بالکل دا د تیچرز پہ حوالہ باندے چہ دوئی کومہ خبرہ کوی، دوئی د ماتہ د خپلے حلقے لسٹ راکری او د کوم Discrimination خبرہ چہ دوئی کوی یا دوئی وائی چہ Political base باندے ہراساں شوی دی خلق، بالکل زہ ور تہ Assurance ور کوم چہ انشاء اللہ یو تیچر بہ داسے نہ وی چہ مونہرہ پہ Political base باندے ہغہ ہراساں کرے وی او پہ دے وجہ باندے مونہرہ ہراساں کرے وی چہ ہغہ خدائے مہ کرہ د جاوید خان ملگرے وی او مونہرہ ہغہ تہ آزار رسولے وی۔ بہر حال دوئی د مونہرہ تہ لسٹ راکری انشاء اللہ، زہ Assurance ور کومہ چہ ہغہ مداوا او ہغہ ازالہ بہ مونہرہ او کرو۔ د کلاس فور چہ کومہ حدہ پورے خبرہ دہ سپیکر صاحب، دا تاسو تہ معلومہ دہ چہ د کلاس فور اپوائنٹمنٹس چہ دی، دا پہ اخبار کینے اشتہار راخی۔ بیا ہم د کلاس فور پہ حوالہ باندے کہ د سردار علی خان او د جاوید خان خہ تحفظات وی نو انشاء اللہ د دوئی پہ تہولہ حلقہ کینے چہ کوم کوم کلاس فور دی او دوئی سرہ، د دوئی بقول چہ کہ اگرچہ زیاتے نہ دے شوے خو کہ دوئی سرہ زیاتے شوے وی نو بہر حال زہ ور تہ Assurance ور کوم او د اسمبلی نہ بہر پہ آفس کینے ہم ورسرہ کینیناستے شہ او د دوئی چہ کوم حق دے، دا بہ انشاء اللہ ہغوی تہ ملاویری۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیرہ مننہ او مہربانی ستاسو۔

انجینئر جاویدا اقبال ترکئی: جی د بابک صاحب ڈیرہ ڈیرہ مہربانی او کہ داسے اوشی نوزہ بہ ڈیر خوشحالہ یمہ او بس زہ بہ بیا پہ آرام ناست یمہ جی۔ Constitution



نورخہ Amendment زہ پہ ہغے کنبے بہ کومہ او دے خیز کنبے بہ دغہ نہ کومہ  
خوچہ کوم words مو او وئیل نو پلینز، ہغہ بہ آنر کوئی ہم۔ تھینک یو۔

Mr Acting Speaker: Thank you. Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, honourable MPA, to please move his resolution No.176. Mr. Muhammad Zamin Khan, please.

جناب محمد زمین خان: شکریہ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ٹیل ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کیلئے خصوصاً اور صوبے کے عوام کے معاشی اور مواصلاتی نظام کیلئے عموماً ریڈھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، لہذا ملاکنڈ ٹیل کی تعمیر کی فی الفور منظوری دی جائے تاکہ عوام کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔" ڈیرہ مہربانی۔

وزیر قانون: تھیک شوہ جی مونر نے سپورٹ کوڈ جی۔ سپورٹ کوڈ نے، تھیک شوہ۔

Mr. Acting Speaker: The Motion before the House is that the resolution moved by the honouralbe Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Malik Badshah Saleh, honourable MPA, to please move his resolution No. 188. Malik Badshah Saleh, please.

ملک بادشاہ صالح: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع اپر دیر، کوہستان میں جنگلات کی قدرتی دولت کو بچانے کیلئے علاقے کو سوئی گیس فراہم کی جائے۔"

سر، زہ پہ دے باندے لڑیو دوہ خبرے کومہ چہ مونر دغلته بائیس لاکھ فٹ ایکڑ لرگے دیار سیزو سالانہ۔ چہ کہ پہ دیکنبے مونر کوشش او کپرو او مونر دس لاکھ فٹ لرگے بچ کرو نو تقریباً پہ دو ہزار کنبے دے لہ ضرب ور کپری نو دے نہ تقریباً دو ارب روپی جو ریری کہ نیم، خلورمہ حصہ لرگے مونر بچ کرو جی، نو زہ دا ریکویسٹ کوم چہ تولہ اسمبلی پہ دے باندے وفاقی حکومت تہ خصوصی سفارش او کپری چہ دے علاقے تہ گیس ور کپری ولے چہ خنگلاتو کنبے بہ ڈیر کمے راشی پہ دے باندے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز، لاء مسٹر، ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: او جی بالکل سپورٹ کوؤ، د دوئی داریزولیشن سپورٹ کوؤ جی۔

Mr. Acting Speaker: The Motion before the House is that the resolution moved by the honouralbe Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Qalb-e-Hassan, honouralbe MPA, to please move his resolution No. 197. Mr. Syed Qalb-e-Hassan please.

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہاٹ ریڈیو سٹیشن کیلئے کوہاٹ کے ڈی اے میں پلاٹ فراہم کیا جائے۔"

Mr. Acting Speaker: Please, Minister concerned please. Bashir Ahmed Billour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب! دا ریڈیو چہ دے، دا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن دے او کارپوریشن چہ دے، ہغہ Independent دے او دوئی د مونر بہ Payment او کری، مونر بہ ورتہ پلاٹ ورکرو۔ داسے خو پلاٹ نہ شو ورکولے۔ دیکھنے دا لیکھی چہ "ایسے پلاٹ دے دیں" یا خود Payment او کری، مونر بہ ورتہ پلاٹ ورکرو او بالکل خپل سٹیشن د او کری۔ دا خو کارپوریشن دے، دے لہ خو مونر بہ داسے پلاٹ نہ شو ورکولے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر قلب حسن! تھیک شو؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، د وفاق سرہ د دے تعلق دے خو ہغوی دلته کبے ریکویسٹ کرے دے چہ صوبائی حکومت د مونر بہ زمکہ را کری، مونر بہ بلڈنگ درتہ جوہ کرو، نو کوہاٹ کے ڈی اے کبے مختلف ٹائیونو کبے پلاٹنگ شتہ دے د گورنمنٹ ادارو د پارہ، دا سرکاری یوہ ادارہ دہ نو زما ریکویسٹ دے چہ گورنمنٹ تہ داسے سترہ خبرہ نہ دہ، چار چہ لاکھ روپی، چار لاکھ روپی دی، دوہ کنالہ پلاٹ د دوئی ورکری، دوئی فری آرڈر ہم کولے شی۔ کہ منسٹر صاحب ریکویسٹ او کری، فری ہم ورکولے شی کے ڈی اے والا، نو زما پہ خیال سر، دا دومرہ دغہ والا خبرہ نہ دہ۔ دے باندمے ڈیرہ دو کروہ

Investment بہ وفاق کوی، نو علاقے د پارہ فائدہ دہ، پہ ہغے کبنے بہ خلق نوکران شی، ہغے کبنے بہ خلقو تہ جاب ملاؤ شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): داسے دہ چہ دا کارپوریشن دے، دا د حکومت ادارہ دہ، د حکومت ادارہ ہم چہ د یو بل نہ اخلی نو کہ ہغہ دیپارٹمنٹ نہ وی نو یو بل دیپارٹمنٹ تہ پیسے ورکوی۔ دا اوس مونر بلہ ورخ د سی دی ایے نہ زمکہ ہیلتھ دیپارٹمنٹ واغستہ، ہیلتھ دیپارٹمنٹ د سی دی ایے نہ اخلی او خپل Payment ہر یو دیپارٹمنٹ، دا خوبیا مرکزی کارپوریشن دے نو ہغہ د خپل، بلہ ورخ مونر دا انتہیا گلی کبنے ورکے دہ ہم دوئی تہ نو ہغوی مونر تہ پیسے راکرے دی۔ دوئی د ہم پیسے، دوہ کروڑ روپیہ پہ بلڈنگ لگوی او ستاسو خبرہ چہ خلور لکھہ روپیہ اتھارتی تہ نہ ورکوی، نو دا خوبیا ناجائزہ دہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک دہ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): چہ بیاسبا بل کارپوریشن بہ راشی، مونر تہ ہم پلاٹونہ راکری نو دا اتھارتی داسے دہ چہ دا خپلے پیسے پخپلہ پیدا کوی، حکومت ور تہ خہ پیسے نہ ورکوی۔ نو داسے فری پلاٹونہ مونر ورکوؤ نو بیا خوبیا بہ کارپوریشن خنگہ چلیری؟

جناب قائم مقام سپیکر: قلب حسن صاحب! پلیز، تھیک شوہ۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، ما خو یو ریکویسٹ کرے دے، بس تھیک دے چہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: د ہغوی جواب خو ڊیر Reasonable دے او دا اوشوہ چہ د ہغوی د جواب نہ۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: د ہغوی Requirement سر، دا دے چہ مونر تہ پلاٹ صوبائی حکومت راکری نو مونر بہ بلڈنگ واچوؤ او کہ منسٹر صاحب دغہ نہ کوی، بس خیر دے مونر بہ (تہنہ) مونر بہ، تھیک شوہ، سر۔

Mr. Acting Speaker: Mr Anwar Khan, honouralbe MPA, to please move his Resolution No. 213. Mr. Anwar Khan, please.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں اکثریت طلباء کا تعلق دیر بالا سے ہے جہاں پر صرف پی ٹی سی میں 485 زنانہ اساتذہ جنہیں دیر بالا میں مذکورہ یونیورسٹی کا ریجنل آفس نہ ہونے کی وجہ سے سوات اور پشاور آنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ سخت مشکلات سے دوچار ہیں، لہذا وفاقی حکومت دیر بالا میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا ریجنل آفس کھولنے کیلئے اقدامات کرے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر لاء پلیرز۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، د دے سرہ ریکویسٹ مے دا دے جی منسٹر صاحب تہ چہ چونکہ زمونبرہ د برہ دیر یا د ملاکنڈ ڊویشن چہ کوم موجودہ صورتحال دے، د دے بنیادی وجہ دا غربت او جہالت دے۔ اوس کہ جہالت ختموؤ جی، ہلتہ د ایجوکیشن دا مسئلہ دہ جی چہ زمونبرہ 485 ستو ڊنتس پہ علامہ اقبال کبنے چہ دی دلتنہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک شوہ، بس ستاسو ریزولیشن کبنے راغلہ، ڊیتیل کبنے دے۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: بس دغہ د جی، زمونبرہ۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: دا جی بالکل سپورٹ کوؤ۔ سپورٹ کوؤ جی بالکل۔

Mr. Acting Speaker: The Motion before the House is that the Resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Muhammad Ayub Khan Ashari, honourable Minister for Science and Information Technology NWFP, Syed Jaffar Shah, honourable MPA, Dr. Haider Ali, honouralble MPA, Mr. Shamsher Ali, MPA, Mr. Waqar Ahmed Khan, MPA, Mr. Sher Shah Khan, MPA and Ms. Noor Saher, MPA, to please move their joint resolution No. 104 one by one in the House, sorry 214 one by one please.

جناب محمد ایوب خان (وزیر سائنس، انفارمیشن ٹیکنالوجی): منند، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی۔۔۔۔۔"

**Mr. Acting Speaker:** Mr. Ayub Khan Ashari Sahib, please, his name is first, one by one, Sir, نا آپ پڑھ لیں، one by one.

وزیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: تھپیک شوہ، سر۔ یہ جائنٹ ہے تو ڈاکٹر صاحب سب کی طرف سے پیش کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر حیدر علی صاحب۔

ڈاکٹر حیدر علی: مہربانی جی۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ ضلع سوات گزشتہ ڈیڑھ سال، ابھی دو سال سے، کیونکہ یہ قرارداد ہم نے چھ مہینے پہلے جمع کی تھی اور ابھی اس کا نمبر آیا ہے تو ابھی "دو سال سے حالت جنگ میں ہے اور وہاں کے عوام کی آمدنی اور کاروبار کے تمام وسیلے و ذرائع بند ہو چکے ہیں اور زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ ایسی حالت میں ضلع سوات کے عوام خود امداد کے مستحق ہیں، لہذا حکومت ان کے ذمے واجب الادا تمام زرعی اور کمرشل قرضے معاف کرے۔" شکر یہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: بالکل جی مونبر ہم دلتہ تائید کوؤ جی، بالکل صحیح خبرہ دہ۔

**Mr. Acting Speaker:** The motion before the House is that the joint resolution moved by the honouralbe Minister and Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Acting Speaker:** The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Ghulam Muhammad Khan, honourable MPA, to please move his resolution No. 241. Mr. Ghulam Muhammad Khan, please.

جناب غلام محمد خان: شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ایک سال قبل ضلع چترال کے گاؤں سونو غر میں گلشیر پھٹنے کی وجہ سے اڑتیس گھرانے متاثر ہوئے ہیں اور وہ تاحال خیموں میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ صوبائی حکومت کی طرف سے ریلیف پیکیج کے تحت فراہم کردہ خوراک بھی ناکافی ہے، لہذا وفاقی حکومت، ایرا مذکورہ گھروں کی بحالی کیلئے اقدامات کرے۔"

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: سپورٹ کرتے ہیں جی ان کی Contention، ان کی ریزولوشن سپورٹ کرتے ہیں جی بالکل۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honouralbe Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Munawar Sultana, honourable MPA, to please move her resolution No. 263. Mst: Munawar Sultana, please.

محترمہ منور سلطانہ: جی سپیکر صاحب، ڊیرہ مننہ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پرائیویٹ ٹی وی چینل پر پختونوں کی ثقافت غلط اور گمراہ کن انداز میں پیش کی جاتی ہے جس سے بحیثیت قوم ہماری بدنامی اور غلط شناخت ہو رہی ہے، لہذا مذکورہ پرائیویٹ ٹی وی چینل کو پختونوں کی ثقافت غلط اور گمراہ کن انداز میں پیش کرنے سے روکا جائے" جناب سپیکر صاحب، مونر پبنتانہ یو او دا زمونر پبنتون کشی خو ہسے ہم شروع دہ خو اوس ورسره ثقافت کشی او حالت کشی ہم دہ نو مہربانی او کړئ جی۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please. ۔ تھیک شوہ ۔

محترمہ منور سلطانہ: جی چہ تاسو زمونرہ د دے چینلو نہ خلاصی او کړئ، پبنتونو لہ خپل ہغہ زور روایت د ثقافت ور کړئ او ثقافت کشی مہ کوئی تاسو نو جی۔۔۔۔

(تہقہ)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): داسے دہ جی دا خو ڊیرہ جائزہ خبرہ دہ او د خپل ہر یو قوم خپل یو شناخت وی، د ہغوی کلچر وی، تہذیب وی، ثقافت وی، د ہغے خلاف چہ ہر خہ پہ تہی وی باندے راخی، ہغہ مناسب نہ دہ او ہغہ چہ د ہر چینل نہ وی، کہ پرائیویٹ وی او کہ ذاتی وی او کہ ورپسے چہ کوم دے سرکاری وی، نہ

دہ پکار چہ دیو قوم تہذیب، ثقافت، دہغوی جذبات د مجروح شی، لہذا مونہر د  
دے ملگرتیا کوؤ او یرہ تھیک خبرہ دہ او مونہرہ ورسرہ سپورت کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honouralbe Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mst: Uzma Khan, honourable MPA, to please move her resolution No. 282. Not present, withdrawn. Next, Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, to please move his resolution No. 289. Muhammad Javed Abbasi Sahib, please.

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سرکل لورہ جو نیونین کونسل جس کی آبادی لاکھوں افراد پر مشتمل ہے، پہاڑی علاقے سے، ایٹ آباد سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، مذکورہ علاقے کے غریب عوام اور خواتین کو شناختی کارڈ کے حصول کیلئے جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے جو ناقابل برداشت ہوتا ہے، لہذا حکومت سرکل لورہ میں شناختی کارڈ آفس کے قیام کیلئے فوری اقدامات کرے۔"

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: ہاں جی بالکل ہم عباسی صاحب کو سپورٹ کرتے ہیں جی، ان سے لگاؤ ہے ہمیں۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honouralbe Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Hafiz Akhtar Ali Sahib, MPA, to please move his resolution No. 144.

حافظ اختر علی: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بلوونڈ، بند بابا، بانڈہ جات باوزئی، گوجران لنڈی شاہ اور بانڈہ جات میاں خان کے علاوہ پی ایف 28 مردان کے تمام محروم علاقوں کو بجلی کی ترسیل یقینی بنائے۔" شکر ہے۔





سندھ کنبے شته دے چہ د هغه د وجے نه غريبو کسانانو ته او غريبو خلقو ته ډيرے فائده ملاوږي او د دے چونکه زياتي بجهت مرکزی حکومت ورکوي، مونږ دا وايو چه زمونږ د دے صوبے سره دا زياتے کيږي نو په دے وجه باندے د هغه په حق کنبے جي تير شوه اجلاس کنبے هم يو Unanimous resolution پاس کړے دے دے اسمبلئ او بيا زمونږ دے اسمبلئ کنبے عالمگير خان خليل او عطيف الرحمان صاحب هم يو قرارداد پيش کړے وو، هغه هم دے ايوان پاس کړے دے او د هغه په لږ کنبے جي يوه کميټي مقرر شوه وه چه هغه جناب سپيکر صاحب چيئر کوله او عبدالاکبر خان، ثاقب الله خان صاحب او نور زمونږه معزز ممبران صاحبان د هغه ممبران وو نو په هغه وجه باندے هغوی دا فيصله او کړه د ډير بحث نه وروستو چه دا چونکه د دے صوبے سره زياتے دے او دلته کنبے چونکه زمونږ اوس اسمبلي هم شته دے، ايم پي ايز هم شته دے، د هغه خلقو ضروريات هم شته دے نو په دے وجه باندے دا بحال کيدل ډير زيات ضروري دی نو په هغه کنبے جي مونږه پينتاليس ورځے ټائم مقرر کړو چه د دے د پاره يوه کميټي د ايکسټين صاحب په سربراهئ کنبے جوړه شي او هغه کميټي خپل سفارشات هغوی ته اولږي او چيف سيکرټري صاحب ته او بيا سي ايم صاحب ته لار شي او هغوی ئے منظوري او کړي نو د هغه نه وروستو جي چه چيف سيکرټري صاحب زمونږه موجوده، جاويد اقبال صاحب په هغه باندے دا معروضات پيش کړي وو چه چونکه په دے وخت کنبے د صوبے حالات ډير زيات خراب دي او آئي ډي پيز راغلي دي د لکھونو په تعداد کنبے نو مونږه د هغوی بوجه نه شو برداشت کولے او بيا نور مسائل هم ډير دي او په دے وخت کنبے دومره مونږ سره وسائل نشته دے چه مونږ دا په دے وخت کنبے برداشت کړو ځکه چه هغوی ته مونږه دا کوم دغه ليږلے وو نو په هغه سمري کنبے تقريباً د يو ارب روپو دغه ليږلے شوه وو خو که فرض کړه په هغه کنبے بیس کروږ روپئ هم دا صوبائي حکومت د خپل طرف نه شامل کړي نو دا بينک به هم روان شي او کال په کال به زمونږ دغه يو ارب روپو ته هم اورسي۔ چونکه دوئ دا معروضات پيش کړل او بيا سي ايم صاحب هم په هغه کنبے دا خبره اولیکله چه دا چونکه په دے وخت کنبے زمونږ سره اوس نشته دے او لږ تاسو صبر او کړئ،

دا مونږ کوو خو لږ چه حالات د صوبے بڼه شی، نو په هغه دوران کښه زمونږه د جناب صدر زرداری صاحب سره ملاقات او شو او په هغه ملاقات کښه چونکه هغه خود لاء اینډ آرډر په حواله باندے وو، صرف د لوئر ډیر په حواله باندے وو خو بیا هم د زرداری صاحب په خدمت ----

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب، ڈیکورم کا خیال رکھیں پلیز۔

وزیر برائے تحفظ حیوانات و امداد باہمی: د هغوی په خدمت کښه جی ما یو درخواست پیش کړو، د هغه کاپی داده ما سره موجود ده۔ (تقریباً) هغوی زرداری صاحب له جدا کړو او د هغه یوه کاپی هغوی پرائم منسټر صاحب ته اولیږله او په هغه کښه ئه منظوری ورکړه د یو ارب روپو د پاره چه دا تاسو ورکړئ دوی له بیا د هغوی اہلکار فنانس ته یو لیټر بل اولیکلو چه تاسو فوری په دے باندے عملدرآمد او کړئ او دا کار او کړئ خو چونکه زمونږ د صوبے د طرف نه هغوی سره څه ډاکومنټس موجود نه وو نو په هغه وجه باندے بیا زمونږ صوبائی سیکرټری صاحب د لائیوسټاک او د زراعت یو بل لیټر اولیږلو او دا د هغوی سره پروت دے۔ دا خوبه کیږی خوزه اوس په دے وخت کښه دا خبره کوم چه نن د درخواستونو ورځ ده، وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، تاسو دا ټول ایوان، معزز ممبران موجود دی، زما نن هیڅ درخواست نشته، زما دا یو درخواست دے چه که اوس په دے وخت کښه دوی دا مہربانی او کړی چه د دے فوری حکم ورکړی چه کم از کم دا بیس کروړ روپی د ملاؤ شی دے ډیپارټمنټ ته نو دا به روان شی۔ یو خوبه په هره ضلع کښه چه کوم زمونږ برانچونه دی، هغه به قائم شی، بل د دے چه کوم Assets دی، هغه به محفوظ شی ځکه چه په دے وخت کښه زمونږ د کوآپریټیو سره تقریباً 25888 کنال زمکه شته دے۔ د دے نه علاوه تیره کروړ روپی مونږ سره وے، په هغه تیره کروړ روپو کښه جی کوم د بینک ملازمین چه وو، هغوی ته ساږه دس کروړ روپی ورکړے شوی دی، د قانون مطابق هغه فارغ شوی دی۔ زمونږ سره په دے وخت کښه صرف اټھاره کسان مونږ ساتلی دی چه دا د بینک کوم ریکارډ دے چه دا محفوظ اوساتی۔ د دے نه علاوه درے کروړه روپی زمونږه په خیبر بینک کښه پرتے دی، په هغه باندے مونږ د دے خپلے، دا اوس چه کومه پاتے محکمہ ده، هغه خرچه چلوؤ او هغه

پرے روانہ دہ۔ نو کہ فرض کرہ، دا مونہہ ریکویسٹ کوؤ د دے ایوان پہ ذریعہ باندے، د ٲولو ممبرانو پہ وساطت باندے چہ ہغوی د دیکبے زمونہ سرہ، دغہ تیر شوے اسمبلی دا Unanimously پاس کرے دہ د ایم ایم اے دور کبے، نو مونہہ دا وایو چہ پہ دے وخت کبے بیا پاس شوہ او بیا کمیٹی ہم کرے دہ نو مونہہ وایو چہ دا د فوری طور، او د صوبے حالت ہم لہ خیرہ بنہ دے او پیسے ہم شتہ دے نو پہ دے وجہ جی زہ وایم چہ وزیر اعلیٰ صاحب د مہربانی او کری چہ فوری د پہ دے باندے اوس مونہہ تہ یو دغہ او کری۔ ٲیرہ مہربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں نے جو ایڈجرمنٹ موشن Move کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔  
 جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے جو ایڈجرمنٹ موشن پر جو باتیں کی تھیں، آج وزیر صاحب یعنی حکومت کی طرف سے بھی تقریباً وہی باتیں آگئی ہیں اور میں مشکور ہوں وزیر صاحب کا کہ انہوں نے بڑی تفصیل سے اس کا جواب دیا اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ اگر آئریبل ممبرز ایک منٹ کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب کو بچھوڑ دیں تا کہ یہ، ایک بہت اہم مسئلہ ہے تو اگر درخواستوں سے ایک پانچ منٹ کیلئے صبر کر دیں اور منسٹر صاحب نے بھی ریکویسٹ کی، میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ بلکہ ساری اسمبلی نے Unanimously اس چیز کو پاس کیا ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب ماشاء اللہ خود اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ کوآپریٹیو بینک کے نہ ہونے سے لوگوں کو کتنی مشکلات ہیں تو منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ بیس کروڑ روپے اگر دے دیں تو باقی پچیس ہزار کنال زمین تو اس بینک کے پاس اپنی ہے تو اگر وزیر اعلیٰ صاحب اس فلور پر، اور اصولی طور پر وہ منظوری دے چکے ہیں لیکن صرف اس وقت، کہ اگر انہوں نے یہ لکھا تھا اس طرح فنانشل پوزیشن، اور یہ چارچھ مینے پہلے کی بات ہے، ابھی تو میرے خیال میں ماشاء اللہ صوبے کی پوزیشن بہتر ہے تو اگر وہ Cut off date دے دیں تو ہم یہ نہیں کہتے کہ کل سے، اگر کل سے کرتے ہیں تو ہم اور مشکور رہیں گے لیکن ایک Cut off date دے دیں کہ اس تاریخ سے جو ہے نایہ بینک۔۔۔۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جی مہربانی۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے جو کوآپریٹیو بینک کے حوالے سے بات کی ہے جی، کوآپریٹیو بینک بڑے Effectively، ہمارے جو چھوٹے زمیندار ہیں، ان

سے چھوٹے چھوٹے قرضے لیکر اور اس سے بڑا استفادہ فرمادیتے ہیں، میں سپورٹ بھی کر رہا ہوں لیکن اتنی سی گزارش کر رہا ہوں، منسٹر صاحب چونکہ حکومت میں ہیں اور وہ بات نہیں کر سکتے، میرے خیال میں Effectively جی اگر آپ اس کو چلانا چاہتے ہیں تو بیس کروڑ کی بجائے میں چیف منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ پچاس کروڑ روپے ہمیں فوری طور پر دینے چاہئیں تاکہ Effectively یہ کام جتنا جلدی ہو سکے، اس کو شروع کیا جائے۔ ہم ان کی سپورٹ کرتے ہیں جی۔

(تالیاں)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: اس سلسلے میں سر، ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو۔  
جناب قائم مقام سپیکر: منور خان۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جیسے عبدالاکبر خان نے کہا، منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ اس کو ایک ارب روپے کی ضرورت تھی تو کوآپریٹو بینک والے مجھے کہہ رہے تھے کہ یہاں پر چرگانوچوک میں اس کا ایک پلازہ ہے، اگر وہ ہم بیچنا چاہتے ہیں تو اس سے میرے خیال میں حکومت کو وہ پیسے ملیں گے تو انہوں نے مجھے کہا کہ اگر آپ اس کو لینا چاہتے ہیں تو آپ پیسے دے دیں تو میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ بس ٹھیک ہے، میں اس کو لینے کیلئے تیار ہوں، اگر ان کی یہ کمی پوری کر سکے تو ان کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔  
جناب قائم مقام سپیکر: کوئی بات کرنا چاہتے ہیں آنریبل چیف منسٹر آف پنجتو نخوا۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): ڀیره مهربانی، محترم سپیکر صاحب۔ یو ڊیر Important issue او یو ڊیر Important sector چه د هغه په حواله باندے زمونږه ذمه وارو ملگرو او مشرانو د خپلو خیالاتو اظهار او کړو او دا هم بنه خبره ده چه د هغه سره سره دا ئے هم واضحه کړه چه که دا فیصله ایساره وه نو په دے وجه ایساره وه چه فنانشل پرابلمز وو۔ د عبدالاکبر خان خبره چه فنانشل پرابلمز زمونږ نن نشته، زه خو وایم الله تعالیٰ د نن نه بلکه د ټول عمر د پاره د دوی دا خبره صحیح ثابتہ کړی چه په دے صوبے کښ هډو چرے فنانشل پرابلمز وی نه، (تالیاں) خو په دے هاؤس کښ ډیر ذمه وار مشران او ملگری ناست دی او دا هم د دے هاؤس اعزاز دے چه په دیکښن زمونږه ایکس چیف منسټرز هم ناست دی، په دوی باندے نن د دے هاؤس بنائست دے، دوی زما نه

زیات بہتر پوہہ دی چہ د صوبے فنانشل پرابلمز خہ دی او کوم مشکلاتو کبے  
 ٲول عمر دا صوبہ گیرہ وی؟ او دا ایشو ہم ٲیر Important issue دہ، کہ فرض  
 کٲہ Finances available وی نو بالکل خنکہ چہ ستاسو رائے دہ، زما درسرہ  
 ٲرے مکمل اتفاق دے چہ زر ترز رہ د دے بحالی ٲکار دہ چہ عام اولس تہ د ہغے  
 فائدہ اورسی خو فنانشل پوزیشن دے وخت کبے As it is، زما ٲہ خیال د دے  
 اجازت بہ ورنکٲی خوبیا ہم خٲلے تسلی د ٲارہ او د دے ہاؤس د تسلی د ٲارہ  
 او د ہغے ٲولو خلقو د ٲارہ چہ د چا دے تہ ستر گے دی، زما ٲہ خیال بہترہ بہ دا  
 وی چہ منسٹر فنانس، منسٹر لائیو سٹاک، عبدالاکبر خان او ٲیر صابر شاہ  
 صاحب، ہم د دے خلور کسانو یوہ کمیٹی مونٲر فوری طور جوٲرہ کٲو، فنانس  
 ٲیٲارٲمنٹ د دوئی سرہ کبینی، دوئی تہ ٲول Situation explain کٲی او کہ  
 فرض کٲہ ٲیسے Available وے، ستاسو فیصلہ، واک اختیار ستاسو د خلور  
 کسانو، زمونٲر ٲرے ہیخ اعتراض نشتہ ٲہ دے بان دے۔ ٲیرہ مہربانی۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: The sitting is adjourned till 10.00 a.m. of tomorrow morning, we will meet again inshallah.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 2 اکتوبر 2009 بروز جمعرات صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)